قومی ترقی کا ذریعہ — قومی زبان میں تعلیم

وفاقی اُردو یونیورسٹی برائے فنون، سائنس اور ٹیکنالوجی

(منظور شدہ)

مجموعہ قوانین ضوابط وقواعد

(حصّہ اول)

University Code (Part -1)

Under

Ordinance No: CXIX OF 2002

of

Federal Urdu University

of Arts, Sciences and Technology Karachi/Islamabad

منظور شدہ

سینڈیکیٹ و سینیٹ

اجازت

برائے

عملدرآمد

مورخہ یکم اگست ۲۰۰۸ء

P.S. (Public)'s u.o. No. 229/39(9)/Dir(C-I)/2007

ایوانِ صدر اسلام آباد

قومی ترقی کا ذریعہ　　　　قومی زبان میں تعلیم

مجموعہ قوانین جامعہ اُردو

تغیر وتبدل قانونِ فطرت ہے،قوموں کی ترقی کا راز اسی میں پنہاں ہے،جمود بے حسی کا نام اور پستی کا راستہ ہے۔مملکتِ پاکستان کا تعلیمی نظام قبل ازیں اس درجہ ترقی سے ہمکنار نہ ہوسکا جو دورِ جدید اور اکیسویں صدی کا تقاضہ تھا۔تعلیمی نظام کو جدیدیت اور عالمی معیار کی سطح تک لے جانے میں چیئرمین ہائرایجوکیشن کمیشن جناب پروفیسر ڈاکٹر عطاالرحمٰن اور اراکینِ ہائرایجوکیشن کمیشن (HEC) کی کاوشوں کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

معاشرے کے وسیع تر دائرے تک ذہنی اور اخلاقی ترقی کا دارومدار نظامِ تعلیم اور نظریہ تعلیم پر ہی منحصر ہے۔تعلیم کے حصول کی آخری منزل جامعات ہیں جن میں سے بیشتر 1972ء کے آرڈیننس کے قواعد وضوابط پر عمل پیرا ہیں،اور اسی آرڈیننس کی بنیاد پر ان کے مجموعہ قوانین (یونیورسٹی کوڈ) ترتیب دیے گئے ہیں۔

جامعہ اُردو کا مجموعہ قوانین اُردو زبان میں ترتیب دیا گیا ہے، جو وفاقی اُردو یونیورسٹی آرڈیننس CXIX of 2002 کے عین مطابق ہے۔اس مجموعہ قوانین میں یونیورسٹی کے بیشتر اداروں کو جدید ناموں اور اصطلاحات سے روشناس کرایا گیا ہے۔اساتذہ کی نمائندگی بھی اسٹیچوری اداروں میں نئے طریقہ کار کے تحت دی گئی ہے۔اس مجموعہ قوانین میں عصری تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے قواعد وضوابط میں تبدیلی کی گئی ہے۔تاکہ معیاری تعلیم وتدریس تک رسائی کی سہولت بہم پہنچ سکے۔

مجھے خوشی ہے کہ اس مجموعہ قوانین کو نافذ العمل کرنے کی اجازت مل چکی ہے۔اس قابلِ قدر فکری دستاویز کو سینڈیکیٹ کے زیرِ اہتمام ترتیب دیا گیا ہے۔ان مجموعہ قوانین کا نفاذ تعلیمی سربلندی کے لیے درست سمت میں جادہ پیمائی ہے۔اُمید کرتا ہوں کہ یہ قواعد وضوابط یقینی طور پر جامعہ کو چلانے کا بہترین ذریعہ ثابت ہوں گے۔

پروفیسر ڈاکٹر ایم قیصر
وائس چانسلر
وفاقی جامعہ اُردو

قومی ترقی کا ذریعہ — قومی زبان میں تعلیم

وفاقی اُردو یونیورسٹی برائے فنون، سائنس اور ٹیکنالوجی

دفترِ رجسٹرار انتظامی بلاک گلشن اقبال۔کراچی

پیش لفظ

وفاقی اُردو یونیورسٹی کا مجموعہ قوانین(Statutes) حصہ اول ایک عرصہ سے مرتب ہوکر غیر مطبوعہ صورت میں موجود ہے۔ اس اہم دستاویز کی روشنی میں یونیورسٹی کے جملہ انتظام وانصرام میں سہولت اور آسانی پیدا ہوگئی ہے۔ یہ مجموعہ قوانین (Statutes) تمام دفاتر میں زیرِ استعمال ہے۔اکثر وبیشتر آڈٹ، وفاقی محتسب اور عدالتوں میں بھی طلب کرنے پر پیش کیا جاتا ہے،مطبوعہ نہ ہونے کی وجہ سے یونیورسٹی کو مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔لہٰذا یہ امرِ لازم ہے کہ مجموعہ قوانین(Statutes) حصہ اول کی طباعت کرالی جائے۔

اس کی طباعت میں جو تاخیر ہوئی تو کچھ باعث تاخیر بھی ہے،ایوانِ صدر تا ہائرایجوکیشن کمیشن اس کی منظوری کے سلسلے میں بہت سے مراحل بوجوہ طے کرنا پڑے۔حالانکہ سینڈیکیٹ کی منظوری اور سینیٹ کے عدم اعتراض کے بعد قانونی ضرورت پوری ہوچکی تھی تاہم سینیٹ اجلاس یازدہم منعقدہ 10 راپریل،5-6 رمئی 2007ء،کی قرارداد کی روشنی میں مجموعہ قوانینِ(Statutes) حصہ اول ایوانِ صدر ارسال کردیا گیا۔

ایوانِ صدر سے 3 رمارچ 2008ء کو ڈائریکٹر C-1 کا مراسلہ موصول ہوا کہ مجموعہ قوانین (Statutes) حصہ اول کو سینیٹ میں پیش کردیا جائے۔26 رمارچ 2008ء کو انہیں آگاہ کیا گیا کہ اس مجموعہ قوانین کو سینیٹ میں پہلے ہی پیش کیا جاچکا ہے۔یونیورسٹی کے اِس جواب کے بعد ایوانِ صدر نے مجموعہ قوانین(Statutes) حصہ اول کا معاملہ ہائرایجوکیشن کمیشن کے حوالے کردیا جہاں سے مورخہ 14 راپریل 2008ء کو جناب شمشاد علی، ڈپٹی ڈائریکٹر ہائرایجوکیشن کمیشن کا خط موصول ہوا کہ مجموعہ قوانین (Statutes) حصہ اول کی ایک کاپی ارسال کردی جائے۔انہیں 29 راپریل 2008ء کو مجموعہ قوانین(Statutes) کی ایک کاپی بھجوادی گئی۔ہائرایجوکیشن کمیشن نے مجموعہ قوانین(Statutes) حصہ اول پر نظرِ ثانی کے لیے ایک ریویو کمیٹی تشکیل دے دی۔

مورخہ 5 رجون 2008ء کو ہائرایجوکیشن کمیشن سے ریویو کمیٹی کا نوٹیفکیشن نمبر 5-47/HEC/A&C/2008/659 جاری ہوا جس کے تحت بحیثیت رجسٹرار اُردو یونیورسٹی میرا نام بھی شامل کرلیا گیا۔ہائرایجوکیشن کمیشن نے مجموعہ قوانین کے حوالے سے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس منعقد کیا وہاں میں نے یونیورسٹی کی نمائندگی کرتے ہوئے مسودۂ قوانین اور اس کی ترتیب وتشکیل کے معاملات پر پریزنٹیشن دی۔ریویو کمیٹی کے ارکان نے اتفاق کیا اور مسودہ قوانین کو مناسب قرار دیا، اجلاس کی روداد ایوانِ صدر ارسال کردی گئی۔

مورخہ یکم راگست 2008ء کو ایوانِ صدر کی جانب سے مراسلہ نمبر P.S(Public)'s u.o. No. 229/39/(9)/Dir(C-I)/2007 یونیورسٹی ہذا کو موصول ہوا جس کے تحت پہلے مجموعہ قوانین پر عملدرآمد کی اجازت مل گئی،اب یہ مسودہ شائع کیا جارہا ہے۔محترم شیخ الجامعہ نے اس سلسلے میں کارروائی کی اجازت مرحمت فرمادی ہے۔میں تمام اراکینِ سینڈیکیٹ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے انتہائی دلجمعی سے اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا،خصوصی طور پر مرتبہ جناب پروفیسر بدرالزماں قابلِ مبارکباد ہیں جنہوں نے نہایت محنت اور دیدہ وری سے نہ صرف مجموعہ قوانین حصہ اول کو ترتیب دیا اور تحریر کیا بلکہ مجموعہ قوانین حصہ دوم بھی سینڈیکیٹ میں پیش کردیا ہے۔میں نہایت عجز وانکسار سے اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہوں کہ اُس کی مہربان توجہ سے یہ دشوار مرحلہ بالآخر طے ہوگیا۔

قمرالحق

پروفیسر ڈاکٹر قمرالحق
رجسٹرار
وفاقی جامعہ اُردو

۷۸۶

قومی ترقی کا ذریعہ — قومی زبان میں تعلیم

وفاقی اُردو یونیورسٹی برائے فنون، سائنس اور ٹیکنالوجی

دفترِ رجسٹرار انتظامی بلاک گلشن اقبال۔ کراچی

دیباچہ

وفاقی اُردو یونیورسٹی برائے فنون، سائنس اور ٹیکنالوجی کا قیام ۱۳ر نومبر ۲۰۰۲ء کو عمل میں آیا۔ مختصر عرصے میں یونیورسٹی نے غیر معمولی ترقی کے مدارج طے کئے، طلباء وطالبات کی کثیر تعداد نے تحصیل علم کے لیے داخلہ لیا، تعلیمی اداروں نے الحاق کی منظوری لی۔ یونیورسٹی کی ادارتی، انتظامی، امتحانی اور تعلیمی سرگرمیوں کے لیے قوانین ضوابط اور قواعد کی ضرورت لاحق ہوئی۔

اس حقیقت کے پیشِ نظر کہ اداروں کے لیے قانون ناگزیر ہے اور اُن کے استحکام و بقاء کا راز اسی میں مضمر ہے۔ عالمی شہرت یافتہ ادیب وشاعر، پہلے ڈپٹی چیئرسینیٹ جناب جمیل الدین عالی نے قوانین وضوابط کے ابتدائی خدوخال تراشنے کے لیے اُمید خوش انجام پر آغاز سفر کیا، جبکہ منزل تک رسائی کا سہرا جناب پروفیسر ڈاکٹر سید کمال الدین، انچارج شیخ الجامعہ کے سر جاتا ہے کہ جنھوں نے سنڈیکیٹ سے قانون ساز کمیٹی کی تشکیلِ نو کروائی اور شہر قائد کی ممتاز ترین علمی وسماجی شخصیت اور اُردو تحریک کے روحِ رواں جناب اظفر رضوی، رکن سنڈیکیٹ کو اسکا کنوینر منتخب کیا اور جناب وقارالحق ناظم امتحانات کو کمیٹی میں رُکن کے طور پر شامل کیا۔

اللہ رب العزت کے ذاتی اکرام اور صفاتی احتشام کے انعام کے طور پر ان معززین کی نظرِ انتخاب اس خادم پر پڑی کہ میں اس وقت طلب، جاں سوز اور مشکل کام میں کمیٹی کی معاونت کرسکوں گا، اور ترتیب وتدوین کے کام کو بخوبی سرانجام دوں گا، لہذا مجھے مورخہ ۲۴ر نومبر ۲۰۰۶ء کو مجاریہ درا/۱۲/۳۷/۲۰۰۶ کو خط جاری کیا گیا اور انچارج شیخ الجامعہ کے حسب ہدایت جناب رجسٹرار صاحب نے Statutes کے سلسلے میں تعاون کی درخواست کی، ہر چند کہ یکم دسمبر سے موسمِ سرما کی تعطیلات ہورہی تھیں اور ۳۱ر دسمبر ۲۰۰۶ء کو میرا رٹائرمنٹ تھا میں نے اس ہدف کو قبول کیا، اور Statutes کی ترتیب وتدوین میں منہمک ہوگیا، رٹائرمنٹ کے بعد بھی میں نے اس سلسلے کو منقطع نہیں کیا اور یونیورسٹی واساتذہ کے وسیع تر مفاد میں اس کام کو بصورتِ مجموعہ قوانین وضوابط حصہ اول پایہ تکمیل تک پہنچایا، اور اس صورت میں بالآخر اُردو یونیورسٹی اپنا اولین کوڈ بنانے میں کامیاب ہوگئی۔ اللہ عزوجل سے دُعا ہے کہ اس اولین کاوش کی پذیرائی کی معراج عطا ہو۔

صفحہ:۲

اس مجموعہ کا نمایاں ترین وصف یہ ہے کہ اُردو زبان میں یہ اپنی نوعیت کی جُدا گانہ کاوش ہے کیونکہ میرے علم کے مطابق پاکستان کی کسی یونیورسٹی کا کوڈ اُردو زبان میں موجود نہیں ہے۔ تعلیمی اداروں کے اکثر معاملات و معمولات و قوانین ہمہ گیر نوعیت کے حامل ہیں، لہٰذا اُسی اسلوب، ترتیب و تدوین کا طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ البتہ قانونی مسائل و تصورات کو ہائر ایجوکیشن کمیشن کی ہدایات و احکامات کی روشنی میں مدون کرنے کی حتی الامکان کوشش کی ہے۔

ایوانِ صدر و سینیٹ نے ان اسٹیٹیوٹس پر عملدر آمد کی منظوری دیدی ہے۔ عالی جناب پروفیسر ڈاکٹر ایم قیصر، شیخ الجامعہ، جامعہ اُردو نے انہیں نافذ کر دیا ہے۔ مجموعہ کی ترتیب و تدوین میں جناب پروفیسر ڈاکٹر قمر الحق (رجسٹرار) رکن نامزد کنندہ کمیٹی و سینڈیکیٹ جناب سید اصغر علی رکن سینٹ جناب محمد عبد المالک قانون سازی کے مراحل میں قدم بہ قدم میرے ساتھ رہے۔ جناب پروفیسر ڈاکٹر سُلیمان ڈی محمد نے مسودے کی ابتدائی خواندگی کے دوران بحیثیت رکن سنڈیکیٹ مسودے کی ترمیم و اصلاح کیلئے مفید مشورے دیئے۔ طباعت کے مرحلے پر نئے ارکانِ سینیٹ جناب پروفیسر ناصر عباس اور محترمہ سیما ناز صدیقی نے بھر پور تعاون فرمایا متذکرہ تمام حضرات کے تعاون کے بغیر اِس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانا ممکن نہ تھا۔ یونیورسٹی ابھی اپنے ابتدائی دور میں ہے جبکہ قانون سازی ایک مسلسل عمل ہے سینڈیکیٹ، قوانین میں حالات، واقعات حکومتی فرامین (آرڈیننس) اور ہائر ایجوکیشن کمیشن کی ہدایات کے تحت ترمیم، تنسیخ و قطع برید کرتی رہے گی۔

ترتیب و تدوین

بدر الزماں

(انچارج اسٹیٹیوٹس و لیگل افیئر ز)

سابق چیئر مین شعبہ سیاسیات و تاریخِ اسلام

رپورٹ

مجموعہ قوانین حصہ اول

سینڈیکیٹ کے چوبیسویں (24th) اجلاس منعقدہ 12 اگست 2010 کو مجموعہ قوانین وضوابط حصہ اول میں بعض خامیوں کی درستگی کے لیے قائم کمیٹی کے متعدد اجلاس منعقد ہوئے آخری اجلاس مورخہ 12 مئی 2012ء کو منعقد ہوا جس میں درج ذیل ارکان نے شرکت فرمائی:

۱۔ پروفیسر ڈاکٹر وقار الحق (کنوینر)

۲۔ پروفیسر انیس احمد زیدی (رُکن)

۳۔ جناب بدرالزماں (رُکن)

کمیٹی نے بغور مسودہ کا جائزہ لیا، بعض کمپوزنگ کی خامیوں کی نشاندہی کر کے درست کیا گیا۔ بعض جگہ متن کی خامی کو دور کیا گیا جس کی تفصیل ذیل ہے:

(i) مجموعہ قوانین حصہ اول کے سابقہ مسودے میں الحاق کمیٹی و مالیاتی ومنصوبہ بندی کی تشکیل میں ناظمِ امتحانات کا نام بھی بحیثیت رُکن شامل تھا جو کمپوزنگ کے سہو سے شامل نہیں رہا لہٰذا اُسے درست کر دیا جائے۔

(ii) میقاتی نظام کے جدید قواعد سابقہ قواعد کی جگہ مجموعہ قوانین کے مسودہ میں شامل کر دیے گئے تاکہ مسودہ updated رہے۔

(iii) طے کیا گیا کہ اگر کمپوزنگ کی کچھ خامیاں رہ گئی ہوں گی تو وہ بوقت اشاعت دور کر دی جائیں گی۔

درجِ بالا (i) اور (ii) تصحیح وترمیمات کے ساتھ مجموعہ قوانین حصہ اول کو اشاعت کی کارروائی کے لیے مکمل قرار دیا گیا۔

پروفیسر ڈاکٹر وقار الحق (کنوینر کمیٹی)	پروفیسر انیس احمد زیدی (رُکن)	جناب بدرالزماں (رُکن)

	باب اوّل (Chapter I)	
1	ابتدائیہ:	
	وفاقی اُردو یونیورسٹی ۱۳؍نومبر ۲۰۰۲ء سرکاری گزٹ کا اعلان	1 تا 21
	(قوانین، فرامین، صدارتی احکام وضوابط، حکومت پاکستان)	
	- مختصر نام، اطلاق اور آغاز	2
	- تعریفات	2
	- یونیورسٹی کی تشکیل	3
	- یونیورسٹی کے اختیارات ومقاصد	4
	- یونیورسٹی کا بلا امتیاز طبقات عقائد وغیرہ سب کے لئے کھلا ہونا۔	5
	- یونیورسٹی میں تدریس	6
	- یونیورسٹی کے افسران	6
	- چانسلر اور پروچانسلر	6
	- سینیٹ سے برطرفی	7
	- سینیٹ کا ڈپٹی چیئر	7
	- وائس چانسلر (شیخ الجامعہ)	7
	- وائس چانسلر کا تقرر اور معزولی	8
	- رجسٹرار (مسجل)	9
	- ٹریژرار	10
	- ناظم امتحانات	10
	- اتھارٹیز	10
	- سینیٹ	11
	- سینیٹ کے اختیارات اور فرائض	12
	- آمد برائے معائنہ	13
	- سنڈیکیٹ	13
	- سنڈیکیٹ کے اختیارات وفرائض	13
	- اکیڈمک کونسل	14
	- اکیڈمک کونسل کے اختیارات اور فرائض	15
	- نامزد کنندہ کمیٹی	15
	- مختلف اتھارٹیز کی جانب سے کمیٹیوں کا تقرر	16
	- قوانین	16
	- ضوابط	17
	- قوانین اور ضوابط میں ترمیم اور ان کی تنسیخ	18

	- یونیورسٹی کا فنڈ	18
	-آڈٹس اینڈ اکاؤنٹس (تنقیحات اور حسابات)	18
	- اظہارِ وجوہ کا موقع (عام شرائط)	19
	- سنڈیکیٹ اور سینیٹ سے اپیل	19
	- یونیورسٹی کی ملازمت	19
	- فوائد اور بیمہ	19
	- اتھارٹی کے اراکین کی معیادِ ملازمت کا آغاز	19
	- اتھارٹیز میں عارضی اسامیوں پر بھرتی	20
	- اتھارٹیز کی تشکیل میں نقائص	20
	- ایسی اتھارٹیز کی کارروائیاں جو آسامیوں کے خُلا پر غیر موثر نہ ہوں	20
	- اولین قوانین وضوابط	20
	- ابتدائی تقررات	20
	- مشکلات کا ازالہ	21
	- حدِ اختیار میں رکاوٹ	21
	- برّیت	21
	- افسروں، اساتذہ یا ملازمین کو کسی حکومت یا ادارے میں خدمت کے حکم دینے کا اختیار	21
2	**باب دوم (Chapter II)** **(قانون اوّل)** **(آرڈیننس کی دفعہ 26 و دفعہ 40 میں دیئے گئے اختیارات کے تحت)**	
	کلیات و شعبہ جات:	22 تا 25
	-کلیات	22
	- الف) کلیاتی کونسل	22
	ب) رئیس کلیہ	22
	- تدریسی شعبہ جات	22
	- شعبہ جاتی کونسل	23
	- گریجویٹ اینڈ ریسرچ مینجمنٹ کونسل	24
	- تقررات، ترقی، جائزے اور عہدہ جاتی ترقی کی کمیٹیاں برائے تدریسی و غیر تدریسی عمال (سابقہ سلیکشن بورڈ)	24
	- فنانس اور پلاننگ کمیٹی	24
	- فنانس اور پلاننگ کمیٹی کے وظائف	25
	- الحاق کمیٹی	25
	- انضباطی کمیٹی (Discipline Committee)	25
	کلیات کو وضع کرنے والے شعبہ جات	26 تا 27

101 تا 104	ضوابط: طلبا کے چال چلن اور نظم وضبط کی دیکھ بھال	
105	- تحائف وغیرہ سے تعلق رکھنے والے ضابطے	
106 تا 118	ضوابط: میقاتی نظام (سمسٹر سسٹم)	
119 تا 128	ضوابط: امتحان	
119	- درخواست فارم	
120	- امتحانی فیس کی واپسی	
120	- بے قاعدگیاں	
120 تا 121	- امتحان کا انعقاد	
122	- ممتحن اعلیٰ کے فرائض	
122	- ممتحن کے فرائض	
122	- عملی امتحانات	
123	- امتحانی قواعد کی خلاف ورزی	
124	- نمبروں کا اجراء اور نتیجہ کی چھان بین	
125	- امتحانی مرکز	
125	- نگراں اعلیٰ امتحان کے فرائض	
126	- نگراں امتحان کے فرائض	
127	- تحریر شدہ جوابی کاپیوں کی سپردگی	
127	- ٹیبولیٹرز اور چیکرز	
128	- امتحان کے نتیجے کی اشاعت	
128	- سند و دیگر سرٹیفکیٹ کا اجراء	
129 تا 133	ضوابط: یونیورسٹی کا جلسہ تقسیم اسناد	
134 تا 147	ضوابط: دوسری یونیورسٹیوں اور انسٹیٹیوٹس کے مساوی امتحانات	
	باب چہارم (Chapter IV)	4
	قواعد	
148 تا 149	قواعد: بابت اجلاس سینیٹ	
150 تا 151	قواعد: بابت اجلاس مجلسِ انتظامی (سنڈیکیٹ)	
152 تا 153	قواعد: بابت اجلاس مجلس تعلیمی (اکیڈمک کونسل)	

	قانون: گریجویٹ اینڈ ریسرچ مینجمنٹ کونسل	28 تا 31
	قانون: ڈاکٹر آف فلاسفی (پی ایچ ڈی)	32 تا 35
	قانون: تقررات، ترقی، جائزے اور عہدہ جاتی ترقی کی کمیٹیاں برائے تدریسی وغیر تدریسی عمال (سابقہ سلیکشن بورڈ)	36 تا 37
	قانون: کلیے کی کمیٹی (برائے تربیت وانتخاب معاش)	38 تا 39
	قانون: سرچ کمیٹی برائے تقرری وائس چانسلر	40
	قانون: - قواعد بابت اجلاس سرچ کمیٹی	41-42
	قانون: نامزدکنندہ کمیٹی	43 تا 46
	قانون: کلیاتی کونسل (سابقہ بورڈ آف فیکلٹی)	47
	قانون: شعبہ جاتی کونسل (سابق بورڈ آف اسٹڈیز)	48 تا 49
	قانون: رجسٹرڈ گریجویٹس	50 تا 52
	سینیٹ کیلئے المنائی کا انتخاب	53 تا 54
	قانون: تعلیمی اداروں کا الحاق اور عدم الحاق	55 تا 76
	قانون (ریونیو پینل)	77
	قانون: سینیٹ کے خلاف چانسلر کی کارروائی	77
	سینیٹ سے برطرفی	77
	اجلاس کی کارروائی	78 تا 79
3	**باب سوم (Chapter III)** (ضوابط)	
	ضوابط: رئیس کلیہ	80
	ضوابط: تدریسی شعبہ وصدرِ شعبہ	81 تا 82
	ضوابط: **طلبا کا داخلہ اور رجسٹریشن**	83 تا 100
	- دوسری یونیورسٹیوں سے منتقلی	84
	- دوہرا نصاب	85
	- کلیہ یا مضمون کی تبدیلی	86
	- نظم وضبط	87
	- کالجوں اور تدریسی شعبوں میں داخلے کی شرائط	87 تا 99
	-(i) ڈگری کا نام یا نصاب داخلہ (ii) معیاری امتحان جو داخلہ سے پہلے پاس کرنا	88 تا 94
	- تدریس اور حاضریاں	95
	- بیرونی اُمیدوار	96
	- ایم اے، ایم ایس سی، بی اے بی ایس سی اور بی کام کے درجے کو بہتر بنانا	97
	- امتحان میں داخلے کی شرائط	99-98
	- نام/ خاندانی نام کی تبدیلی	100
	- سرٹیفکیٹوں اور ڈپلوماؤں کا اجراء	100

بابِ اوّل (Chapter 1)

فرمان (Ordinance)

ترجمہ

وفاقی اُردو یونیورسٹی ۱۳ ر نومبر ۲۰۰۲ء

سرکاری گزٹ کا اعلان

گزٹ آف پاکستان

غیر معمولی

مطبوعہ، حاکم مجاز

اسلام آباد: بدھ، ۱۳ ر نومبر ۲۰۰۲ء

حصہ اوّل

قوانین، فرامین، صدارتی احکام وضوابط

حکومتِ پاکستان

وزارتِ قانون وانصاف، انسانی حقوق وپارلیمانی اُمور

(قانون، انصاف وانسانی حقوق ڈویژن)

اسلام آباد، ۱۳ ر نومبر ۲۰۰۲ء

الیف نمبر ۲(۱) ۲۰۰۲ء-پب

صدر کا جاری کردہ درجِ ذیل فرمان عام معلومات کے لئے طبع کیا جا رہا ہے:

فرمان نمبر CXIX of 2002 ء کا ۱۱۹ نمبر

جو وفاقی اُردو یونیورسٹی آف آرٹس، سائنسز اور ٹیکنالوجی، اسلام آباد کے قیام کے لئے جاری کیا گیا۔

ہرگاہ اسے مفید سمجھا گیا ہے کہ وفاقی اُردو یونیورسٹی آف آرٹس، سائنسز اور ٹیکنالوجی، اسلام آباد کے قیام اور اس سے متعلق معاملات کے لئے اسے جاری کیا جائے۔

(۱۸۵۱)

(۱۳۲۱ (۲۰۰۲ء) ایکس گزٹ)

آغاز ہرگاہ کہ صدر اس بات سے مطمئن ہیں کہ ایسے حالات موجود ہیں جو اس امر کے متقاضی ہیں کہ فوری اقدامات کئے جائیں چنانچہ اب ۱۴ ر اکتوبر ۱۹۹۹ء کی فوری کارروائی اور ۱۹۹۹ء کے عارضی اور قانونی حکمنامے نمبر ۱ کے اعلان کی تعمیل کے طور پر جسے ۱۹۹۹ء کے عارضی قانون (ترمیم) حکمنامے نمبر ۹ کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے گا اور ان تمام اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے جو انہیں اس صورت حال میں اس کا اختیار دیتا ہے، صدر، اسلامی جمہوریہ پاکستان مسرت کے ساتھ درج ذیل فرمان جاری کرتے ہیں:

باب اوّل (I)

ابتدائی (Preliminary)

1- مختصر نام، اطلاق اور آغاز:(Short title,application and commencement)

۱- اس فرمان کو وفاقی اُردو یونیورسٹی برائے آرٹس، سائنسز اور ٹیکنالوجی اسلام آباد فرمان ۲۰۰۲ء کا نام دیا جائے گا۔

۲- یہ فوری طور پر نافذ العمل ہوگا۔

2- تعریفات:(Definitions)

اس فرمان میں تاوقتیکہ کوئی بات موضوع اور متن یا سیاق وسباق کے خلاف جاتی ہو۔

اے) ''اکیڈمک کونسل'' سے مراد یونیورسٹی کی اکیڈمک کونسل ہے۔

بی) ''ملحقہ کالج(Affiliated College)'' سے مراد وہ تعلیمی ادارہ ہے جس کا الحاق یونیورسٹی کے ساتھ کیا گیا ہو مگر اس کا نظم ونسق یونیورسٹی کے پاس نہ ہو۔

سی) ''اتھارٹی'' سے مراد یونیورسٹی کی کوئی بھی ایسی اتھارٹی ہے جو دفعہ ۱۶ کے تحت مقرر یا نامزد کی گئی ہو۔

ڈی) ''چانسلر'' (رئیس الجامعہ) سے مراد یونیورسٹی کا چانسلر ہے۔

ای) ''کالج'' سے مراد یونیورسٹی کا تشکیل کالج یا ایسا کالج ہے جس کا الحاق یونیورسٹی سے ہو چکا ہو۔

ایف) ''کمیشن'' سے مراد وہ اعلیٰ تعلیمی (ہائر ایجوکیشن) کمیشن ہے جس کا قیام ہائر ایجوکیشن کمیشن آرڈیننس نمبر LIII کے تحت عمل میں آیا ہے۔

جی) ''مشمولہ کالج''(Constituent) سے مراد وہ تعلیمی ادارہ ہے، جسے جو نام بھی دیا جائے اور جس طرح بھی چلایا جائے اس کا نظم ونسق یونیورسٹی کے ہاتھ میں ہو۔

ایچ) ''ڈین'' سے مراد صدر کلیہ یا کسی علمی ادارے کا سربراہ ہے جسے اس فرمان یا قوانین وضوابط کے مطابق کسی کلیہ کی حیثیت دے دی گئی ہو۔

آئی) ''ڈیپارٹمنٹ'' (شعبہ) سے مراد وہ تدریسی شعبہ ہے جس کا انتظام، مقررہ طریقے سے یا یونیورسٹی چلا رہی ہو یونیورسٹی تسلیم کرتی ہو۔

جے) ''ڈائریکٹر'' (ناظم) سے مراد کسی ایسے ادارے کا سربراہ ہے جسے یونیورسٹی نے اس فرمان کے تحت حاصل کردہ اختیارات سے قوانین وضوابط کے مطابق یونیورسٹی کے ملحقہ ادارے کے طور پر قائم کیا ہو۔

کے) ''کلیہ''(Faculty) سے مراد یونیورسٹی کی وہ انتظامی اور علمی اکائی ہے جس میں مقررہ قواعد وضوابط کے تحت ایک یا ایک سے زیادہ علمی شعبے ہوں۔

ایل) ''گورنمنٹ'' (حکومت) سے مراد وفاقی حکومت ہے۔

ایم) ''نامزدکنندہ کمیٹیوں''(Nominating Committees) سے مراد وہ کمیٹیاں ہیں جن کی تشکیل دفعہ ۲۴ کے تحت ہوئی ہو۔

این) ''مقررہ''(Prescribed) سے مراد وہ مقررہ ہے جو فرمان کے تحت قوانین، ضوابط قواعد کے مطابق قائم ہو۔

او) ''پرنسپل'' سے مراد کسی کالج کا سربراہ ہے۔

پی) ''ریویو پینل'' سے مراد نظر ثانی کرنے والا پینل ہے جس کی تشکیل چانسلر نے دفعہ ۸ کے تحت کی ہو۔

کیو) ''سرچ کمیٹی'' سے مراد ایسی کمیٹی ہے جس کی تشکیل دفعہ ۱۲ کے تحت سینیٹ نے کی ہو۔

آر) ''سینیٹ'' سے مراد یونیورسٹی سینیٹ ہے۔

ایس) ''قوانین'' ضوابط اور'' قواعد'' سے مراد بالترتیب ایسے قوانین، ضوابط اور قواعد ہیں جو اس فرمان کے تحت وضع کئے گئے ہوں (یا وضع کئے جائیں) اور جو فی الوقت نافذ العمل ہوں۔

ٹی) ''سنڈیکیٹ'' سے مراد یونیورسٹی کی سنڈیکیٹ ہے۔

یو)　''اساتذہ'' (ٹیچرز) میں پروفیسران، ایسوسی ایٹ پروفیسران، اسسٹنٹ پروفیسران اور لیکچرران شامل ہیں جنہیں یونیورسٹی یا یونیورسٹی کالج یا یونیورسٹی سے الحاق شدہ کالج کل وقتی طور پر تدریس کے لئے بھرتی کیا ہوا اور ایسے دوسرے افراد جن کو ضوابط کے تحت استاد تسلیم کرلیا گیا ہو۔

وی)　''یونیورسٹی'' سے مراد وفاقی اُردو یونیورسٹی برائے آرٹس، سائنسز اور ٹیکنالوجی اسلام آباد ہے جو اس فرمان کے تحت قائم کی گئی ہے۔

ڈبلیو)　''یونیورسٹی اُستاد'' سے مراد وہ ہمہ وقتی اُستاد ہے جس کا تقرر یونیورسٹی کرتی ہے۔ اور جن کی تنخواہ بھی یونیورسٹی دیتی ہے یا اس کو اس حیثیت سے تسلیم کرلیا گیا ہو۔

ایکس)　''وائس چانسلر'' (نائب رئیس الجامعہ) سے مراد یونیورسٹی کا وائس چانسلر ہے۔

بابِ دوم (Chapter II)

یونیورسٹی (The University)

۳- تشکیل: (Incorporation)

۱- اس فرمان کی شرائط کے مطابق ایک یونیورسٹی قائم کی جائے گی جس کا نام وفاقی اُردو یونیورسٹی برائے آرٹس، سائنسز اور ٹیکنالوجی اسلام آباد ہوگا جس کا مرکز اسلام آباد ہوگا۔ اس یونیورسٹی میں وفاقی گورنمنٹ اُردو سائنس کالج کراچی، وفاقی اُردو آرٹس کالج کراچی اور ایسے دوسرے کالج اور تعلیمی ادارے شامل ہوں گے جن کو اس مقصد کے لئے تجویز کیا جائے گا۔ یونیورسٹی ملک کے اندر اور بیرونِ پاکستان کسی بھی تعداد میں مجوزہ کیمپس قائم کر سکے گی۔

بشرطِ ذیلی شق (i) مذکورہ دونوں کالج اس فرمان کے نافذ العمل ہونے کے بعد انٹرمیڈیٹ کی جماعتوں میں داخلے نہیں کریں گے۔

۲- یونیورسٹی درج ذیل عہدیدران پر مشتمل ہوگی یعنی:

اے)　چانسلر، پرو چانسلر، ڈپٹی چیئر آف دی سینیٹ، اراکینِ سینیٹ اور وائس چانسلر

بی)　دفعہ ۱۶ کے تحت قائم کی گئی یونیورسٹی کی اتھارٹیز کے اراکین

سی)　وقتاً فوقتاً طے کردہ شرائط کے مطابق تمام اساتذہ اور ایسے افراد جن کو یونیورسٹی کے طلبا تصور کیا جائے گا۔ اور

ڈی)　یونیورسٹی کے عملے کے دیگر جملہ اراکین اور کُل وقتی افسران

۳- یونیورسٹی ایک ایسا ادارہ تصور ہوگی جہاں مستقل تسلسل کے ساتھ افراد کا تقرر ہوتا رہے گا اور اس کی ایک مشترکہ مہر ہوگی۔ یہ اسی نام کے ساتھ عدالت میں مقدمہ دائر کر سکے گی اور اسی نام سے اس پر مقدمہ بھی چلایا جا سکے گا۔

۴- یونیورسٹی کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ منقولہ و غیر منقولہ جائداد حاصل کر کے اپنے قبضے میں رکھ سکے اور جو جائداد اس کے قبضے میں ہو یا اُس نے حاصل کی ہو اس کو پٹے پر دینے، فروخت کرنے یا کسی اور طریقے سے منتقل کرنے کا اختیار ہوگا۔

۵- اگر وقتی طور پر کسی مروجہ قانون میں کوئی روکاوٹ والی دفعہ ہو تو بھی یونیورسٹی کو علمی، مالیاتی اور انتظامی خود مختاری حاصل ہوگی جس میں اُسے افسروں، اساتذہ اور دیگر ملازمین کو طے شدہ شرائط کے مطابق ملازمت دینے کا اختیار ہوگا۔ لیکن یہ سب اس فرمان اور ہائر ایجوکیشن کمیشن آرڈیننس (2 iii of 2002) کی شرائط کے مطابق ہوگا بالخصوص اور قانون کی رُو سے کمیشن کو عطا کردہ اتھارٹی کو نقصان پہنچائے بغیر یا کسی اور اتھارٹی یا آڈیٹر کو جس کا تقرر حکومت نے کیا ہو یونیورسٹی کے سالانہ میزانیہ میں سینیٹ کے منظور کردہ وسائل مختص کرنے کی پالیسی پر اعتراض کرنے کا اختیار حاصل نہ ہوگا۔

۶- اس فرمان کے جاری ہونے پر وفاقی گورنمنٹ اُردو آرٹس کالج کراچی اور وفاقی گورنمنٹ اُردو سائنس کالج کراچی کی جملہ جائیدادیں جن کے حقوق، مفادات خواہ وہ کسی بھی قسم کے ہوں اور تمام ذمہ داریاں جو زیر استعمال ہوں، ان کی ملکیت ہوں یا ان کے پاس ٹرسٹ کے طور پر موجود ہوں اور جو قانوناً ان کالجوں کے لئے مددگار ثابت ہو رہی ہوں، یہ سب یونیورسٹی کی تحویل میں چلی جائیں گی۔

۷- اس فرمان کے نفاذ سے قبل جتنے افراد بھی ان کالجوں کے ملازمین میں شامل تھے وہ سب طے شدہ شرائط کے تحت یونیورسٹی کے ملازمین تصور ہوں گے بشرطیکہ کوئی اور ان کی پہلی شرائط ملازمت یا معاہدے کی کسی دفعہ کے خلاف نہ جاتی ہو۔ تا آنکہ یہ ساری شرائط اس فرمان کے نفاذ سے پہلے کی شرائط ملازمت سے کسی طرح بھی ان کے لئے کم مفید نہ ہوں۔

4- یونیورسٹی کے اختیارات اور مقاصد:(Powers and purposes of the University)

یونیورسٹی کے اختیارات درج ذیل ہوں گے، یعنی

(i) ان شعبوں میں تعلیم اور وظائف کا انتظام کرنا جنہیں وہ موزوں سمجھے، نیز تحقیق اور معاشرے کی خدمت کے مواقع فراہم کرنا اور جس طرح وہ چاہے علم کو عام کرنے، اُسے ترقی دینے اور اس کے عملی استعمال پر توجہ دینے کے مواقع کی فراہمی

(ii) ایسے نصاب کی تیاری جسے یہ خود اور اس کے کالجز پڑھا سکیں۔

(iii) امتحانات کا انعقاد، ڈگریوں، ڈپلوموں، سرٹیفیکیٹوں اور دیگر علمی اعزازات کی ان افراد کو عطا اور تقسیم، جنہوں نے مقررہ شرائط پر داخلہ لیا ہو اور اس کے امتحانات پاس کر لئے ہوں۔

(iv) یونیورسٹی کے افسروں، اساتذہ اور دیگر ملازمین کے لئے ملازمت کی شرائط طے کرنا اور ایسی شرائط کا تعین جو ان شرائط سے مختلف ہوں جن کا اطلاق عموماً سرکاری ملازمین پر ہوتا ہے۔

(v) جہاں ضروری ہو وہاں مخصوص مدت یا معاہداتی مدت کے لئے افراد کے لئے افراد کو بھرتی کرنا اور ہر انفرادی تقرر کے لئے شرائط کی صراحت کر دینا۔

(vi) طے شدہ طریقے کے مطابق منظور شدہ افراد کو اعزازی ڈگریاں یا دیگر اعزازات تقسیم کرنا۔

(vii) ایسے افراد کو تعلیمی سہولتیں فراہم کرنا جو یونیورسٹی کے طلبا نہ ہوں مگر یونیورسٹی ایسا کرنے کا فیصلہ کر چکی ہو اور ایسے افراد میں سرٹیفکیٹ اور ڈپلومے تقسیم کرنا۔

(viii) طلبا اور اساتذہ کے بین الجامعاتی تعلیمی اداروں اور تحقیقی اداروں کے درمیان ملک کے اندر اور ملک کے باہر باہمی تبادلے کے پروگرام ترتیب دینا۔

(ix) طلبا اور سابق طلبا کے لئے پیشہ ورانہ مشاورت اور ملازمتوں کی تلاش کے لئے خدمات فراہم کرنا۔

(x) سابقہ طلبا کے ساتھ رابطوں کا قیام

(xi) فنڈز جمع کرنے اور اس کام میں پیش رفت کی (عملی) منصوبہ بندی

(xii) یونیورسٹی کلیاتی اراکین کی تعلیمی ترقی کے لئے معاونت کی فراہمی

(xiii) جن افراد نے مقررہ شرائط کے تحت آزادانہ تحقیق جاری رکھی ہو ان کو ڈگریاں تفویض کرنا

(xiv) مقررہ شرائط کے تحت تعلیمی اداروں کا الحاق کرنا اور الحاق ختم کرنا

(xv) ان کالجوں اور دیگر تعلیمی اداروں کا معائنہ کرنا جن کا الحاق ہو چکا ہو یا جو یونیورسٹی سے الحاق کے خواہاں ہوں۔

(xvi) دوسری یونیورسٹیوں سے پاس کردہ امتحانات اور ان میں گزاری ہوئی طلبا کی مدت کو تسلیم کرنا اور دیگر اداروں کے امتحانات اور وہاں گزاری ہوئی مدت کو طے شدہ شرائط کے مطابق یونیورسٹی کی مدتِ تعلیم کے مساوی حیثیت کو تسلیم کرنا یا اس منظوری کو واپس لے لینا۔

(xvii) ملک کے اندر اور ملک سے باہر دیگر یونیورسٹیوں، سرکاری اداروں یا پرائیویٹ اداروں کے ساتھ اس طریقے سے اور ان مقاصد کے لئے تعاون کرنا جن کی صراحت کر دی گئی ہو۔

(xviii) پروفیسروں، ایسوسی ایٹ پروفیسروں، اسسٹنٹ پروفیسروں اور لیکچراروں کو آسامیاں یا دیگر آسامیاں پیدا کرنا اور ان پر موزوں افراد کا تقرر کرنا۔

(xix) تحقیق، توسیع اور انتظامی امور اور دیگر متعلقہ مقاصد کے لئے آسامیاں پیدا کرنا اور ان پر افراد کا تقرر کرنا۔

(xx) الحاق شدہ کالجوں اور تعلیمی اداروں کے تدریسی عملے کے ان منتخب اراکین یا دیگر ایسے افراد کو جنہیں یونیورسٹی بطور اساتذہ موزوں سمجھتی ہو تسلیم کرنا اور انہیں یونیورسٹی مراعات کا مستحق قرار دینا۔

(xxi) مقرر کردہ شرائط کے تحت ضرورت مند طلبا کو مالی امداد دینا اور انہیں فیلوشپ، اسکالرشپ خصوصی وظائف، تمغے اور انعامات سے نوازنا۔

(xxii) تدریسی کام اور تحقیق کے فروغ کے لئے تدریسی شعبے، اسکول، کالج فیکلٹیز، ادارے عجائب گھر (میوزیم) اور آموزش کے دیگر مراکز قائم کرنا اور ان کی دیکھ بھال نظم ونسق اور انتظام وانصرام کے لئے مناسب کارروائی کرنا۔

(xxiii) یونیورسٹی اور کالجوں کے طلبا کے لئے رہائشی سہولتوں کی فراہمی، رہائشی ہالوں کا قیام اور دیکھ بھال، اقامت خانوں اور رہائش گاہوں کی منظوری یا لائسنس کا اجراء۔

(xxiv) یونیورسٹی کیمپس اور کالجوں میں نظم وضبط اور تحفظ (سیکیوریٹی) کے انتظامات کرنا۔

(xxv) طلبا کے لئے غیر نصابی اور تفریحی سرگرمیوں کو فروغ دینا اور ان کی صحت اور بہبود کو بہتر بنانے کے انتظامات کرنا۔

(xxvi) صرف ان ہی فیسوں اور دیگر واجبات کا مطالبہ کرنا جن کا تعین ہو چکا ہو۔

(xxvii) تحقیق اور مشاورتی خدمات کے لئے سہولتیں فراہم کرنا اور ان مقاصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے دوسرے سرکاری اور نجی اداروں کے ساتھ انتظامات میں شامل ہونے کے لئے مقررہ شرائط کے ساتھ تعاون کرنا

(xxviii) معاہدات کرنا، ان پر عمل پیرا ہونا، ان میں ترمیم کرنا یا ان کو منسوخ کردینا

(xxix) منتقل شدہ جائداد، عطیات، میراث، وقف املاک، تحائف، ہبہ کی جانے والی جائداد اور یونیورسٹی کو دیئے جانے والے چندے اور رقوم کی وصولی اور انتظام اور کسی ایسی جائداد، عطیات، میراث، وقف اور ہبہ کی جانے والی جائدادیں کسی رقم کی سرمایہ کاری کرنا یا کوئی رقم لگانا جس کو یونیورسٹی مناسب خیال کرے۔

(xxx) تحقیقی اور دوسرے کاموں کی طباعت واشاعت کے لئے رقم مختص کرنا

(xxxi) دوسرے وہ تمام کام اور امور انجام دینا خواہ وہ مذکورہ بالا اختیارات کے لئے اتفاقی ہوں یا نہ ہوں لیکن جنہیں یونیورسٹی کے مقاصد کے حصول، تعلیم، آموزش اور تحقیق کے لئے ضروری ومفید سمجھا گیا ہو۔

5- یونیورسٹی کا بلا امتیاز طبقات عقائد وغیرہ سب کے لئے کھلا ہونا:(University open to all classes, creeds,etc)

(الف) یونیورسٹی بلا امتیاز جنس سب لوگوں کے لئے کھلی ہوگی خواہ ان کا تعلق کسی اور مذہب نسل، عقیدے، طبقے رنگ یا سکونتی علاقے سے ہو اور کسی بھی فرد کو یونیورسٹی کی مراعات سے مذہب، نسل، قومیت، عقیدے، طبقے، رنگ یا سکونت کے امتیاز کی بنا پر محروم نہیں کیا جائے گا۔

(ب) یونیورسٹی ضرورت مند طلبا کے لئے ضروری مالی امداد کے پروگرام شروع کرے گی۔ جس کا فیصلہ خاطر خواہ حد تک سینیٹ کرے گی۔ جو دستیاب وسائل کے مطابق ہوں گے تاکہ طلبا کو یونیورسٹی تک رسائی اور داخلوں کے حصول میں آسانی ہو۔ یہی مواقع اہلیت (میرٹ) کی بناء پر فراہم کئے جائیں گے نہ کہ روپے کی ادائیگی کی استطاعت پر:

بشرطیکہ یونیورسٹی ذاتی مالیات کی اسکیمیں شروع کرے تو ان میں کیمپس کے کسی تدریسی نصاب یا تحقیق پر مبنی کسی پروگرام میں شامل کل طلبا کی تعداد دس فیصدی سے زیادہ نہ ہو۔

-6 یونیورسٹی میں تدریس:(Teaching at the University)

(۱) مختلف کورسوں میں جملہ منظور شدہ تدریسی نصاب یونیورسٹی یا کالج میں مقررہ طریقے سے پڑھائے جائیں گے اس میں لیکچر، ٹیوٹوریل، مباحثے، سیمینار، اجتماع میں اظہار خیال، فاصلاتی تعلیم اور تدریس کے علاوہ تجربہ گاہوں، ہسپتالوں، ورکشاپوں اور دیگر سرکاری اور نجی اداروں میں عملی کام بھی شامل ہوں گے۔

(۲) وہ اتھارٹی جو منظور شدہ تدریس کا انتظام کرنے کی ذمہ دار ہوگی وہی ہوگی جس کو اس غرض سے ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہو۔

(۳) درس و تدریس کے دوران میڈیم کے طور پر استعمال ہونے والی اصل زبان اُردو رہے گی تاہم ناگزیر اسباب کی بنیاد پر سینیٹ کو اختیار ہوگا کہ وہ استثناء کی اجازت دے دے۔

بابِ سوم(Chapter III)

یونیورسٹی کے افسران(Officers of the University)

-7 افسران:(Officers) درج ذیل کو یونیورسٹی کے اہم افسران تصور کیا جائے گا۔

(اے) چانسلر (Chancellor) — (بی) پروچانسلر (Pro Chancellor)

(سی) ڈپٹی چیئر آف سینیٹ (Deputy Chair of Senate) — (ڈی) شیخ الجامعہ (Vice Chancellor)

(ای) رئیس کلیہ (Dean) — (ایف) پرنسپل (تشکیلی کالج) (Principal)

(جی) تدریسی شعبوں کے چیئر پرسن (Chair Persons of Teaching Departments)

(ایچ) مسجل (Registrar) — (آئی) ناظم مالیات (Treasurer)

(جے) ناظم امتحانات (Controller of Examination)

(کے) دیگر ایسے افراد جن کا تقرر یونیورسٹی کے قوانین وضوابط کے مطابق بطور اعلیٰ افسران کے کیا جائے۔

-8 چانسلر اور پروچانسلر:(Chancellor and Pro-Chancellor)

-۱ صدر پاکستان یونیورسٹی کے چانسلر اور سینیٹ کے چیئرمین ہوں گے۔

-۲ چانسلر اگر موجود ہوں گے تو سینیٹ کے اجلاس اور یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد کی صدارت کریں گے۔

-۳ وفاقی وزیر تعلیم یونیورسٹی کے پروچانسلر ہوں گے اور چانسلر کی خواہش کے مطابق چانسلر کو مشورہ دیں گے۔ چانسلر کی عدم موجودگی میں یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد کی صدارت کریں گے۔

-۴ چانسلر، سینیٹ کے ڈپٹی چیئر کا تقرر کریں گے۔

-۵ چانسلر ان افراد میں سے سینیٹ کے اراکین اور وائس چانسلر کا تقرر کریں گے جن کی سفارش نامزد کنندہ کمیٹی نے کی ہو جو اس موقعہ کے لئے تشکیل دی گئی ہو یا سرچ کمیٹی انجام دے گی جو فرمان اور قوانین کی رو سے اس غرض کے لئے بنائی گئی ہو، جو بھی صورت ہو۔

-۶ ہر وہ تجویز جس میں اعزازی ڈگری عطا کرنے کی سفارش کی گئی ہو چانسلر کی منظوری سے مشروط ہوگی۔

-۷ اگر چانسلر نے یہ تسلی کر لی ہو کہ یونیورسٹی کے معاملات میں کوئی سنگین بے قاعدگی یا بدانتظامی ہوگئی ہے تو وہ:

(اے) سینیٹ کی کارروائی کے متعلق یہ ہدایت کر سکتا ہے کہ مخصوص کارروائی پر از سر نو غور کیا جائے اور اس ہدایت کے بعد ایک ماہ کے اندر اندر مناسب قدم اُٹھایا جائے۔ تا آنکہ چانسلر مطمئن ہو کہ یا تو اس پر نظر ثانی نہیں ہوئی یا جس خدشے کا اظہار کیا تھا وہ دور نہیں گیا گیا وہ ایسی صورت میں سینیٹ کو اظہار وجوہ کا تحریری نوٹس جاری کرے گا اور پانچ رُکنی ریویو پینل مقرر کرے گا تا کہ اس کا جائزہ لے اور سینیٹ کی

ضوابط پر پوری طرح عمل ہو رہا ہے تاکہ یونیورسٹی کو بہتر طور پر چلایا جا سکے۔ وائس چانسلر کو تمام اختیارات حاصل ہوں گے جو اس مقصد کے لئے مقرر کئے گئے ہیں اس میں یونیورسٹی کے افسروں، اساتذہ اور دیگر ملازمین پر انتظامی کنٹرول رکھنا بھی شامل ہے۔

۳- وائس چانسلر اگر موجود ہوگا تو یونیورسٹی کے کسی بھی ادارے یا اتھارٹی کے اجلاس میں شرکت کرنے کا مجاز ہوگا۔

۴- وائس چانسلر اپنی دانست میں کسی بھی ہنگامی صورت میں کہ فوری کارروائی درکار ہو وہ کسی ایسے معاملے کو جو عام حالات میں وائس چانسلر کے دائرہ اختیار میں نہ ہو، سینیٹ کی تین رُکنی ایمرجنسی کمیٹی کو مقرر کردہ ضابطے کے مطابق مناسب کارروائی کے اختیارات کے حصول کے لئے بھیج سکتا ہے۔ تاآنکہ اس ذیلی دفعہ کے مقصد کے لئے کسی بھی معاملے کو سینیٹ کی ایمرجنسی کمیٹی کو بھیجنے کے لئے مواصلات کا کوئی بھی ذریعہ استعمال کیا جا سکتا ہے اور یہ ضروری نہیں ہوگا کہ کمیٹی اس معاملے پر غور کرنے اور کارروائی کا مجاز قرار دینے کے لئے اس کے تمام اراکین ایک جگہ جمع ہوں۔

۵- وائس چانسلر کو حسب ذیل اختیارات بھی حاصل ہوں گے، یعنی

اے) یونیورسٹی کے اساتذہ، افسروں اور دیگر ملازمین کو ہدایت کرنا کہ وہ امتحانات اور انتظامی امور کے سلسلے میں ایسے فرائض اپنے ذمہ لیں اور یونیورسٹی کی ان دوسری سرگرمیوں میں حصہ لیں جن کو یونیورسٹی کے مقاصد کے لئے مقرر کیا جائے۔

بی) باز تخصیص (Reappropriation) کے ذریعہ غیر متوقع مد کے لئے اس رقم کی منظوری دینا جو بجٹ میں فراہم نہ کی گئی ہو، یہ رقم اُس رقم سے متجاوز نہ ہو جو سینیٹ نے اس غرض سے تقرر کر رکھی ہو اور سینیٹ کی اگلی میٹنگ میں اُس کی رپورٹ پیش کرنا۔

سی) یونیورسٹی کے ایسے زمروں کے ملازمین کا تقرر اس طریقے سے کرنا جو یونیورسٹی کے قوانین میں مذکور ہے۔

ڈی) مقررہ طریقہ کار کے مطابق یونیورسٹی کے افسران، اساتذہ اور دوسرے ملازمین کو ماسواء ان کے جن کا تقرر سینیٹ نے کیا ہو یا اس کی منظوری سے ہوا ہو، معطل کرنا، سزا دینا اور ملازمت سے نکال دینا۔

ای) ان شرائط کے تحت جن کی صراحت کی گئی ہو اس آرڈیننس کا تفویض کردہ اپنا کوئی اختیار یونیورسٹی کے کسی افسر یا افسران کو تفویض کرنا۔

ایف) ان دوسرے اختیارات اور فرائض کو انجام دینا جن کی صراحت کی گئی ہے۔

۶- چانسلر اور پرو چانسلر کی عدم موجودگی میں وائس چانسلر یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد کی صدارت کرے گا۔

۷- تدریسی سال کے اختتام پر تین ماہ کے اندر اندر وائس چانسلر سالانہ رپورٹ سینیٹ کے سامنے پیش کرے گا۔ سالانہ رپورٹ میں زیر تبصرہ تعلیمی سال کے بارے میں وہ معلومات شامل ہوں گی جن کی صراحت کی گئی ہے، نیز ذیل کے متعلق جملہ حقائق کا اظہار ہوگا۔

اے) تعلیمی

بی) تحقیق

سی) انتظامیہ، اور

ڈی) مالیات

۸- وائس چانسلر کی رپورٹ سینیٹ میں پیش کرنے سے قبل جملہ افسران اور یونیورسٹی کے اساتذہ کو فراہم کی جائے گی اور اسے اتنی تعداد میں چھپوایا جائے گا جو کثیر اشاعت کو یقینی بنانے کے لئے ضروری ہو۔

12- وائس چانسلر کا تقرر اور معزولی: (Appointment and removal of the Vice Chancellor)

۱- چانسلر سینیٹ کی سفارش پر وائس چانسلر کا تقرر کرے گا

۲- سینیٹ کی جانب سے مقررہ تاریخ پر اور قوانین کے معین کردہ طریقے کے مطابق وائس چانسلر کے تقرر کے لئے موزوں افراد کی سفارش کے واسطے ایک سرچ کمیٹی تشکیل دی جائے گی۔ جس میں معاشرے کے دو ممتاز افراد کو چانسلر نامزد کرے گا، اُن میں سے ایک کو کنوینر مقرر کیا جائے گا، دو حضرات سینیٹ کے رُکن ہوں گے۔ یونیورسٹی کے دو (۲) ایسے ممتاز اساتذہ جو سینیٹ کے رُکن نہیں ہوں گے اور ایک (۱) ایسا صاحب علم جو یونیورسٹی کی ملازمت میں نہ ہو۔ یونیورسٹی

کارکردگی پر چانسلر کو رپورٹ پیش کرے۔ یہ رپورٹ چانسلر کی طرف سے دی گئی مقررہ مدت کے اندر پیش کی جائے گی۔ یہ ریویو پینل ان افراد پر مشتمل ہوگا جو علمی امور، قانون، حسابی معاملات اور انتظامی امور میں شہرت رکھتے ہوں اور:

(بی) سینیٹ کے علاوہ جہاں تک کسی اتھارٹی کے دائرہِ اختیار میں آنے والے معاملات کا تعلق ہے وہ سینیٹ کو ہدایت کر سکتا ہے کہ وہ دفعہ ۱۹ کے تحت اپنے اختیارات کو استعمال کرے۔

9- سینیٹ سے برطرفی:(Removal from the Senate)

۱- چانسلر کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ ریویو پینل کی سفارش پر کسی بھی فرد کو درج ذیل بنیاد پر سینیٹ کی رکنیت سے خارج کر سکے۔

(اے) اس کا ذہنی توازن ٹھیک نہیں رہا، یا

(بی) وہ سینیٹ کے رُکن کی حیثیت سے کام کرنے کا اہل نہیں رہا، یا

(سی) وہ کسی اخلاق سوز فعل کا مرتکب ہوا ہو اور اسے قانونی عدالت نے مجرم قرار دے دیا ہو۔

(ڈی) بغیر کسی معقول وجہ کے وہ مسلسل دو اجلاس میں غیر حاضر رہا ہو اور

(ای) وہ بدچلنی کا مرتکب ہوا ہو جس میں ذاتی فائدے کے لئے اس نے اپنے منصب کا غلط استعمال کیا ہے یا اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی میں سخت نا اہل ثابت ہوا ہو۔

۲- چانسلر کسی ایسے شخص کو بھی سینیٹ کی رُکنیت سے خارج کر سکے گا جس کی سفارش اس قرارداد میں کی گئی ہو جسے سینیٹ کے اراکین کی کم از کم تین چوتھائی اکثریت نے پاس کیا ہو تا آنکہ اس قرارداد کو پاس کرنے سے پہلے سینیٹ نے متعلقہ رُکن کو اپنی صفائی پیش کرنے کا موقع فراہم کیا ہو، مزید یہ کہ اس دفعہ کے مندرجات کا وائس چانسلر پر اس کے سینیٹ کے رُکن ہونے کی حیثیت سے اطلاق نہیں ہوگا۔

10- سینیٹ کا ڈپٹی چیئر:(Deputy Chair of the Senate)

۱- سینیٹ کا ایک ڈپٹی چیئر ہوگا جس کا تقرر چانسلر اعزازی بنیاد پر کرے گا اور اگر وہ پہلے ہی سے سینیٹ کا رُکن نہیں ہے تو بلحاظ عہدہ سینیٹ کا رُکن ہوگا۔

۲- چانسلر کی عدم موجودگی میں سینیٹ کا ڈپٹی چیئر سینیٹ کے اجلاس کی صدارت کرے گا۔

۳- سینیٹ کا ڈپٹی چیئر یا تو سینیٹ کا موجودہ رُکن ہوگا یا وہ اعلیٰ سطح پر ایک ایسا نامور فرد ہوگا جسے انتظامی امور کا خاصا تجربہ ہو۔ بشرطیکہ کوئی بھی ایسا فرد جو یونیورسٹی کا اُستاد ہے یا بصورتِ دیگر وہ وفاقی حکومت یا کسی صوبائی حکومت کا رُکن یا ملازم ہے یا وہ کسی ایسے ادارے کا ملازم ہے جو وفاقی یا صوبائی حکومت کے زیرِ انتظام چل رہا ہے وہ سینیٹ کا رُکن ہے یا نہیں ہے اسے سینیٹ کا ڈپٹی چیئر مقرر نہیں کیا جائے گا۔

۴- اس فرد کے لئے جو سینیٹ کا رُکن نہیں ہے سینیٹ کے ڈپٹی چیئر کی حیثیت سے یہ مدت تین سال کے لئے ہوگی۔ بصورت دیگر اس فرد کے لئے جو سینیٹ کا رُکن ہے سینیٹ کے ڈپٹی چیئر کی حیثیت سے یہ مدت سینیٹ کی رکنیت رکھنے والی مدت کے برابر ہوگی۔ تا آنکہ چانسلر کو یہ اختیار حاصل رہے گا کہ وہ سینیٹ کے ڈپٹی چیئر کو جب چاہے ہٹا دے۔

۵- کسی بھی فرد کو مسلسل دو بار سے زائد سینیٹ کا چیئر مین مقرر نہیں کیا جا سکے گا۔

11- وائس چانسلر:- (شیخ الجامعہ)(Vice Chancellor)

۱- یونیورسٹی کا ایک وائس چانسلر ہوگا، جس کے لئے ضروری ہے کہ وہ علمی حوالے سے مشہور ہو اور ایک معروف منتظم بھی ہو، اس کا تقرر ان شرائط اور ضوابط پر کیا جائے گا جن کی صراحت کر دی گئی ہو۔

۲- وائس چانسلر یونیورسٹی کا چیف ایگزیکٹو افسر ہوگا جو یونیورسٹی کے تمام تعلیمی اور انتظامی امور کا ذمہ دار ہوگا، جو اس بات کو یقینی بنائے گا کہ فرمان، قوانین، قواعد اور

14- ناظمِ مالیات (Treasurer)

(۱) یونیورسٹی کا ایک ٹریژرار ہوگا جس کا تقرر وائس چانسلر کی سفارش پر سینیٹ طے شدہ شرائط وضوابط کے مطابق کرے گی۔

(۲) ٹریژرار کی آسامی پر تقرر کے لئے جو تجربہ اور پیشہ ورانہ اور علمی قابلیت ضروری ہوگی وہ تعین کردہ شرائط کے مطابق ہوگی۔

(۳) ٹریژرار یونیورسٹی کا اعلیٰ مالیاتی آفیسر ہوگا اور اس کے فرائض میں:

اے) یونیورسٹی کے اثاثوں، واجبات، آمدنیوں، اخراجات، فنڈوں اور سرمایہ کاریوں کا انتظام کرنا

بی) یونیورسٹی کے سالانہ اور نظر ثانی شدہ بجٹ کے تخمینے تیار کرنا اور ان کو سنڈیکیٹ یا اس کی متعلقہ کمیٹی کے سامنے منظوری کے لئے پیش کرنا اور ان کو بجٹ میں شامل کر کے سینیٹ میں پیش کرنا۔

سی) اس امر کو یقینی بنانا کہ یونیورسٹی کے فنڈز ان ہی مقاصد پر خرچ ہوئے ہیں جن کے لئے وہ فراہم کئے گئے تھے۔

ڈی) یونیورسٹی کے حسابات کا سالانہ آڈٹ کرانا تا کہ وہ مالی سال کے اختتام سے چھ ماہ کے اندر سینیٹ میں پیش کرنے لئے فراہم ہو سکیں۔

(ای) ایسے دوسرے فرائض انجام دینا جو اس کے سپرد کئے جائیں۔

(۴) ٹریژرار کی آسامی کی معیاد تین سال قابل تجدید مدت ہوگی۔ شرط یہ ہے کہ سینیٹ، وائس چانسلر کی ہدایت مشورے پر نا اہلیت یا بدانتظامی کی بنا پر مقررہ لائحہ عمل کے مطابق ناظم مالیات کے تقرر کو ختم کر سکتی ہے۔

15- ناظمِ امتحانات (Controller of Examinations)

(۱) یونیورسٹی کا ایک ناظمِ امتحانات ہوگا، جس کا تقرر وائس چانسلر کی سفارش پر سینیٹ طے شدہ شرائط وضوابط کے مطابق کرے گی۔

(۲) ناظم امتحانات کی آسامی پر تقرر کے لئے کم از کم ضروری تعلیمی قابلیت صراحت کے مطابق کرے گی۔

(۳) ناظم امتحانات یونیورسٹی کا کُل وقتی افسر ہوگا اور امتحانات کے اہتمام کے جملہ متعلقہ معاملات کا ذمہ دار ہوگا اور ایسے دوسرے فرائض انجام دے گا جو اس کے سپرد کئے جائیں گے۔

(۴) ناظم امتحانات کا تقرر تین سالہ قابل تجدید مدت کے لئے ہوگا۔ تاہم سینیٹ وائس چانسلر کی ہدایت پر نا اہلیت یا بدانتظامی کی بنا پر مقررہ لائحہ عمل کے مطابق ناظم امتحانات کے تقرر کو ختم کر سکتی ہے۔

بابِ چہارم (Chapter IV)

مختار ادارے (Authorities of the University)

16- مختار ادارے (Authorities)

(۱) یونیورسٹی کی درج ذیل اتھارٹیز ہوں گی، یعنی

اے) وہ اتھارٹیز جن کا قیام آرڈیننس کی رُو سے ہوتا ہے

(i) سینیٹ (ii) سنڈیکیٹ اور (iii) اکیڈمک کونسل

بی) وہ اتھارٹیز جن کا قیام قوانین کی رُو سے عمل میں آتا ہے:

(i) گریجویٹ اینڈ ریسرچ مینجمنٹ کونسل

(ii) اساتذہ اور دوسرے عملے کو خواہ وہ ڈپارٹمنٹ کی سطح پر ہو، یا کلیہ اور یونیورسٹی کی سطح پر بھرتی کرنے، فروغ دینے، جائزہ لینے اور ترقی دینے والی کمیٹیاں

کے دوممتاز اساتذہ کو سینیٹ قانون میں مقررہ اس طریقہ کار کے مطابق منتخب کرے گی جو بالعموم یونیورسٹی کے موزوں اساتذہ کے ناموں کی سفارش کے لئے اختیار کیا جاتا ہے۔ یہ سرچ کمیٹی اس وقت تک قائم رہے گی جب تک کے چانسلر، اگلے وائس چانسلر کا تقرر نہیں کر دیتے۔

(۳) وائس چانسلر کے تقرر کے لئے سرچ کمیٹی جن ناموں کو تجویز کرے گی ان پر سینیٹ میں غور کیا جائے گا اور ان میں سے تین ناموں کے ایک پینل کی ترجیحی لحاظ سے چانسلر کو سفارش کی جائے گی۔

بشرطیکہ چانسلر سفارش کردہ پینل کے ان تینوں افراد میں سے کسی کا بھی تقرر کرنے سے انکار کر دیں اور ایک نئے پینل کی سفارش طلب کریں۔ چانسلر کی جانب سے نئی سفارش طلب کرنے کی صورت میں سرچ کمیٹی طے شدہ طریقے کے مطابق سینیٹ کو اپنی نئی تجاویز بھیجے گی۔

(۴) وائس چانسلر کا تقرر قانون میں متذکرہ شرائط وقواعد کے مطابق پانچ سال کی قابل تجدید مدت کے لئے کیا جائے گا۔ عہدہ دار وائس چانسلر کی مدت میں تجدید چانسلر، سینیٹ کی جانب سے ایسی قرارداد کی وصولی کے بعد کرے گا جس میں تجدید کی تائید کی گئی ہو۔

شرط یہ ہے کہ چانسلر سینیٹ کو ایسی قرارداد پر ایک بار دوبارہ غور کرنے کے لئے کہے۔

(۵) سینیٹ اپنے تین چوتھائی اراکین کی جانب سے اس سلسلے میں وصول ہونے والی منظور شدہ قرارداد کی تعمیل میں چانسلر کو، وائس چانسلر کو برطرف کرنے کی سفارش کرے گی۔

شرط یہ ہے کہ جہاں چانسلر کا آرڈیننس کی دفعہ ۸ کی شرائط کے مطابق تشکیل کردہ پینل نے وائس چانسلر کے خلاف سنگین بدمعاملگیوں کا مرتکب ہونے کی رپورٹ کی ہو، جس میں کسی بھی قسم کے ذاتی مفاد کے لئے عہدے کا استعمال کیا گیا ہو تو سینیٹ کی دو تہائی اراکین کی منظور کردہ قرارداد کی اتباع میں چانسلر سے وائس چانسلر کو ہٹانے کی سفارش کر سکتی ہے۔

مزید برآں شرط یہ ہے کہ وائس چانسلر کو ہٹانے کی قرارداد پر رائے شماری سے قبل وائس چانسلر کو صفائی کا موقع دیا جائے اور انہیں سُنا جائے۔ سینیٹ ذاتی مفاد کے لئے اپنے عہدے کا غلط استعمال، نااہلیت، اخلاقی گراوٹ یا جسمانی اور ذہنی عدم صلاحیت کی بنا پر وائس چانسلر کو ہٹانے کی سفارش کر سکتی ہے۔

(۶) وائس چانسلر کو ہٹا دینے والی سفارش کی قرارداد فوری طور پر چانسلر کو ارسال کر دی جائے گی۔ چانسلر سفارش منظور کر سکتا ہے اور وائس چانسلر کی علیحدگی کا حکم دے سکتا ہے یا سفارش سینیٹ کو واپس بھیج سکتا ہے۔

(۷) کسی وقت بھی جب وائس چانسلر کا دفتر خالی ہو یا وائس چانسلر غیر حاضر ہو، یا علالت یا کسی اور وجہ سے اپنے دفتری فرائض انجام نہ دے سکتا ہو تو سینیٹ جس طرح بھی مناسب سمجھے وائس چانسلر کے فرائض کی ادائیگی کے انتظامات کرے گی۔

13- رجسٹرار (مُسجّل) (Registrar)

(۱) یونیورسٹی کا ایک رجسٹرار ہوگا جس کا تقرر وائس چانسلر کی سفارش پر سینیٹ طے شدہ شرائط وضوابط کے مطابق کرے گی۔

(۲) رجسٹرار کی آسامی پر تقرر کے لئے جو تجربہ پیشہ ورانہ اور علمی قابلیت ضروری ہوگی وہ تعین کردہ شرائط کے مطابق ہوگی۔

(۳) رجسٹرار یونیورسٹی کا کُل وقتی آفیسر ہوگا اور

اے) وہ یونیورسٹی سیکریٹریٹ کا انتظامی سربراہ ہوگا اور یونیورسٹی کی اتھارٹیز کو انتظامی معاونت فراہم کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔

بی) وہ یونیورسٹی کی عمومی مہر اور تعلیمی ریکارڈ کا محافظ ہوگا۔

سی) مقررہ طریقے پر رجسٹرڈ گریجویٹس کا ایک رجسٹر رکھے گا۔

ڈی) مقررہ طریقے پر مختلف اتھارٹیز کے ممبران کا انتخاب کرائے گا اور

ای) ایسے دوسرے فرائض انجام دینا جو تفویض کئے جائیں۔

(۴) رجسٹرار کی آسامی کی میعاد تین سالہ قابل تجدید مدت ہوگی تاہم سینیٹ، وائس چانسلر کی ہدایت پر نااہلیت یا بدانتظامی کی بناء پر مقررہ لائحہ عمل کے مطابق رجسٹرار کے تقرر کو ختم کر سکتی ہے۔

18- سینیٹ کے اختیارات اور فرائض:(Powers and Functions of the Senate)

(۱) سینیٹ کو یونیورسٹی کی عام نگرانی کا اختیار حاصل ہوگا اور وہ وائس چانسلر اور اتھارٹیز کو یونیورسٹی کے جملہ فرائض کا ذمہ دار قرار دے گی۔ سینیٹ کو یونیورسٹی کے وہ جملہ اختیارات حاصل ہوں گے جو آرڈیننس کے تحت کسی اتھارٹی یا افسر کو صراحتاً تفویض نہیں کئے گئے اور وہ دیگر اختیارات جن کی اس آرڈیننس میں صراحت نہیں کی گئی لیکن جو اُس کے لئے فرائض کی ادائیگی کے ضروری ہوں۔

(۲) متذکرہ بالا اختیارات کی عمومیت کو کسی خطرے میں ڈالے بغیر سینیٹ کو حسب ذیل اختیارات حاصل ہوں گے۔ یعنی

اے) سالانہ کام کے مجوزہ پروگرام، سالانہ اور نظر ثانی شدہ میزانیے، سالانہ رپورٹ اور سالانہ حسابات کے گوشواروں کو منظور کرنا۔

بی) یونیورسٹی کی جائداد، فنڈز، سرمایہ کاریوں کے انتظام اور گرفت کے لئے پالیسی تجویز کرنا بشمول غیر منقولہ جائداد کی فروخت، خرید یا حصول کی منظوری دینا۔

سی) یونیورسٹی کے علمی پروگراموں کے معیار اور مناسبت پر نظر رکھنا اور یونیورسٹی کے عام تعلیمی امور کی تنقیح کرنا۔

ڈی) ڈینز، پروفیسروں، ایسوسی ایٹ پروفیسروں اور اسی قسم کے دوسرے متقدم کلیاتی ممبران اور متقدم منتظمین کے تقرر کی حسب قائدہ منظوری دینا۔

ای) یونیورسٹی کے تمام افسروں، اساتذہ اور دیگر ملازمین کی ملازمت کی شرائط وضوابط کی اسکیمیں، ہدایات اور رہنما اُصول وضع کرنا۔

ایف) حکمت عملی کے منصوبے منظور کرنا:

جی) یونیورسٹی کے مالیاتی وسائل کو فروغ دینے والے منصوبوں کی منظوری دینا۔

ایچ) سنڈیکیٹ اور اکیڈمک کونسل کی جانب سے قوانین اور ضابطوں کے تجویز کردہ مسودوں پر غور کرنا اور ان پر دفعہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ میں دیئے ہوئے طریقے سے کارروائی کرنا۔ شرط یہ ہے کہ سینیٹ اپنے طور پر قوانین اور ضابطے وضع کر سکتی ہے اور سنڈیکیٹ یا اکیڈمک کونسل کا مشورہ لینے کے بعد، جو بھی صورت ہو، ان کو منظور کر سکتی ہے۔

آئی) تحریری طور پر کسی اتھارٹی یا افسر کی کارروائیوں کو منسوخ کر دینے کا حکم دینا، اگر سینیٹ کو اطمینان ہے کہ ایسی کارروائیاں، فرمان، قوانین یا ضابطوں کی شرائط کے مطابق نہیں تو ایسی اتھارٹی یا افسر کو بلا کر وجہ بتائے گی کہ کیوں نہ ایسی کارروائیوں کو منسوخ کر دیا جائے۔

جے) اس فرمان کی شرائط کے مطابق سینیٹ کی رُکنیت کے تقرر کے لئے چانسلر کو اُمیدواروں کی سفارش کرنا۔

کے) اس فرمان کی شرائط کے مطابق سینیٹ کے کسی رُکن کو سینیٹ سے ہٹانے کے لئے چانسلر سے سفارش کرنا۔

ایل) اس فرمان کی شرائط کے مطابق سنڈیکیٹ کے اراکین کا ماسواء بلحاظ عہدہ اراکین کا تقرر کرنا۔

ایم) اس فرمان کی شرائط کے مطابق اکیڈمک کونسل کے اراکین کا، ماسواء بلحاظ عہدہ اراکین کا تقرر کرنا۔

این) طے شدہ شرائط وضوابط کے بموجب اعزازی (ایمریٹس) پروفیسروں کا تقرر کرنا۔

او) کسی بھی شخص کو کسی اتھارٹی کی رکنیت سے برطرف کر دینا، اگر وہ شخص

(i) ذہنی توازن کھو بیٹھا ہو یا

(ii) ایسی اتھارٹی کے رُکن کی حیثیت سے اپنے فرائض انجام دینے کا نااہل ہو گیا ہو، یا

(iii) کسی اخلاقی جرم کے سلسلے میں کسی قانونی عدالت نے اسے مجرم قرار دے دیا ہو

پی) یونیورسٹی کی عمومی مہر کے ڈیزائن اور اس کی تحویل کا تعین اور اس کے استعمال کے طریقے کو منضبط کرنا۔

(۳) سینیٹ اس فرمان کی شرائط کے مطابق اپنے اصل کیمپس کی کسی اتھارٹی، افسر یا یونیورسٹی کے کسی ملازم کے جملہ یا چند ایک اختیارات اور فرائض اپنے کسی اضافی کیمپسوں کی اتھارٹی، افسر یا ملازم کو اس غرض سے تفویض کر سکتی ہے کہ وہ ان اختیارات اور فرائض کو اضافی کیمپسوں میں استعمال کرے اور اس غرض سے سینیٹ اضافی کیمپسوں کے لئے نئی اسامیاں اور عہدے تخلیق کر سکتی ہے۔

(iii) ہر کلیہ کی کیریر پلیسمنٹ (Career Placement) اور انٹرن شپ کمیٹی (Internship Committee)

(iv) وائس چانسلر کے تقرر کے لئے سرچ کمیٹی

(v) سینیٹ، سنڈیکیٹ اور اکیڈمک کونسل میں تقرر کے واسطے نامزد کنندہ کمیٹیاں

(vi) کلیاتی کونسل، اور

(vii) شعبہ جاتی کونسل

(۲) سینیٹ، سنڈیکیٹ اور اکیڈمک کونسل قوانین اور قواعد کے ذریعہ ایسی دیگر کمیٹیاں یا ذیلی کمیٹیاں تشکیل دے سکتی ہیں جن کو مناسب اور ناگریز سمجھا جائے، خواہ وہ کسی نام سے بھی موسوم کی جائیں۔

17- سینیٹ:(Senate)

(۱) سینیٹ ایک ادارہ ہوگا جو یونیورسٹی کے نظم و نسق کی ذمہ دار ہوگی اور حسب ذیل پر مشتمل ہوگی۔ یعنی

اے) چانسلر، جو سینیٹ کا چیئر پرسن ہوگا

بی) سینیٹ کا ڈپٹی چیئر

سی) وائس چانسلر

ڈی) وزارتِ تعلیم کا سیکریٹری یا اس کا نامزد شدہ جو جوائنٹ سیکریٹری کے عہدے سے کم نہ ہو۔

ای) مجموعی حیثیت سے معاشرے سے پانچ ایسے افراد جو انتظامیہ، نظم و نسق، تعلیم، اکیڈمکس، قانون، محاسبی، طب، فنونِ لطیفہ، تعمیرات، زراعت، سائنس، ٹیکنالوجی اور انجینیئرنگ میں ممتاز حیثیت کے مالک ہوں تاکہ ان افراد کا تقرر مختلف شعبوں میں توازن کی عکاسی کر سکے۔

ایف) صدر انجمن ترقی اُردو پاکستان یا ان کا نامزد شدہ فرد

جی) یونیورسٹی کے سابق طلبا میں سے کوئی ایک (رجسٹرڈ گریجویٹس) (Alumnai)

ایچ) یونیورسٹی کے دو اساتذہ

آئی) ملک کے علمی حلقوں سے تین ایسے افراد جو یونیورسٹی کے ملازم نہ ہوں اور جو پروفیسر یا کالج کے پرنسپل کے معیار کے ہوں

جے) کمیشن کی جانب سے نامزد کردہ ایک فرد

(۲) سینیٹ اپنے ان اراکین کی تعداد میں جو ذیلی دفعہ (۱) کی (ای) سے (آئی) تک کی شقوں میں مذکور ہیں، قوانین کے ذریعہ اضافہ کر سکتی ہے بشرطیکہ سینیٹ کے کل اراکین کی تعداد ۲۱ سے متجاوز نہ ہو اور اضافے سے حتی الامکان ان درجات کا توازن بحال رہے جس کا ذکر ذیلی شق (۱) میں کیا گیا ہے۔

(۳) سینیٹ میں جملہ تقررات چانسلر کی جانب سے ہوں گے۔ شق (ای) سے (آئی) تک جن افراد کا ذکر ہے ان کی ہر اسامی کا تقرر ان تین افراد کے پینل سے ہوگا جن کی سفارش دفعہ ۲۴ کے تحت قائم کردہ، نامزد کنندہ کمیٹی دیئے ہوئے لائحہ عمل کے مطابق کرے گی۔

شرط یہ ہے کہ اہلیت اور قابلیت پر سمجھوتا کئے بغیر خواتین کو سینیٹ میں مناسب نمائندگی دی جائے

(۴) ماسواء بلحاظ عہدہ اراکین کے سینٹ کے اراکین کی رُکنیت تین سال ہوگی۔ شرط یہ ہے کہ بلحاظ عہدہ اراکین کے ماسواء کوئی فرد بھی سینیٹ میں مسلسل دو بار سے زائد رُکن نہیں بن سکے گا۔ مزید برآں یہ کہ یونیورسٹی کے اساتذہ جن کو سینیٹ کا رُکن مقرر کیا جائے گا، مسلسل دو بار سینیٹ کے رُکن نہیں بن سکیں گے۔

(۵) سینیٹ کا اجلاس ایک تقویمی سال میں کم از کم دو مرتبہ ہوگا۔

(۶) سینیٹ کی خدمات اعزازی طور پر انجام دی جائیں گی۔ شرط یہ ہے کہ حقیقی اخراجات کی باز ادائیگی مقررہ طریقے سے ہوگی۔

(۷) رجسٹرار سینیٹ کے سیکریٹری کے طور پر کام کرے گا۔

(۸) سینیٹ کے اجلاس کے لئے کورم کُل اراکین کی نصف (50%) تعداد ہوگی۔ رُکنیت کا نصف اور نصف پورا تصور ہوگا۔

19- آمد برائے معائنہ:(Visitation)

سینیٹ صراحت کردہ شرائط وضوابط کے بموجب کسی معاملے کی جو یونیورسٹی سے متعلق ہو معائنہ کرانے کا حکم دے سکتی ہے۔

20- سنڈیکیٹ:(Syndicate)

(۱) یونیورسٹی کی ایک سنڈیکیٹ ہوگی جو حسب ذیل پر مشتمل ہوگی، یعنی

اے) وائس چانسلر جو اس کا چیئر پرسن ہوگا۔

بی) یونیورسٹی کے رئیس کلیات(Deans)

سی) مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے تین ایسے پروفیسروں کا سینیٹ تقرر کرے گی جو سینیٹ کے رُکن نہ ہوں، جن کی نامزدگی نامزد کنندہ کمیٹی کے تجویز کردہ ناموں سے وائس چانسلر کی سفارش کے بعد عمل میں آئی ہو۔

ڈی) صدر انجمن ترقی اُردو پاکستان یا ان کے نامزد کردہ

ای) مشمولہ کالجوں کے پرنسپلز

ایف) رجسٹرار(مسجل)

جی) ٹریژرار

ایچ) ناظم امتحانات

(۲) ماسواء بلحاظ عہدہ اراکین کے سنڈیکیٹ کے اراکین کی رکنیت تین سال ہوگی۔

(۳) سنڈیکیٹ کے اجلاس کے لئے کورم اس کے کل اراکین کا نصف ہوگا۔ کسر کو ایک تصور کیا جائے گا۔

(۴) سنڈیکیٹ سال کی ہر سہ ماہی میں کم از کم ایک مرتبہ اپنا اجلاس کرے گی

21- سنڈیکیٹ کے اختیارات وفرائض:(Powers and Duties of the Syndicate)

(۱) سنڈیکیٹ یونیورسٹی کی ایگزیکٹو ہیئت(باڈی) ہوگی اور آرڈیننس اور قوانین کی شرائط کے مطابق یونیورسٹی کے امور اور انتظامات کی مجموعی نگراں کار ہوگی۔

(۲) متذکرہ بالا اختیارات کی عمومیت کو کسی خطرے میں ڈالے بغیر اور سینیٹ کی ہدایات اور اس آرڈیننس اور قوانین کی شرائط کے بموجب سنڈیکیٹ کو حسب ذیل اختیارات حاصل ہوں گے: یعنی

اے) سالانہ رپورٹ، سالانہ اور نظر ثانی شدہ بجٹ تخمینوں پر غور کرنا اور ان کو سینیٹ کو ارسال کرنا

بی) یونیورسٹی کی جانب سے منقولہ جائداد کو منتقل کرنا اور انتقال کو قبول کرنا

سی) یونیورسٹی کی جانب سے معاہدے کرنا، ان میں ردوبدل کرنا، عمل میں لانا اور منسوخ کرنا

ڈی) یونیورسٹی کے اثاثوں اور واجبات کیلئے اور یونیورسٹی کو ہر قسم کی موصول ہونے والی اور یونیورسٹی کی جانب سے خرچ کی جانے والی رقوم کے واسطے مناسب حسابی کتابیں رکھوانا۔

ای) یونیورسٹی کی ملکیت کی کسی رقم کو سرمایہ کاری میں لگانا بشمول اس عدم استعمال شدہ آمدنی کے جو ان کفالتوں میں لگی ہوئی ہو جن کا ذکر ٹرسٹ ایکٹ ۱۸۸۲(ایکٹ II آف ۱۸۸۲) کی دفعہ ۲۰ میں کیا گیا ہے یا غیر منقولہ جائداد کی خریداری میں، یا کسی ایسے طریقے سے جس کی صراحت کی گئی ہو اور ان کے مماثل تبدیل ہونے والی سرمایہ کاریوں میں لگانا۔

ایف) یونیورسٹی کو کسی منتقل شدہ جائداد اور عطیات، ہبا، ٹرسٹ، تحائف، ہدیات، اوقاف اور دوسرے دیئے جانے والے چندوں کی وصولی کا انتظام کرنا۔

جی) ایسے فنڈز کا انتظام کرنا جو مخصوص مقاصد کے لئے یونیورسٹی کے اختیار میں دیئے گئے ہوں۔

ایچ) یونیورسٹی کے کام کو جاری رکھنے کی غرض سے عمارتوں، کتب خانوں، مکانات، اراضی، فرنیچر، آلات، ساز و سامان اور دوسرے وسائل کا فراہم کرنا۔

آئی) رہائشی ہالوں اور اقامت خانوں کو قائم کرنا اور ان کی دیکھ بھال کرنا یا طلبا کی رہائش کے لئے اقامت خانوں یا رہائش گاہوں منظوری یا لائسنس دینا

جے) سینیٹ سے کالجوں کے الحاق یا منسوخی کی سفارش کرنا

کے) سینیٹ سے تعلیمی اداروں کو یونیورسٹی کی مراعات سے مستفید ہونے یا محروم کردینے کی سفارش کرنا۔

ایل) کالجوں اور شعبوں کے معائنہ کا اہتمام کرنا

ایم) پروفیسروں، ایسوسی ایٹ پروفیسروں، اسسٹنٹ پروفیسروں، لیکچراروں اور دوسری تدریسی اسامیوں کو تخلیق کرنا، معطل کرنا یا ایسی اسامیوں کو منسوخ کردینا۔

این) ضرورت کے مطابق ایسی انتظامی یا دیگر اسامیاں تخلیق، معطل یا منسوخ کردینا۔

او) یونیورسٹی کے افسروں، اساتذہ اور دیگر ملازمین کے فرائض کا تعین کرنا۔

پی) جن معاملات کے بارے میں سینیٹ رپورٹ طلب کرے، ان کی رپورٹ کرنا۔

کیو) فرمان کی شرائط کے مطابق مختلف اتھارٹیز میں اراکین کا تقرر کرنا۔

آر) سینیٹ کو بھیجنے کے لئے قوانین کے مسودے تجویز کرنا

ایس) یونیورسٹی کے طلبا کے چال چلن اور نظم وضبط میں باقاعدگی پیدا کرنا۔

ٹی) یونیورسٹی کے عام نظم ونسق کو بہتر بنانے کے لئے اقدامات کرنا اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ایسے اختیارات استعمال کرنا جو ضروری ہوں۔

یو) اپنے کسی اختیار کو کسی اتھارٹی یا افسر یا کمیٹی کو تفویض کرنا اور

وی) فرمان یا قوانین کے بموجب جو دوسرے فرائض اس کے سپرد کئے جائیں ان کو بجالانا۔

22- اکیڈمک کونسل:(Academic Council)

(۱) یونیورسٹی کی ایک اکیڈمک کونسل ہوگی جو حسب ذیل پر مشتمل ہوگی، یعنی

اے) وائس چانسلر جو اس کا چیئرپرسن ہوگا۔

بی) کلیات کے ڈینز اور ایسے شعبوں کے صدور جن کی صراحت کردی گئی ہو۔

سی) پانچ اراکین جو شعبوں، اداروں اور مشمولہ کالجوں کی نمائندگی کرتے ہوں۔

ڈی) الحاقی کالجوں کے دو پرنسپلز

ای) پانچ پروفیسرز بشمول ایمریٹس پروفیسر

ایف) مسجل (رجسٹرار)

جی) ناظم امتحانات، اور

ایچ) مہتمم کتب خانہ (لائبریرین)

(۲) سینیٹ وائس چانسلر کی سفارش پر اکیڈمک کونسل کے اراکین، ماسوا بلحاظ عہدہ اراکین کا تقرر کرے گی۔ بشرطیکہ جہاں تک پانچ پروفیسروں اور شعبوں، انسٹیٹیوٹس اور مشمولہ کالجوں کی نمائندگی کرنے والے اراکین کا تعلق ہے، ان میں سے وائس چانسلر صرف ایسے شخص کی سفارش کرے گا جس کو نامزد کنندہ کمیٹی نے تجویز کیا ہو۔

(۳) اکیڈمک کونسل کے اراکین اپنا عہدہ تین سال تک برقرار رکھ سکیں گے۔

(۴) اکیڈمک کونسل کم از کم ہر سہ ماہی پر اجلاس کرے گی۔

(۵) اکیڈمک کونسل کے اجلاسوں کے لئے اس کا کورم اراکین کی کُل تعداد کا نصف ہوگا۔

23- اکیڈمک کونسل کے اختیارات اور فرائض (Powers and Functions of the Academic Council)

(۱) اکیڈمک کونسل یونیورسٹی کی تدریس کا بنیادی عنصر ہوگی۔ جس کو آرڈیننس اور قوانین کے بموجب تدریس، تحقیق اور امتحانات کے مناسب معیارات کے تعین اور یونیورسٹی اور کالجوں کی علمی زندگی کو منظم اور فروغ دینے کا اختیار ہوگا۔

(۲) متذکرہ بالا اختیارات کی عمومیت کو کوئی نقصان پہنچائے بغیر اور فرمان اور قوانین کی شرائط کے بموجب اکیڈمک کونسل کو حسب ذیل اختیارات حاصل ہوں گے۔

اے) اُن پالیسیوں اور طریقہ کاروں کو منظور کرنا جو تدریسی پروگراموں کی بہتری سے تعلق رکھتے ہوں۔

بی) تعلیمی پروگراموں کی منظور کرنا

سی) اُن پالیسیوں اور طریقہ کاروں کو منظور کرنا جو طلبا سے وابستہ فرائض سے تعلق رکھتے ہوں بشمول داخلے، اخراج، سزا، امتحان اور صداقت نامہ۔

ڈی) ان پالیسیوں اور طریقہ کاروں کو منظور کرنا جو تدریس اور تحقیق کے معیار کی بہتری کی یقین دہانی کریں۔

ای) دوسرے تعلیمی اداروں کے الحاق کیلئے پالیسیوں اور طریقہ کار کی سفارش کرنا۔

ایف) سنڈیکیٹ کو کلیوں، تدریسی شعبوں اور بورڈ آف اسٹڈیز کے دستور اور تنظیم کے واسطے اسکیمیں تجویز کرنا۔

جی) متعلقہ اتھارٹیز کی جانب سے ناموں کا پینل موصول ہونے پر یونیورسٹی کے تمام امتحانات کے واسطے پرچے بنانے والوں اور ممتحوں کا تقرر کرنا۔

ایچ) تمام سطحوں پر یونیورسٹی کے اساتذہ کی مسلسل پیشہ ورانہ ترقی کے لئے پروگرام وضع کرنا۔

آئی) دوسری یونیورسٹیوں اور امتحان لینے والے اداروں کے امتحانات کو اس یونیورسٹی کے مماثل امتحانات کے مساوی تسلیم کرنا۔

جے) وظائف، علمی وظائف، تعلیمی وظائف، تمغے اور انعامات عطا کرنے میں باقاعدگی پیدا کرنا۔

کے) سینیٹ کو ارسال کرنے کے لئے ضوابط وضع کرنا۔

ایل) یونیورسٹی کی تعلیمی کارکردگی کی سالانہ رپورٹ تیار کرنا اور

ایم) ایسے تمام فرائض انجام دینا جن کی صراحت ضابطوں میں بھیج دی گئی ہو۔

24- نامزد کنندہ کمیٹیاں (Nominating Committees)

(۱) قانون کے مطابق سینیٹ ایک نامزد کرنے والی کمیٹی تشکیل دے گی جو دفعہ ۱۷ کے تحت سینیٹ کے لئے افراد کے تقرر کی سفارش کرے گی۔

(۲) قانون کے مطابق سینیٹ ایک اور نامزد کرنے والی کمیٹی تشکیل دے گی جو سنڈیکیٹ اور اکیڈمک کونسل میں دفعہ ۲۰ اور ۲۲ کے تحت افراد کے تقرر کی سفارش کرے گی۔

(۳) سینیٹ میں تقرر کرنے والی کمیٹی برائے نامزدگی کے ممبران حسب ذیل پر مشتمل ہوں گے یعنی

اے) سینٹ کے تین ایسے اراکین جو یونیورسٹی کے استاد نہ ہوں۔

بی) دو افراد جن کو یونیورسٹی کے اساتذہ مقررہ طریقے کے مطابق اپنے آپ میں نامزد کریں۔ وضع کردہ طریقے کے مطابق عمل میں آئے گا۔

سی) ایک فرد تعلیمی کمیونٹی سے، جو یونیورسٹی کا ملازم نہ ہو، اور پروفیسر یا کالج کے پرنسپل کی سطح کا ہو، جس کو یونیورسٹی کے اساتذہ دیئے ہوئے ضابطے کے مطابق نامزد کریں گے۔

ڈی) ایک ممتاز شہری جس کو انتظامی امور، انسان دوستی، خدمتِ خلق، ترقیاتی کام، قانون یا حساب داری کا تجربہ ہو، اُس کو سینیٹ نامزد کرے گی۔

(۴) سنڈیکیٹ اور اکیڈمک کونسل میں تقرر کے واسطے نامزد کرنے والی کمیٹی کے اراکین وہی افراد ہوں گے جن کو نامزد کرنے والی کمیٹی نے سینیٹ کے لئے مقرر کیا ہو سوائے ان افراد کے جن کا ذکر ذیلی دفعہ ۳ کی شقوق (سی) اور (ڈی) میں کیا گیا ہے

(۵) نامزد کرنے والی کمیٹیوں کی مدت تین سال ہوگی۔ شرط یہ ہے کہ کوئی رُکن مسلسل دو مرتبہ سے زائد رُکن نہیں بن سکے گا۔

(۶) نامزد کرنے والی کمیٹیوں کے طریقہ کار وہی ہوں گے جن کی صراحت (Vested power) کی ہوگی۔

(۷) ایسی ہی دوسری نام زد کرنے والی کمیٹیاں ہوسکتی ہیں جن کو یونیورسٹی کی کسی دوسری اتھارٹی نے مناسب تصور کرتے ہوئے مختلف اتھارٹیز اور یونیورسٹی کے دوسرے اداروں میں افراد کے تقرر کی سفارش کے واسطے تشکیل کی ہوں۔

25- مختلف مختار اداروں کی جانب سے کمیٹیوں کا تقرر: (A oippment of Committees by certain Authorities)

(۱) سینیٹ، سنڈیکیٹ، اکیڈمک کونسل اور دوسری اتھارٹیز وقتاً فوقتاً ایسی قائمہ، اسپیشل یا مشاورتی کمیٹیاں مقرر کرسکتی ہیں جن کو وہ مناسب سمجھتی ہوں اور ان کمیٹیوں میں ایسے افراد کو شامل کرسکتی ہیں جو ان اتھارٹیز کے رُکن نہ ہوں جو کمیٹیاں مقرر کر رہی ہوں۔

(۲) اُن اتھارٹیز جن کے دستور، فرائض اور اختیارات کے بارے میں اس فرمان میں کوئی مخصوص شرط نہ ہو، وہ وہی ہوگی جن کی قوانین اور ضابطوں میں صراحت(Vested power) کی جائے گی۔

بابِ پنجم (Chapter V)

قوانین، قواعد وضوابط: (Statutes, Regulations and Rules)

26- قوانین: (Statutes)

(۱) فرمان کی دفعات کے بموجب ذیل میں سے کسی یا جملہ امور میں باقاعدگی پیدا کرنے یا ہدایت کرنے کے لئے قوانین بنائے جائیں گے اور سرکاری جریدہ میں شائع کیے جائیں گے یعنی:

اے) وائس چانسلر کی جانب سے جو سالانہ رپورٹ سینیٹ کو پیش کی جائے گی اس کے متن اور اسلوب کی تیاری۔

بی) یونیورسٹی کی فیس اور دیگر واجبات

سی) یونیورسٹی کے ملازمین کی پنشن، بیمہ، گریجویٹی، پراویڈنٹ فنڈ اور بنی وولنٹ فنڈ کا دستور۔

ڈی) یونیورسٹی کے افسروں، اساتذہ اور دیگر ملازمین کے مشاہروں کے اسکیل اور ملازمت کی دوسری شرائط وضوابط۔

ای) رجسٹرڈ گریجویٹس کے رجسٹر کا اہتمام۔

ایف) تعلیمی اداروں کا الحاق اور عدم الحاق اور متعلقہ امور

جی) تعلیمی اداروں کو یونیورسٹی کی مراعات سے مستفید ہونے کا حق دینا یا ایسی مراعات کی واپسی

ایچ) کلیوں، شعبوں، اداروں، کالجوں اور دوسری تدریسی ڈویژنوں کا قیام۔

آئی) افسران اور اساتذہ کے اختیارات اور فرائض۔

جے) شرائط جن کے تحت یونیورسٹی دوسرے اداروں یا سرکاری/عوامی تنظیموں سے تحقیق اور مشاورتی خدمات کی خاطر انتظامات میں شریک ہوسکے۔

کے) ایمریٹس پروفیسروں کے تقرر اور اعزازی ڈگریوں کی بخشش کی شرائط۔

ایل)　یونیورسٹی کے ملازمین کی کارکردگی اور نظم وضبط۔

ایم)　تشکیل اور طریقہ کار جس پر عمل پیرا ہوتے ہوئے نامزد کرنے والی کمیٹیاں اس آرڈیننس کی شرائط کے مطابق اپنے فرائض انجام دیں۔

این)　تشکیل اور طریقہ کار جس پر سرچ کمیٹی، وائس چانسلر کے تقرر کے لئے عمل پیرا ہوگی۔

او)　یونیورسٹی کی اتھارٹیز کی تشکیل، فرائض اور اختیارات اور

پی)　وہ دیگر جملہ امور جن کی اس فرمان میں صراحت کی گئی ہو یا صراحت کی جائے یا قوانین سے منضبط کئے جائیں۔

(۲)　سنڈیکیٹ قوانین کا مسودہ تجویز کرے گی اور سینیٹ کے سامنے پیش کرے گی جو اس کو منظور کرے یا ایسی ترمیمات کے ساتھ جن کو سینیٹ مناسب سمجھتی ہے پاس کرے یا اُسے سنڈیکیٹ کو واپس بھیج دے، جو بھی صورت ہو، تاکہ مجوزہ مسودہ پر دوبارہ غور کیا جائے۔ شرط یہ ہے کہ ذیلی دفعہ (۱) کی شقوں (اے) اور (کے) میں مذکور کسی معاملے سے متعلق قوانین کو سینیٹ، سنڈیکیٹ کی رائے معلوم کرنے کے بعد شروع اور منظور کرے گی۔

مزید برآں سینیٹ ایک قانون پیش کر سکتی ہے جو اس کے کسی دائرہ اختیار کے معاملے سے متعلق ہو یا جس کے بارے میں قانون اس فرمان کی شرائط کے مطابق بنایا جائے اور ایسے قانون کو سنڈیکیٹ کی رائے معلوم کر لینے کے بعد منظور کر لیا جائے۔

27- ضوابط (Regulations)

(۱)　اس فرمان اور قوانین کی شرائط کے مطابق اکیڈمک کونسل ذیل کے تمام یا کسی ایک معاملے میں ضابطہ بنائے گی جو سرکاری گزٹ میں شائع ہوں گے یعنی

اے)　یونیورسٹی کی ڈگریوں، ڈپلوموں اور سرٹیفکیٹوں کے واسطے نصابِ تعلیم

بی)　وہ طریقہ جس کے ذریعہ دفعہ ٦ کی ذیلی دفعہ (۱) میں مذکور تدریس کا انتظام اور اہتمام کیا جائے گا۔

سی)　یونیورسٹی میں طلبا کے داخلے اور اخراج۔

ڈی)　وہ شرائط جن کے تحت طلبا کو یونیورسٹی کے نصابوں اور امتحانوں میں داخلہ دیا جائے گا اور وہ ڈگریوں، ڈپلوموں اور سرٹیفکیٹوں کے حصول کے مستحق قرار پائیں گے۔

ای)　امتحانات کا انتظام۔

ایف)　وہ شرائط جن کے تحت کوئی شخص آزادانہ تحقیق کرتے ہوئے ڈگری کا حق دار ہوگا۔

جی)　فیلوشپس، وظائف، تعلیمی وظائف، تمغے جات اور انعامات کا تعین۔

ایچ)　کتب خانے (لائبریری) کا استعمال۔

آئی)　کلیوں، شعبوں اور بورڈ آف اسٹڈیز کی تشکیل اور

جے)　وہ تمام دیگر معاملات جو اس فرمان یا قوانین کے تحت ضابطوں کے ذریعے بیان کئے جائیں۔

(۲)　اکیڈمک کونسل ضابطے تجویز کرے گی جو سینیٹ کو بھیجے جائیں گے جو ان کو منظور کرے گی یا منظوری روک لے گی یا نظر ثانی کے لئے انہیں اکیڈمک کو بھیج دے گی۔ اکیڈمک کونسل کا تجویز کردہ ضابطہ اس وقت تک نافذ نہیں ہوگا تاوقتیکہ وہ سینیٹ کی منظوری حاصل نہ کر لے۔

(۳)　ان معاملات سے جن کا ذکر ذیلی شقوق (جی) اور (آئی) میں ہے یا اتفاقی امور سے متعلق ضوابط سنڈیکیٹ کی پیشگی منظوری کے بغیر سینیٹ کو نہیں بھیجے جائیں گے۔

28- **قوانین اور ضوابط میں ترمیم اور ان کی تنسیخ(Amendment and repeal of Statutes and Regulations)**

قوانین اور ضوابط میں اضافہ، ترمیم یا منسوخی کا طریقہ وہی ہوگا جو ان قوانین اور ضوابط کی ترتیب وتشکیل کیلئے علی الترتیب بیان کیا جاچکا ہے۔(باب ا)

29- **قواعد:(Rules)**

(ا) یونیورسٹی کی اتھارٹیز اور دوسرے ادارے، فرمان قوانین یا ضوابط سے ہم آہنگ، یونیورسٹی کے کسی ایسے معاملے کو منضبط کرنے کے لئے قواعد بنائیں گے اور ان کو سرکاری جریدہ میں شائع کریں گے جن کا تذکرہ فرمان میں نہیں ہے یا جس کو منضبط کرنے کی ضرورت قوانین یا ضوابط میں نہ سمجھی گئی نیز کاروبار چلانے، اجلاسوں کے اوقات اور مقامات اور دیگر متعلقہ امور کو منظم کرنے کے قواعد۔

(۲) قواعد سنڈیکیٹ کی منظوری کے بعد موثر ہوسکیں گے۔

باب ششم(Chapter VI)

یونیورسٹی فنڈ(University Fund)

30- **یونیورسٹی فنڈ(University Fund)**

یونیورسٹی کا ایک فنڈ ہوگا جس میں فیسوں، جرمانوں، عطیوں، اوقاف، ورثوں، ہبہ، چندوں گرانٹس اور دوسرے ذرائع سے ہونے والی اس کی آمدنی جمع کی جائے گی۔

31- **(تنقیحات اور حسابات)(Audits and Accounts)**

(ا) یونیورسٹی کے حسابات اسی صورت اور اسی طریقے سے رکھے جائیں گے جن کی صراحت کردی گئی ہو۔

(۲) تدریسی شعبے اور وہ تمام دوسرے ادارے جن کو سنڈیکیٹ قوانین کی رو سے یونیورسٹی کے آزاد مراکز مصارف (Cost Centres) قرار دے دے۔ ان کے سربراہ کو اپنے مختص کردہ بجٹ سے خرچ کی منظوری دینے کا اختیار ہوگا۔ اگر شرط یہ ہے کہ خرچ کی ایک مد سے دوسرے مد میں باز تخصیص، مرکز مصارف کے سربراہ کی جانب سے قوانین کے مطابق اور شرائط کی حد کے اندر ہونا چاہیے۔

(۳) وہ تمام فنڈز جو کسی تدریسی شعبے، مشمولہ کالج یا یونیورسٹی کی کسی اور اکائی نے مشاورت، تحقیق یا کسی اور خدمت کے عوض حاصل کئے ہوں یونیورسٹی کے فنڈ میں جمع کرائے جائیں گے۔ شرط یہ ہے کہ تدریسی شعبہ، مشمولہ کالج یا کوئی دوسری متعلقہ اکائی کو یہ اجازت دے دی جائے کہ وہ اپنے مختص کردہ بجٹ کو اُس فنڈ کے ایک جزو کے مساوی، صراحت کردہ شرائط کے مطابق بڑھالے۔

(۴) یونیورسٹی کے فنڈز سے کوئی خرچ اس وقت تک نہیں کیا جائے گا جب تک کہ ادائیگیوں کے بل متعلقہ مرکزِ مصارف کے سربراہ کی طرف سے جاری نہ کئے گئے ہوں اور خازن نے توثیق نہ کردی ہو کہ ادائیگی، مرکزِ مصارف کے منظور کردہ بجٹ میں فراہم کی گئی ہے اور مرکز کی اتھارٹی کو مد میں باز تخصیص کا اختیار حاصل ہے۔

(۵) یونیورسٹی کے مالیات کے داخلی تنقیح کے انتظامات کئے جائیں گے۔

(۶) کسی دوسرے نافذ العمل قانون کے تحت حکومت کے مقرر کردہ آڈیٹر کی تنقیحی ضروریات کو کسی خطرے میں ڈالے بغیر، یونیورسٹی کے سالانہ حسابات کے آڈٹ شدہ گوشوارے سے عام طور پر قبول شدہ حسابی اُصولوں(GAAP) کے مطابق چارٹرڈ اکاؤنٹس کی کوئی معروف فرم تیار کرے گی اور ٹریژرار اس پر دستخط کرے گا۔ سالانہ حسابات کو تنقیح شدہ گوشوارہ جو اس طرح تیار کیا جائے گا آڈیٹر جنرل آف پاکستان کو ملاحظہ کرنے کے لئے بھیجا جائے گا۔

(۷) آڈیٹر جنرل آف پاکستان کے مشاہدات، اگر کوئی ہوں تو ان پر ٹریژرار کی تشریحات کے ہمراہ سنڈیکیٹ غور کرے گی اور مالی سال کے اختتام کے چھ ماہ کے اندر اندر اس کو سینیٹ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

بابِ ہفتم (Chapter VII) عام شرائط (General Provisions)

32-اظہارِ وجوہ کا موقع (Opportunity to show cause)

ماسوائے بصورتِ دیگر یونیورسٹی کا کوئی افسر، استاد، یا کوئی اور ملازم جو ایک مستقل عہدے پر متعین ہو اس کے عہدے میں نہ تو کوئی کمی کی جائے گی یا ہٹایا یا جبری طور پر ملازمت سے ریٹائر کیا جائے گا تاوقتیکہ اُسے اس کے خلاف کی جانے والی مجوزہ کارروائی کے بارے میں اظہارِ وجوہ کا مناسب موقع نہ فراہم کر دیا گیا ہو۔

33- سنڈیکیٹ اور سینیٹ سے اپیل:(Appeal to the Syndicate and the Senate)

یونیورسٹی کے کسی افسر، استاد یا ملازم کو سزا دینے یا اس کی شرائط ملازمت کو تبدیل کرنے یا اس کو نقصان پہنچانے والی تشریح کرنے کا حکم جاری کیا گیا ہو تو اگر یہ حکم وائس چانسلر کے علاوہ یونیورسٹی کے کسی افسر یا اُستاد نے جاری کیا ہو تو اس حکم کے خلاف سنڈیکیٹ میں اپیل کرنے کا حق ہوگا اور جہاں حکم وائس چانسلر کی جانب سے جاری کیا گیا ہو، تو سینیٹ میں اپیل کرنے کا حق ہوگا۔

34- یونیورسٹی کی ملازمت: (Service of the University)

وہ تمام افراد جن کو یونیورسٹی نے ملازمت کی ان شرائط وضوابط کے مطابق جو قانون میں بیان کی گئی ہیں ملازم رکھا گیا ہے، وہ کسی ایسی عدالت یا عدالتِ انصاف (ٹریبونل) کے مقاصد کے لئے جن کا قیام قانون ''اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور ۱۹۷۳ء کے فقرہ ۲۱۲ کے تحت عمل میں آرہا ہو'' حکومت پاکستان کے ملازم تصور ہوں گے۔ بشرطیکہ جو لوگ عام طور پر حکومتِ پاکستان کی ملازمت میں ہوں یا ان کے ہم پلہ ملازمت پر ان کی ملازمت کی شرائط وضوابط کی کسی شق کے باوجود ان پر کلیتاً یونیورسٹی قوانین کی طے کردہ شرائط وضوابط کا اطلاق ہوگا۔

(۲) یونیورسٹی کا ایک افسر، استاد، یا کوئی اور ملازم اس عمر یا مدت ملازمت پر پہنچنے پر ریٹائر ہو جائے گا جس کی صراحت کر دی گئی ہو۔

35- فوائد اور بیمہ: (Benefits and Insurance)

(۱) یونیورسٹی اپنے افسران، اساتذہ اور دوسرے ملازمین کے فائدے کے لئے بعد از ملازمت فوائد کے حصول کے لئے نیز دورانِ ملازمت صحت اور بیمے کے لئے تجویز کردہ اسکیمیں شروع کرے گی۔

(۲) جہاں اس فرمان کے تحت کوئی پراویڈنٹ فنڈ قائم کیا گیا تو اس پر گورنمنٹ فنڈز ایک 1965 (XIX آف 1925) کی دفعات کا اس طرح اطلاق ہوگا گویا یہ گورنمنٹ پراویڈنٹ فنڈ تھا۔

36- اتھارٹی کے اراکین کی میعادِ ملازمت کا آغاز: (Commencement of term of office of members of Authority)

(۱) جب کسی نئی تشکیل شدہ اتھارٹی کا کوئی رکن منتخب، مقرر یا نامزد ہو جاتا ہے تو اس فرمان کے تحت، اس کے عہدے کی میعاد اس دن سے شروع ہوگی جس کا تعین کیا جائے گا۔

(۲) جب کسی رُکن نے کوئی اور ذمہ داری قبول کر لی یا اسی قسم کے کسی دوسرے سبب سے یونیورسٹی سے غیر حاضر رہتا ہے جس کی مدت چھ ماہ سے کم نہیں ہوتی تو یہ باور کیا جائے گا کہ اس نے استعفیٰ دے دیا ہے اور اپنا عہدہ چھوڑ رہا ہے۔

37- اتھارٹیز میں عارضی آسامیوں پر بھرتی (Filling of causual vacancies in Authorities)

اتھارٹی کے اراکین میں سے کسی کی عارضی خالی جگہ جس قدر جلد آسانی سے ممکن ہو سکے اُس فرد، افراد یا ادارے کی جانب سے پُر کی جائے گی جس نے اس رُکن کو منتخب، نامزد یا مقرر کیا تھا جس کی جگہ خالی ہوئی ہو اور خالی جگہ پر منتخب، مقرر یا نامزد ہونے والا فرد اس اتھارٹی کا رُکن صرف اس بقیہ مدت کے لئے ہوگا جس پر وہ فرد جس کی خالی جگہ اس نے پُر کی ہو، رُکن رہتا۔

38- اتھارٹیز کی تشکیل میں نقائص (Flaws in the constitution of Authorities)

جہاں اس فرمان، قوانین یا ضوابط کے تحت تشکیل دی جانے والی کسی اتھارٹی کے دستور میں کوئی نقص باین وجہ کہ حکومت میں کسی مخصوص عہدے کے خاتمے، یا یونیورسٹی سے باہر کسی تنظیم، ادارے یا کسی اور عنصر کی برخاستگی یا اس کے کام بند کر دینے یا اسی قسم کے کسی اور سبب سے واقع ہو گیا ہو تو اس نقص کو اسی طریقے سے دور کیا جائے گا جس طرح سینیٹ ہدایت کرے گی۔

39- ایسی اتھارٹیز کی کارروائیاں جو اسامیوں کے خُلو پر غیر موثر نہ ہوں:

(Proceedings of Authorities not invalidated by the vacancies)

کسی اتھارٹی کا کوئی کام، قرارداد یا فیصلہ اس سبب سے غیر موثر نہیں ہوگا کہ اس اتھارٹی میں کام کرنے اس کو جاری رکھنے یا تخلیق کرنے والی اسامی خالی رہی یا اتھارٹی کے کسی حقیقی رُکن کی عدم قابلیت یا انتخاب، تقرر یا نامزدگی میں بے ضابطگی رہی، خواہ وہ رُکن حاضر ہو یا غیر حاضر۔

40- اولین قوانین وضوابط (First Statutes and Regulations)

اس آرڈیننس میں کوئی امر متضاد ہونے کے باوجود صدرِ پاکستان اولین قوانین اور ضوابط کا اعلان کریں گے جن کو وہ قوانین اور ضوابط سمجھا جائے گا جو دفعہ ۲۶ اور ۲۷ کے تحت وضع کئے گئے ہیں اور جو اس وقت تک نافذ العمل رہیں گے۔ تاوقتیکہ ان میں ترمیم یا بدل پذیری نہ ہو یا اس وقت تک جبکہ فرمان کی شرائط کے مطابق نئے قوانین وضوابط وضع نہ کر لئے جائیں۔

41- ابتدائی تقررات (Initial Appointments)

(۱) فرمان میں کوئی تضاد ہونے کے باوجود، پہلی سینیٹ کے اراکین کا یونیورسٹی کے دو اساتذہ کے علاوہ تقرر اراکین کی اس تعداد اور معیار کے مطابق کرے گا جس کی صراحت فرمان میں کر دی گئی ہے۔ اس طرح کی تشکیل شدہ پہلی سینیٹ جس قدر ممکن ہوگا یونیورسٹی کے اساتذہ کی بھرتی اور سنڈیکیٹ اور اکیڈمک کونسل کے اراکین کے تقرر کی کارروائی اس فرمان کی شرائط کے مطابق کرے گی۔ یونیورسٹی کے دو اساتذہ جن کا تقرر پہلی سینٹ میں ہوتا ہے ان کا تقرر یونیورسٹی کے اساتذہ کے تقرر کی کارروائی کے طریقہ کار کے مطابق منضبط ہوتے ہی فوراً کر دیا جائے گا۔ تقرر کی معیاد جس کا ذکر دفعہ ۱۷ کی ذیلی (۴) میں کیا گیا ہے، تا کہ باوجود پہلی سینیٹ میں بلحاظ عہدہ اراکین کے علاوہ ایک تہائی تعداد کی مدت کا تعین قرعہ اندازی سے کیا جائے گا جو چانسلر کی جانب سے تقرر کی تاریخ سے ایک سال پورا ہو جانے کے بعد ریٹائر ہو جائے گی۔ بلحاظ عہدہ اراکین کے علاوہ پہلی سینیٹ کے باقی اراکین کی نصف تعداد کا تعین قرعہ اندازی سے کیا جائے گا، جو تقرر کی تاریخ سے دو سال پورے ہونے پر ریٹائر ہو جائیں گے اور بقیہ نصف، بلحاظ عہدہ اراکین کے علاوہ تیسرے سال کے ختم ہونے پر اپنے عہدے سے ریٹائر ہو جائے گی۔

(۲) فرمان میں کسی امر میں تضاد پانے کے باوجود جہاں تک یونیورسٹی کی تشکیل کے اعلان کا تعلق ہے اس کے بعد چانسلر کی جانب سے پہلے وائس چانسلر کا تقرر تین سال کی مدت کے لئے کیا جائے گا۔

42- مشکلات کا ازالہ (Removal of Difficulties)

(ا) اگر فرمان کی کسی شرط کی تشریح کے بارے میں کوئی سوال اُٹھتا ہے تو وہ چانسلر کے سامنے پیش کیا جائے گا جن کا فیصلہ اس بارے میں قطعی ہوگا۔

(۲) اگر فرمان کی کسی شرط کے نفاذ میں کوئی مشکل پیش آتی ہے تو چانسلر سینیٹ کی رائے معلوم کر لینے کے بعد کوئی ایسا حکم صادر کرے گا جو اس کے خیال میں مشکل کو دور کرنے کے لئے ضروری ہو، بشرطیکہ وہ فرمان کی شرائط کے خلاف نہ ہو۔

(۳) جہاں فرمان میں کسی کام کے کرنے کی گنجائش تو نکلتی ہو مگر یہ گنجائش ناکافی ہو جس سے نہ تو اتھارٹی کا پتہ چل سکے اور نہ کون، کس وقت اور کسی طریقے سے اس کام کو کیا جائے گا۔ تب چانسلر سینیٹ کی رائے معلوم کر لینے کے بعد ہدایت کرے گا کہ یہ کام فلاں اتھارٹی، فلاں وقت اور فلاں طریقے سے انجام دے گی۔

43- حدِ اختیار میں رکاوٹ:(Bar of Jurisdiction)

کسی عدالت کو اختیار نہیں ہوگا کہ وہ کسی ایسی کارروائی کی سماعت کرے، حکم امتناعی جاری کرے یا کوئی اور حکم دے جو کسی ایسے معاملے سے متعلق ہو جو اس فرمان کے تحت نیک نیتی سے کیا گیا ہو یا اس مقصد سے کیا جاتا یا ایسا منشا ہوتا۔

44- برّیت (Indemnity)

اس فرمان کے تحت کوئی مقدمہ یا قانونی کارروائی حکومت، یونیورسٹی یا کسی اتھارٹی افسر، حکومت یا یونیورسٹی کے ملازم یا کسی ایسے شخص کے خلاف قانونی چارہ جوئی نہیں ہوگی جو اس فرمان کے تحت کسی ایسے معاملے سے متعلق ہو جو نیک نیتی کے ساتھ کیا گیا ہو یا اسی مقصد سے کیا جاتا یا ایسا منشا ہوتا۔

45- افسروں، اساتذہ یا ملازمین کو کسی حکومت یا ادارے میں خدمت کے حکم دینے کا اختیار: (Power to require officers teachers or employees to serve under any Government or Organization)

(ا) فرمان میں کسی تضاد کے باوجود:

اے) سینیٹ، سنڈیکیٹ سے مشورہ کر لینے کے بعد، مفادِ عامہ کے تحت، کسی بھی افسر، یونیورسٹی کے استاد یا یونیورسٹی کے کسی دوسرے ملازم کو حکومت یا دوسری یونیورسٹی یا کسی تعلیمی ادارے میں کسی دوسری اسامی پر کام کرنے کی ہدایت کر سکتی ہے اور افسر، استاد یا کسی دوسرے ملازم پر اس ہدایت کی تعمیل لازمی ہوگا اور

بی) سینیٹ، سنڈیکیٹ کے مشورے پر یہ ہدایت کر سکتی ہے کہ یونیورسٹی کی کسی بھی اسامی کو کسی سرکاری یا کسی دوسری یونیورسٹی یا کسی یا تحقیقی ادارے کے ملازم کے تقرر سے پُر کر لیا جائے۔

(۲) جہاں اس دفعہ کے تحت کوئی تقرر یا تبادلہ کیا جاتا ہے وہاں تقرر کردہ یا منتقل الیہ کی شرائطِ ملازمت اس تقرر یا تبادلے سے کم مفید نہ ہوں گی جو اس کو اس تقرر یا تبادلے سے عین قبل حاصل ہوں گی اور وہ اپنی خدمات کے عہدے کے جملہ فوائد کا مستحق ہوگا۔

جنرل پرویز مشرف
صدر

مسٹر جسٹس، منصور احمد
سیکریٹری

باب دوم (Chapter 2)

قانونِ اوّل

(وفاقی اُردو یونیورسٹی کے آرڈیننس کی دفعہ 26 و دفعہ 40 میں دیئے گئے اختیارات کے تحت)

(THE FIRST STATUTES)

کلیات و شعبہ جات (Faculties and Teaching Department)

بمطابق دفعہ (h)(1)26

Under Sec. 26(1)(h) of Federal Urdu University Ordinance CXIX 2002

1۔ کلیات (Faculties)

(الف) کلیہ فنون (Faculty of Arts) (ب) کلیہ سائنس و ٹیکنالوجی (Faculty of Science & Technology)

(ج) کلیہ کاروباری نظمیات تجارت و معاشیات (Faculty of Business Administration, Commerce and Economics)

(د) کلیہ انجینئرنگ (Faculty of Engineering) (ہ) کلیہ ادویہ (Faculty of Pharmacy)

(و) کلیہ قانون (Faculty of Law)

2۔ (الف) کلیاتی کونسل دفعہ (16 (b)(vi) (The Faculty Council) (بورڈ آف فیکلٹی)

کلیاتِ فنون، سائنس و ٹیکنالوجی، فارمیسی، انجینئرنگ، نظمیاتِ کاروبار، تجارت و معاشیات ہر ایک ذیل پر مشتمل ہوگی۔

(i) رئیس کلیہ (Dean)

(ii) شعبہ کا صدر و تمام پروفیسرز

(iii) ایک لیکچرار، ایک اسسٹنٹ پروفیسر اور ایک ایسوسی ایٹ پروفیسر، ہر ڈیپارٹمنٹ سنیارٹی کی بنیاد پر ان کا (روٹیشن) میں یعنی باری باری تقرر کرے گا۔

(iv) زیادہ سے زیادہ تین اساتذہ جنہیں ان کے مضمون میں خصوصی قابلیت کی بنیاد پر اکیڈمک کونسل اور وائس چانسلر ضروری خیال کرے۔

(ب) رئیس کلیہ: (Dean)

(i) ہر کلیہ کا ایک ڈین (رئیس کلیہ) ہوگا جو فیکلٹی کونسل کا چیئرمین اور کنوینر ہوگا۔

(ii) رئیس کلیہ تین (۳) سال کیلئے فیکلٹی کے تین سینئر پروفیسروں میں سے ہوگا جس کے تقرر کی منظوری وائس چانسلر کی سفارش پر سینیٹ دے گی۔

(iii) رئیس کلیہ اپنے اختیارات استعمال کرے گا اور فرائض انجام دے گا جو بیان کئے گئے ہیں۔

(iv) رئیس کلیہ کے لئے کوئی موزوں امیدوار موجود نہ ہونے کی صورت میں وائس چانسلر مستقل اساتذہ میں سے پروفیسر درجے کے کسی اُستاد کو عارضی رئیس کلیہ مقرر کرے گا جو مستقل تقرری تک رئیس کلیہ کے اختیارات استعمال کرے گا۔

3۔ تدریسی شعبہ جات (Teaching Departments)

(i) ہر مضمون کا ایک تدریسی شعبہ ہوگا یا مضامین کے گروپ کا بھی تدریسی شعبہ ہوگا جیسا کہ ضابطے میں وضاحت کی جائے اور ہر تدریسی شعبہ کی سربراہی کے فرائض چیئرمین انجام دے گا۔

(ii) تدریسی شعبہ کے چیئرمین اور ادارے کے ڈائریکٹر کا تقرر تین سال کے لئے تین سینئر ترین پروفیسروں یا تین سینئر ترین ایسوسی ایٹ پروفیسروں میں سے وائس چانسلر کی سفارش پر سنڈیکیٹ کرے گی۔ شعبہ میں جہاں پروفیسر اور ایسوسی ایٹ پروفیسر موجود نہ ہوں وہاں فیکلٹی کا ڈین شعبہ کی دیکھ بھال کرے گا۔

جبکہ شعبہ کا سینئر ترین استاد اُس کی اعانت کرے گا اور شعبہ کا انچارج ہوگا۔

(iii) چیئر مین اُمور، شعبہ کی منصوبہ بندی کرے گا، منظم کرے گا اور اعانت کرے گا، اپنے شعبے سے متعلق ڈین کو جوابدہی کا ذمہ دار ہوگا۔

4۔ شعبہ جاتی کونسل (The Departmental Council) (بورڈ آف اسٹڈیز) بمطابق دفعہ 16(b)(vii)

(ا) ہر مضمون کی علیحدہ ایک شعبہ جاتی کونسل ہوگی یا مضامین کا گروپ جیسا کہ ضابطے میں وضاحت کی جائے۔

(۲) ہر شعبہ جاتی کونسل مشتمل ہوگی۔

(i) شعبہ کا چیئر مین

(ii) تدریسی شعبہ کے تمام پروفیسرز وایسوسی ایٹ پروفیسرز

(iii) متعلقہ تدریسی شعبہ کا ایک اسسٹنٹ پروفیسر اور ایک لیکچرار بلحاظ سنیارٹی باری باری بذریعہ روٹیشن (Rotation)۔

(iv) شیخ الجامعہ کے مقرر کردہ دو (۲) ماہرِ مضمون۔

ایسی صورت میں جبکہ مضامین شعبہ میں پڑھائے جاتے ہوں یا یونیورسٹی کے قائم کردہ ملحقہ کالج میں بھی پڑھائے جاتے ہوں جیسے قانون، تجارت، سماجی بہبود، ابلاغِ عامہ، ارضیات وغیرہ شعبہ جاتی کونسل ذیل پر مشتمل ہوگی۔

(الف) یونیورسٹی کے تدریسی شعبہ کا چیئر مین۔

(ب) تدریسی شعبہ کے تمام پروفیسرز اور ایسوسی ایٹ پروفیسرز۔

(ج) ایک اسسٹنٹ پروفیسر، ایک لیکچرار بلحاظ سنیارٹی بذریعہ روٹیشن (Rotation)۔

(د) شیخ الجامعہ کی جانب سے دو (۲) ماہرِ مضمون۔

ایسی صورت میں وہ پیشہ ورانہ مضامین جو صرف الحاقی کالجوں میں پڑھائے جاتے ہوں اور یونیورسٹی میں نہ پڑھائے جاتے ہوں، جیسے طب، ہوم اکنامکس وغیرہ شعبہ جاتی کونسل ذیل پر مشتمل ہوگی۔

(الف) کالجوں سے متعلق پرنسپل

(ب) سنڈیکیٹ کے مقرر کردہ تین (۳) کالج کے اساتذہ۔

(ج) شیخ الجامعہ کے مقرر کردہ دو (۲) ماہرِ مضمون۔

5۔ گریجویٹ اینڈ ریسرچ مینجمنٹ کونسل (GRMC)(بورڈ آف ایڈوانس اسٹڈیز) بمطابق دفعہ (16(b

(ا) گریجویٹ اینڈ ریسرچ مینجمنٹ کونسل مشتمل ہوگی:

(i) شیخ الجامعہ

(ii) رئیس کلیات

(iii) سنڈیکیٹ کے تقرر کردہ تین (۳) یونیورسٹی پروفیسرز۔

(iv) اکیڈمک کونسل کے مقرر کردہ ۳ یونیورسٹی اساتذہ جو ہائر ایجوکیشن کمیشن (HEC) کے معیار کے مطابق تحقیقی قابلیت کے حامل ہوں۔

(v) ایمرطس پروفیسر۔

(۲) گریجویٹ اینڈ ریسرچ مینجمنٹ کونسل (GRMC) کے ممبران کی مدت علاوہ بلحاظ عہدہ تین سال ہوگی۔

(۳) کوئی ایسا استاد جو اُردو یونیورسٹی میں ایم فل / پی ایچ ڈی کے امیدوار کی حیثیت سے رجسٹرڈ ہو کونسل کی کاروائی میں حصہ نہ لے گا۔

6۔ تقررات، ترقی، جائزے اور عہدہ جاتی ترقی کی کمیٹیاں برائے تدریسی و غیر تدریسی عمال (سلیکشن بورڈ)

(The recruitment, Development, Evaluation and promotion Committees for teachers and other staff)

بمطابق دفعات 16(b)(ii) و 26(1)(o)

(ا) کمیٹی مشتمل ہوگی:

(i) شیخ الجامعہ (چیئرمین)

(ii) چیئرمین ہائر ایجوکیشن کمیشن کا نامزد کردہ رُکن / نمائندہ۔

(iii) رئیس کلیہ (متعلقہ)

(iv) صدرِ شعبہ (متعلقہ) / سربراہ (Departmental Head)

(v) سنڈیکیٹ کی مقرر کردہ دو (۲) مشہور شخصیات (یونیورسٹی ملازم نہ ہوں)

(vi) دو ماہرِ مضمون

(۲) دفعہ (ا) کی ذیلی دفعہ (v) کے ممبران کی مدتِ تقرر ۲ (دو) سال ہوگی۔

(۳)(الف) پروفیسر اور ایسوسی ایٹ پروفیسر کے تقرر کے لئے کورم چار (۴) ممبران پر مشتمل ہوگا جبکہ دوسرے اساتذہ کے تقرر کے لئے کورم تین (۳) ممبران کا ہوگا۔

(۳)(ب) غیر تدریسی عمال و افسران کے تقرر کیلئے کمیٹی دفعہ (ا)6 کے اراکین (i)،(ii), (iv) اور (v) کے ایک رُکن پر مشتمل ہوگی، جبکہ ایک ماہر (Expert) شیخ الجامعہ کا نامزد کردہ ہوگا۔

7۔ فنانس اور پلاننگ کمیٹی (Finance and Planning Committee)

(ا) فنانس اور پلاننگ کمیٹی مشتمل ہوگی:

(i) شیخ الجامعہ چیئرمین

(ii) سینیٹ کا ایک رُکن جس کا سینیٹ تقرر کرے گا۔

(iii) سنڈیکیٹ کا ایک رُکن جس کا سنڈیکیٹ تقرر کرے۔

(iv) یونیورسٹی کے دو (۲) رئیس کلیہ جنہیں شیخ الجامعہ نامزد کرے۔

(v) ایک رُکن جسے ہائر ایجوکیشن کمیشن نامزد کرے۔

(vi) ٹریژرار۔

(vii) ناظمِ امتحانات

(۲) ممبران کے تقرر کی مدت تین (۳) سال ہوگی۔

(۳) فنانس اینڈ پلاننگ کمیٹی کے اجلاس کا کورم کُل تعداد کے نصف ممبران ہوں گے۔

8۔ فنانس اینڈ پلاننگ کمیٹی کے وظائف(Functions of the Finance and Planning Committee)

فنانس اور پلاننگ کمیٹی کے وظائف ہوں گے:

(الف) سالانہ گوشوارہ حساب اور سالانہ اور نظر ثانی شدہ بجٹ کے تخمینہ پر غور کرنا اور سنڈیکیٹ کو مشورہ/رائے دینا۔

(ب) یونیورسٹی کی مالی حالت پر وقتاً فوقتاً نظر ثانی کرنا اور سفارشات پیش کرنا۔

(ج) یونیورسٹی کے حسابات، لگی ہوئی رقم، مالیات، ترقی، منصوبہ سے متعلقہ معاملات میں سنڈیکیٹ کو مشورہ دینا اور ongoing project پوزیشن رپورٹ پیش کرنا۔

(د) قانون میں دیئے گئے دیگر وظائف انجام دینا۔

9۔ الحاق کمیٹی(Affiliation Committee)

(ا) الحاق کمیٹی مشتمل ہوگی:

(i) شیخ الجامعہ کا نامزد کردہ پروفیسر جو کمیٹی کا سربراہ ہوگا۔

(ii) دو(۲) پروفیسرز/ایسوسی ایٹ پروفیسرز/جنہیں اکیڈمک کونسل نامزد کرے۔

(iii) الحاق کمیٹی خاص اجلاس کے لئے اندرونی یا بیرونی دو ماہرِ مضمون کمیٹی میں شامل کرسکتی ہے۔

(iv) ناظمِ امتحانات

(۲) الحاق کمیٹی کے ممبران کی مدت تقرر تین سال ہوگی۔

(۳) الحاق کمیٹی کے اجلاس کا کورم کم از کم تین ممبران ہوگا۔

10۔ انضباطی کمیٹی برائے (طلبہ)(Discipline Committee For Students)

(ا) انضباطی کمیٹی مشتمل ہوگی:

(i) شیخ الجامعہ یا ان کی جانب سے نامزد کردہ فرد۔

(ii) دو(۲) پروفیسرز جنہیں اکیڈمک کونسل نامزد کرے۔

(iii) ایک رُکن جسے سنڈیکیٹ نامزد کرے۔

(iv) استاد جو اُمورِ طلباء سے متعلق ہو۔

(v) ناظمِ امتحانات

(vi) رجسٹرار

(۲) بلحاظِ عہدہ ممبران کے علاوہ مدتِ تقرر دو(۲) سال ہوگی۔

(۳) انضباطی کمیٹی کے اجلاس کا کورم چار(۴) اراکین پر مشتمل ہوگا۔

کلیات کووضع کرنے والے شعبہ جات (Departments Constituting the Faculties)

بمطابق دفعہ 26 (1) (h)

بابت قانون اول کی دفعہ 1

(الف) کلیہ فنون (Faculty of Arts) حسب ذیل شعبوں پر مشتمل ہوگا۔

(i)	ابلاغ عامہ	Mass Communication
(ii)	اُردو	Urdu
(iii)	اسلامیات	Islamiat
(iv)	انگریزی	English
(v)	بی ایڈ	B.Ed.
(vi)	بین الاقوامی تعلقات	International Relations
(vii)	تاریخ اسلام	Islamic History
(viii)	تاریخ عام	General History
(ix)	تعلیم	Education
(x)	خصوصی تعلیم	Special Education
(xi)	سماجی بہبود	Social Welfare
(xii)	سندھی	Sindhi
(xiii)	سیاسیات	Political Science
(xiv)	عربی	Arabic
(xv)	قانون	Law
(xvi)	مطالعہ پاکستان	Pakistan Studies
(xvii)	معاشیات	Economics
(xviii)	نفسیات	Psychology

(ب) کلیہ سائنس وٹیکنالوجی (Faculty of Science and Technology) درج ذیل شعبوں پر مشتمل ہوگا۔

(i)	ارضیات	Geology
(ii)	جغرافیہ	Geography
(iii)	حیاتی کیمیا	Biochemistry
(iv)	حیوانیات	Zoology
(v)	خردحیاتیات	Microbiology
(vi)	ریاضیاتی علوم	Mathematical Sciences
(vii)	شماریات	Statistics

Physics	طبیعیات	(viii)
Computer Science & I.T.	کمپیوٹر سائنس و آئی ٹی	(ix)
Chemistry	کیمیاء	(x)
Environmental Science	ماحولیاتی سائنس	(xi)
Botany	نباتیات	(xii)

(ج) کلیہ کاروباری نظمیات، تجارت و معاشیات (Faculty of Business Administration, Commerce and Economics)

۱۔	نظمیات کاروبار	(Business Administration)
۲۔	تجارت	(commerce)
۳۔	معاشیات	(Economics)

(د) کلیہ انجینئرنگ (Faculty of Engineering)

(ہ) کلیہ ادویہ (Faculty of Pharmacy)

۱۔	فن دواسازی	(Pharmaceutics)
۲۔	علم الادویہ	(Pharmacology)
۳۔	ادویاتی نباتات	(Pharmacognosy)
۴۔	ادویاتی کیمیاء	(Pharmaceutical Chemistry)

قانون

Statutes

وفاقی اُردو یونیورسٹی آرڈیننس CXIX of 2002 بمطابق دفعات 16(b)(i) و 26(1)(o)

1- **مختصر عنوان:** (Short Title)

گریجویٹ اینڈ ریسرچ مینجمنٹ کونسل (**The Graduate and Research Management Council**)

2- **آغاز و نفاذ:** (Application and Commencement)

منظوری کے فوری بعد ہوگا۔

(۱) جو درج ذیل اراکین پر مشتمل ہوگی۔

(i) شیخ الجامعہ

(ii) رئیس کلیات

(iii) سنڈیکیٹ کے تقرر کردہ تین (۳) یونیورسٹی ہذا کے پروفیسر

(iv) اکیڈمک کونسل کے مقرر کردہ ۳ یونیورسٹی اساتذہ جو ہائر ایجوکیشن کمیشن (HEC) کے معیار کے مطابق تحقیقی قابلیت کے حامل ہوں۔

(v) ایمرطس پروفیسر

(۲) گریجویٹ اینڈ ریسرچ مینجمنٹ کونسل (GRMC) کے ممبران کی مدت علاوہ بلحاظ عہدہ تین سال ہوگی۔

(۳) کوئی ایسا استاد جو اُردو یونیورسٹی میں ایم فل / پی ایچ ڈی کے امیدوار کی حیثیت سے رجسٹرڈ ہو کونسل کی کاروائی میں حصہ نہ لے گا۔

3- گریجویٹ اینڈ ریسرچ مینجمنٹ کونسل (GRMC) کے وظائف درج ذیل ہوں گے۔

(الف) یونیورسٹی میں تحقیق و اعلیٰ تعلیم کو ترقی دینے کے لئے متعلقہ معاملات میں اتھارٹیز (سینیٹ / سنڈیکیٹ) کو مشورے سے مستفیض کرنا۔

(ب) یونیورسٹی کی تحقیقی اسناد رائج کرنے کے لئے غور و خوض کرنا اور اتھارٹیز کو رپورٹ پیش کرنا۔

(ج) تحقیقی سند تفویض کرنے کے لئے قواعد و ضوابط تجویز کرنا۔

(د) محقق طالبعلموں کے لئے سپروائزر کی منظوری / تقرر / تعین کرنا اور مقالے کے مضمون کو معین کرنا۔

(i) ایم فل / پی ایچ ڈی میں کورس ورک کیلئے پرچہ ترتیب دینے والوں کے نام کی HEC کے قانون کے مطابق منظوری

(ii) تحقیقی مقالوں کے ان ممتحوں کے ناموں کا تعین اور تقرر

(iii) تحقیقی مقالہ جات کے لئے بیرونی ممتحن اور اندرونی ممتحن کی HEC کے قواعد کے مطابق منظوری

(ہ) پرچہ ترتیب دینے والوں اور تحقیقی امتحانات کے ممتحوں کے نام کے پینل کی سفارش شعبہ جاتی کونسل (بورڈ آف اسٹڈیز) کی تجاویز کے تحت کرنا۔

(و) ایسے تمام وظائف کی انجام دہی کرنا جو قوانین میں بیان کئے جائیں

4-ایم فل/ پی ایچ ڈی پروگرام کے داخلے کی درخواست:

(Application to admission in M.Phil/ Ph.D Programme)

۱- طالب علم نے جس مضمون میں ماسٹرز یا اسکے مساوی سند حاصل کی ہو، صرف اُسی مضمون میں ایم فل/ پی ایچ ڈی کر سکے گا۔

۲- ایم فل/ پی ایچ ڈی میں درخواست دینے کا طریقہ کار:

(i) داخلے کی درخواست مقررہ فارم پر دی جائے گی۔

(ii) درخواست متعلقہ مضمون کے صدر شعبہ کو دی جائے گی۔

(iii) GRMC اپنے اجلاس میں زیرِ غور لا کر اُسے منظور یا مسترد کرے گی۔ منظوری کی صورت میں طالب علم کو آگاہ کرے گی

(iv) تمام شرائط کی تکمیل پر داخلے کی منظوری دے دی جائے گی اور مقررہ فیس طالب علم سے وصول کی جائے گی۔

۳- ایم فل یا اس کے مساوی اسناد میں داخلے کے لئے تمام طالب علموں کا GRE کے مساوی ٹیسٹ لیا جائے گا یہ ٹیسٹ HEC بذریعہ نیشنل ٹیسٹنگ سروس (NTS) منعقد کرے گی۔ یہ ٹیسٹ درج ذیل درجات کے لئے علیحدہ ہونگے۔

(i) سوشل سائنسز (Social Sciences)

(ii) انجینئرنگ، ریاضیاتی علوم (Mathematics)، طبیعیات (Physics)، کمپیوٹر (Computer)، معاشیات (Economics)، تجارت (Commerce)، حسابات اور کاروباری نظمیات

(iii) میڈیسن اور ویٹرنری سائنسز (Medicine & Veternary Sciences)

(iv) زراعت (Agriculture)

(v) حیاتیاتی سائنسز (Biological Sciences)

۴- تمام طلباء وہ جو ۳۰ ستمبر ۲۰۰۶ء کے بعد ایم فل میں داخلے کے خواہشمند ہیں انہیں داخلے سے قبل یہ ٹیسٹ پاس کرنا ہوگا۔

۵- نئے طلبا کے پی ایچ ڈی میں داخلے کے لئے یا اپ گریڈیشن/ Conversion کے لئے جو پہلے سے ہی ایم فل میں داخل ہیں اور پی ایچ ڈی میں منتقل ہونا چاہتے ہیں انہیں بین الاقوامی GRE ٹیسٹ 60 فیصد مارکس کے ساتھ پاس کرنا ضروری ہے۔

(الف) درج ذیل مضامین میں بین الاقوامی GRE (مضمون) ٹیسٹ مہیا ہیں جن کا طالب علموں کو پاس کرنا لازمی ہے۔

۱- حیاتی کیمیا (Bio-Chemistry)

۲- حیاتیات (Biology)

۳- کیمیا (Chemistry)

۴- کمپیوٹر سائنس (Computer Science)

۵- انگریزی ادب (Literature in English)

۶- ریاضیاتی علوم (Mathematical Sciences)

۷- طبیعیات (Physics)

۸- نفسیات (Psychology)

(ب) اُن مضامین میں جن میں GRE ٹیسٹ مہیا نہیں ہیں متعلقہ یونیورسٹی اپنے طور پر منعقد کرے گی۔ جس میں ہائر ایجوکیشن کمیشن (HEC) سے منظور شدہ دو (۲) پی ایچ ڈی سپروائزر بطور بین الاقوامی ممتاز ماہر شامل ہوں گے۔ اس طرح کے ٹیسٹوں کے لئے جہاں کہیں مجاز اور ہائر ایجوکیشن کمیشن (HEC) کی اعلان کردہ ٹیسٹنگ سروس ان ٹیسٹوں کا انعقاد کرتی ہو صرف ان کے ذریعے ہی منعقد ہونے والے ٹیسٹ مستند سمجھے جائیں گے۔

(ج) داخلہ شدہ طالبعلم:

۱- وہ طالب علم جو ۳۱ مئی ۲۰۰۵ء کے بعد Ph.D میں داخل ہوئے ہیں یا

۲- ۳۱ مئی ۲۰۰۵ء کے بعد جو داخلے ایم فل سے پی ایچ ڈی میں منتقل ہوئے ہیں۔ اُن کو GRE (مضمون ٹیسٹ) پی ایچ ڈی کے مقالے (Thesis) جمع کرانے سے پہلے پاس کرنا لازمی ہے جیسا کہ اُوپر وضاحت کی گئی ہے۔

(د) ایسے طالب علم جو پہلے سے ایم ایس/ایم فل درجہ میں داخلہ لے چکے ہیں لیکن ابھی تک Ph.D پروگرام میں ان کا تبادلہ نہیں ہوا ہے ان پر درج بالا تمام فیصلوں کا اطلاق ہوگا جو پی ایچ ڈی پروگرام کے لئے لازمی ہے۔

(ہ) سُپروائزر کا تقرر: (Appointment of Supervisor)

(i) پی ایچ ڈی کا حامل ایسوسی ایٹ پروفیسر یا پروفیسر مقالہ کی سپروائزری کے اہل ہوں گے۔

(ii) ایک سُپروائزر/نگراں مقالہ ایک وقت میں 5 طالبعلموں سے زائد کا نگراں نہ بن سکے گا۔

(iii) صرف اپنے ہی مضمون میں یا متعلقہ موضوع میں نگراں مقالہ بن سکے گا۔

(iv) دومختلف موضوعات پر عنوان مقالہ ترتیب دیا گیا ہو تو ایک معاون نگراں مقالہ جو دوسرے مضمون کا ہوگا مقرر کرنا ضروری ہوگا

5- اجلاس کا طریقہ کار: (Procedure of Meeting)

GRMC کے اجلاس اور کارروائی کا طریقہ حسب ذیل ہوگا:

(i) GRMC کا اجلاس ہر سہ ماہی میں کم از کم ایک مرتبہ منعقد ہوگا۔ اس کے علاوہ دیگر اجلاس حالات اور ضرورت کے مطابق طلب کئے جاسکتے ہیں۔

(ii) GRMC کا اجلاس وائس چانسلر طلب فرمائیں گے۔

(iii) GRMC کے اجلاس کے انعقاد کی تاریخ کا تعین وائس چانسلر رجسٹرار کے مشورے سے کریں گے۔

(iv) ڈپٹی رجسٹرار اکیڈمک اجلاس کے سیکریٹری ہونگے جو اجلاس کے انعقاد سے ۷ یوم قبل اراکینِ GRMC کو متعلقہ ایجنڈا ارسال کریں گے اور تاریخ سے مطلع کریں گے۔

(v) GRMC کے اجلاس کی صدارت وائس چانسلر کریں گے۔

6- اجلاس کا نظام العمل: (Order of Business)

اجلاس کے نظام العمل کی ترتیب بمطابق ذیل ہوگی۔

(i) سابقہ اجلاس یا اجلاسوں کی روداد کی توثیق۔

(ii) ایم فل/ پی ایچ ڈی میں طالب علموں کی درخواستوں پر غور کرنا اور درخواستوں کو منظور یا مسترد کرنا۔

(iii) ایم رفل پی ایچ ڈی کے موصولہ مقالہ جات کے ممتحن کا تقرر کرنا اور مقالہ ارسال کرنے کی منظوری دینا۔

(iv) ایم فل رپی ایچ ڈی کے سپروائزر کے ناموں کی منظوری HEC کے قواعد کے مطابق دینا۔

(v) دیگر امور باجازت صدر

-7 کارروائی: (Proceeding)

(i) رجسٹرار اجلاس سے قبل اراکینِ GRMC کی تعداد شمار کر کے کورم کا اعلان کرے گا۔

(ii) اجلاس کے انعقاد کے لئے کورم GRMC کے کُل اراکین کی تعداد کا نصف ہوگا۔

(iii) اجلاس کا کورم پورا نہ ہونے کی صورت میں ۳۰ منٹ انتظار کے بعد ممبران کو کورم پورا نہ ہونے سے آگاہ کیا جائے گا۔ مزید ۱۵ منٹ بعد کورم پورا نہ ہونے کا اعلان کر کے صدرِ مجلس اجلاس کو برخواست کر دیں گے۔

(iv) ڈپٹی رجسٹرار اکیڈمک کورم کا ریکارڈ رکھے گا اور روداد مرتب کرے گا۔

(v) چیئر پرسن اجلاس کے آغاز کا اعلان کریں گے اور اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے ہوگا۔

(vi) اراکین کو ایجنڈے سے متعلقہ موضوع پر اظہارِ خیال کرنے کی اجازت ہوگی۔ وہ یہ حق صدرِ مجلس کی اجازت سے مقرر کردہ وقت کے مطابق استعمال کرے گا۔

(vii) کسی ممبر کی جانب سے کارروائی کے طریقے پر کسی نوعیت کے اعتراض اٹھائے جانے کی صورت میں صدرِ مجلس رولنگ دے گا جو حتمی ہوگی۔

(viii) تمام معاملات کا فیصلہ کثرتِ رائے سے ہوگا۔ کسی معاملے میں آراء نصف ہو جانے کی صورت میں صدرِ مجلس کی رائے فیصلہ کن ہوگی۔

(ix) صدرِ مجلس اپنی صوابدید پر کسی ایسے معاملے پر غور کی اجازت دے سکتے ہیں جو ایجنڈے میں شامل نہ ہو۔

(x) GRMC کی تمام کارروائی وفاقی اردو یونیورسٹی آرڈیننس 13/11/2002 CXIX میں دیئے گئے دائرۂ اختیار کے تحت ہوگی۔

قانون (Statutes)

بمطابق دفعات (i)(b)16 و (d)(2)23

ڈاکٹر آف فلاسفی (پی ایچ ڈی) (Doctor of Philosophy(Ph.D)

قوانین (Statutes)

۱- پی ایچ ڈی (.Ph.D) کی ڈگری کی تکمیل کی مدت کم از کم تین سال ہوگی۔

۲- ڈگری کی شرائط یہ ہوں گی

(الف) مقالے کی جزوی شرط کے ساتھ تحریری امتحان پاس کرنا اور کورس ورک کرنا

(ب) منظور شدہ موضوع پر ایک مقالہ لکھنا

۱- ڈگری کا نام: (Name of Degree

علوم اور فنون میں حسب ذیل ڈگریاں دی جائیں گی:

علوم (Science)	پی ایچ ڈی
فنون (Arts)	پی ایچ ڈی

۲- اہلیت داخلہ: (Admission Eligibility)

پی ایچ ڈی کا کورس ایسے اُمیدواروں کے لئے ہے جنہوں نے متعلقہ مضمون یا اس سے ملتے جلتے مضمون میں ایم اے/ ایم ایس سی کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کرلیا ہو۔ اور وہ گریجویٹ اینڈ ریسرچ مینجمنٹ کونسل کے اطمینان کے مطابق کچھ تحقیقی کام کر چکا ہو۔

۳- اندراج: (Enrolment)

پی ایچ ڈی/ ایم فل کے لئے ابتداء میں بطور ریسرچ نو آموز کورس ورک میں داخلہ دیا جائے گا۔
اُمیدواروں کو مقررہ فارم پر اپنے مضمون کے مقالے کے خاکہ، کتابوں کی فہرست اور خلاصے کے ہمراہ درخواست دینا ہوگی۔ نو آموزی کی مدت ختم ہونے کے بعد ایم فل/ پی ایچ ڈی کے کورس میں ان کے مستقل طلبہ کی حیثیت سے داخلے کا تعین کیا جائے گا۔ پی ایچ ڈی کے طلبہ کو لازمی طور پر اس امر کا سرٹیفکیٹ پیش کرنا ہوگا کہ وہ بدیسی زبانوں میں کسی ایک سے جو ان کے مقالے کے مضمون سے تعلق رکھتی ہو بخوبی واقف ہیں یا اس زبان میں بی اے کا امتحان پاس کر چکے ہوں۔

۴- ہر طالب علم کو عام طور پر اپنی تحقیق کراچی میں کرنا ہوگی۔ بشرطیکہ گریجویٹ اینڈ ریسرچ مینجمنٹ کونسل کے شعبے کا سربراہ اور متعلقہ کلیہ کی ڈین کی وساطت سے موصول ہونے اور تحقیق کے نگراں کی سفارش پر۔ اس کو کراچی سے باہر رہنے کی اجازت دے دے، جس کی مدت چھ ماہ سے زائد نہیں ہوگی۔

(الف) کوئی طالب علم گریجویٹ اینڈ ریسرچ مینجمنٹ کونسل کی پیشتر اجازت کے بغیر تحقیق کے دوران کوئی ملازمت نہیں کر سکے گا سوائے ان اساتذہ یا تنظیموں کے ملازمین کے جہاں تحقیقی کام ہو رہا ہو۔

(ب) کوئی طالب علم گریجویٹ اینڈ ریسرچ مینجمنٹ کونسل کی پیشتر اجازت کے بغیر کسی اور تدریسی کورس میں شرکت کر سکے گا نہ کسی یونیورسٹی یا عوامی ادارے کی جانب سے منعقد ہونے والے امتحان میں شریک ہوگا۔

تحقیق کے طلبہ کو رہنمائی حاصل کرنے کے لئے اپنے نگرانوں سے ہفتے میں ایک مرتبہ ملنا ہوگا۔

شعبوں میں تحقیق کی منہاجیات کی توضیح کے سیمینار منعقد ہوں گے۔ یہ سیمینار علیحدہ شعبوں کی جانب یا کئی شعبوں کے اشتراک سے منعقد ہو سکتے ہیں۔ ان میں تحقیق کاروں کی شرکت لازمی ہوگی۔

(ج) دورانِ ملازمت ایم فل یا ایم فل/ پی ایچ ڈی یا (ایم فل ڈگری کے حامل) صرف پی ایچ ڈی میں داخلے کے خواہش مند کے لئے اپنے ادارے سے دو سال کی رخصت معہ عدمِ اعتراض تحقیق (NOC) فارم کے ساتھ منسلک کرنا لازمی ہوگا۔ تاہم تدریسی شعبہ سے وابستہ اُمیدواروں کو رخصت سے مستثنیٰ کیا جاسکتا ہے۔

(د) محقق طالب علم ہر چھ ماہ بعد اپنی کارکردگی رپورٹ GRMC کو سُپر وائزر کے دستخطوں کے ساتھ بتوسط صدرِ شعبہ و رئیس کلیہ ارسال کرنے کا پابند ہوگا۔ ایک ساتھ ارسال کی جانے والی دو رپورٹس ایک شمار ہوگی۔ دو سال تک کوئی رپورٹ ارسال نہ کرنے کی صورت میں داخلہ از خود منسوخ ہوجائے گا۔

۵- جب کسی شخص کا ایک مرتبہ پی ایچ ڈی کے لئے اندراج کرلیا گیا تو ہمیشہ ایک نگراں اس کے ساتھ اس وقت تک رہے گا جب تک کہ وہ اپنا مقالہ زیادہ سے زیادہ مدت کے اندر پیش نہ کردے۔ اگر نگراں چھ ماہ یا اس سے زائد مدت کے لئے موجود نہ ہو تو متبادل انتظامات کئے جائیں گے۔ شرط یہ ہے کہ مقالہ پیش کرنے کی زیادہ سے زیادہ مدت کو سات سال سے متجاوز نہیں ہونا چاہیے۔

۶- اُمیدوار اپنا مقالہ اپنے داخلے کی تاریخ سے دو سال مکمل ہونے سے قبل داخل نہیں کرے گا۔ شرط یہ ہے کہ گریجویٹ اینڈ ریسرچ مینجمنٹ کونسل کی سفارش پر اکیڈمک کونسل، دو سال کی مدت پوری ہونے سے تین ماہ قبل مقالہ داخل کرنے کی اجازت دے دے لیکن آخری امتحان دو سال پورے ہونے سے قبل نہیں لیا جائے گا۔

۷- عنوان میں ردوبدل (Modification in Title)

ایک اُمیدوار اپنے داخلے کے چھ ماہ کے اندر متعلقہ شعبے کے سربراہ کی وساطت سے اپنی درخواست تحقیق کے نگراں کی سفارش کے ساتھ پیش کرکے، کونسل کی منظوری پر اپنی تحقیق کے مضمون میں ردوبدل کرسکتا ہے۔ ایسی صورت میں بورڈ کم سے کم شرائط کا تعین کرے گا جس کے بعد مقالہ پیش کیا جاسکتا ہے۔

۸- (i) تحقیق کے وہ طلبہ جو دوسری یونیورسٹیوں سے منتقل ہونے والے ہوں ان کو گریجویٹ اینڈ ریسرچ مینجمنٹ کونسل، تحقیق کے نگراں اور متعلقہ شعبے کے سربراہ کی سفارش برائے استثناء کی شرائط پر زیادہ سے زیادہ ایک سال کی رعایت دے سکتی ہے۔ ایسی صورت میں کونسل زیادہ سے زیادہ مدت کا ہدف متعین کرلے گی جس کے بعد اس کا مقالہ پیش ہوسکتا ہے۔ میعاد میں استثناء کا اطلاق ان معاملات پر بھی ہوگا جہاں پہلے داخلے کا استحقاق ختم ہوگیا ہو اور دوبارہ داخلہ دیا گیا ہو۔

(ii) تحقیق کے وہ طلبہ جو دوسری یونیورسٹیوں سے منتقل/ تبادلہ ہوں گے انہیں یونیورسٹی کی مقررہ فیس ادا کرنا ہوگی۔

۹- (i) اُمیدوار کو امتحان کے لئے اپنے مقالے کی 8 ٹائپ شدہ کاپیاں داخل کرنا ہوں گی اس کو ایک ایسا کام ہونا چاہیے جس میں یا تو نئے حقائق کا انکشاف ہو یا حقائق اور نظریات کی نئی توضیح ہو۔ ہر دو صورتوں میں اس کوششوں سے اُمیدواروں کی نقادانہ صلاحیت اور تنقیدی لیاقت کا اظہار ہونا چاہیے۔

(ii) مقالے کا خلاصہ اردو زبان کے ساتھ انگریزی میں اور انگریزی کے ساتھ اردو میں تحریر کرنا لازمی ہوگا۔

۱۰- (i) مقالہ (Thesis) کے جائزے کے لئے گریجویٹ اینڈ ریسرچ مینجمنٹ کونسل بیرونی ممتحنوں کی منظوری کے بعد ترقی یافتہ ممالک کے بین الاقوامی بیرونی ماہرین کی 10 سے 20 افراد کی فہرست دو (۲) بیرونی ممتحن کے تقرر کے لئے شیخ الجامعہ کو ہر پی ایچ ڈی مقالہ کے لئے پیش کرے گی۔

(ii) اندرونی ملک ایک ماہر ممتحن کا تقرر گریجویٹ اینڈ ریسرچ مینجمنٹ کونسل کرے گی۔

(iii) اگر دو ممتحن مقالے کے متعلق مخالف رائے کا اظہار کریں تو مقالہ مسترد کردیا جائے گا۔ بہرحال اگر ان میں سے دو نے مقالے کو ڈگری کی سند دینے کی سفارش کی اور صرف ایک نے عدمِ اتفاق کیا تو کونسل ایک چوتھا ممتحن تقرر کرے گی اور چوتھے ممتحن کی رائے حتمی ہوگی۔

(iv) بیرونی ماہرین کی دو متضاد آرا موصول ہونے کی صورت میں ایک نئے بیرونی ماہر کا تقرر کیا جائے گا جس کی رائے حتمی ہوگی۔

۱۱- مقالہ جمع کرنے سے قبل ہائر ایجوکیشن کمیشن (HEC) سے منظور شدہ کسی جریدے میں ایک پیپر یا پرچہ پی ایچ ڈی کی تحقیق کے حوالے سے شائع ہونا لازمی ہے۔

۱۲- اُمیدوار کے مقالے پر ممتحوں کی رپورٹ موصول ہونے پر کونسل زبانی امتحان کا انتظام کرے گی جو کم سے کم دو ممتحوں کے ذریعہ لیا جائے گا جن میں سے ایک تحقیق کا نگراں ہوگا۔

پی ایچ ڈی کے اُمیدواروں کا زبانی امتحان حسب ذیل طریقے سے منعقد ہوگا۔

(الف) گریجویٹ اینڈ ریسرچ مینجمنٹ کونسل کی جانب سے زبانی امتحان منعقد کرنے کی اطلاع ملنے کے بعد رجسٹرار کا دفتر کونسل کی تجویز متعلقہ کلیے کے ڈین کو ارسال کرے گا۔

(ب) ڈین، ڈائریکٹر کے مشورے سے امتحان کا دن اور تاریخ مقرر کرے گا۔

(ج) ڈین امتحانی اجلاس (سیشن) کے رسمی صدر کا کردار ادا کرے گا۔

(د) امتحان صرف ڈائریکٹر/سپروائزر اور ممتحن لے گا۔

(ہ) ڈائریکٹر/سپروائزر اور ممتحن تحریر میں اپنے فیصلوں سے ڈین کو مطلع کریں گے۔

(و) ڈین، اُمیدوار کو زبانی امتحان کے نتیجے سے آگاہ کرے گا۔

۱۳- (i) ممتحوں کی رپورٹ اولاً گریجویٹ اینڈ ریسرچ مینجمنٹ کونسل کے سامنے پیش ہوگی اور آخر میں اکیڈمک کونسل کے روبرو۔ کونسل کا یہ فرض ہوگا کہ ممتحوں کی رپورٹ پر غور کرنے کے بعد اکیڈمک کونسل کو سفارش کرے۔

(ii) ایسی صورت میں جب زبانی امتحان کی رپورٹ قابلِ اطمینان نہ پائی جائے تو دوسرا زبانی امتحان چھ ماہ سے قبل اور ایک سال کے بعد نہیں ہوگا اور یہ آخری امتحان ہوگا۔

(iii) ممتحوں کی رپورٹوں کی نقول نگرانوں کو نتائج کے اعلان کے بعد فراہم کر دی جائیں گی۔

۱۴- پی ایچ ڈی ڈگری کے نوآموز (پروبیشنر) محقق اپنے تحقیقی کام کے جزوی نتائج مقالے کی حوالگی سے قبل فوقیت کھو دینے کے خطرے سے بچنے کے لئے شائع کر سکتے ہیں۔ تحقیقی مضامین کو اشاعت کے واسطے دینے سے قبل یونیورسٹی کے رجسٹرار کو مطلع کر دینا چاہیے۔

مطبوعہ مضامین کی طبع شدہ نقول کی شمولیت اختیاری ہو سکتی ہے لیکن مقالے کو ہر طرح مکمل ہونا چاہیے اور اس میں موضوع کا وہ جملہ مواد شامل ہونا چاہیے جو ڈاکٹریٹ کی ڈگری کے لئے پیش کرنا مقصود ہے۔

۱۵۔ ترمیمات

(i) مقالہ جمع کروانے سے قبل ایچ ای سی سے منظور شدہ کسی جریدے میں 2 پیپر/ پرچے پی ایچ ڈی کی تحقیق کے حوالے شائع کروانا لازمی ہے۔

(ii) مقالہ جات سوائے اُردو اور اسلامیات انگریزی زبان میں تحریر کیے جائیں گے۔

ماسٹرآف فلاسفی (ایم فل) (Master of Philosophy(M.Phil))

۱- ایم فل ڈگری کی تدریس کا کورس کم سے کم دو سال پر مشتمل ہوگا۔

۲- ایم فل ڈگری کی شرائط یہ ہوں گی۔

(الف) کورس ورک کرنا

(ب) منظور شدہ موضوع پر ایک مقالہ لکھنا

۳- ایم فل کی دیگر تمام شرائط وہی ہوں گی جو پی ایچ ڈی کے لئے ہیں البتہ ممتحن کے تقرر میں اُصول مختلف ہے۔

۴- ایم فل کے مقالے کی جانچ کے لئے دو (۲) ممتحن اندرون ملک کے ہوں گے جنہیں گریجویٹ اینڈ ریسرچ مینجمنٹ کونسل متعلقہ ڈائریکٹر/سپروائزر کے مشورے سے مقرر کرے گی۔

GRMC

فیس برائے ایم فل/ پی ایچ ڈی

دیگر	رقم	فیس برائے	نمبر شمار
	Rs. 300/-	Process Fee (Synopsis جمع کرواتے وقت) کارروائی فیس	1
	Rs. 1500/-	Enrolment/Reg. fee (داخلہ منظور ہونے کے بعد) انرولمنٹ/رجسٹریشن فیس	2
	Rs.7,000/-	Admission fee (M.Phil, M.Phil/Ph.D) داخلہ فیس (ایم فل، ایم فل/ پی ایچ ڈی)	3
	Rs.7,000/-	Admission fee (Ph.D.) داخلہ فیس (پی ایچ ڈی)	4
	Rs.3,600/-	Tution fee (M.Phil) ٹیوشن فیس (ایم فل)	5
	Rs.4,800/-	Tution fee(M.Phil/Ph.D., Ph.D.) ٹیوشن فیس (ایم فل/ پی ایچ ڈی، پی ایچ ڈی)	6
	Rs.4,800/-	Tution fee (Ph.D.) ٹیوشن فیس (پی ایچ ڈی)	7
	Rs.1,000/-	Conversion Fee ایم فل سے پی ایچ ڈی میں تبدیلی کی فیس	8
	Rs.3,000/-	Examination fee (M.Phil) امتحانی فیس (ایم فل)	9
	Rs.6,000/-	Examination fee (Ph.D.) امتحانی فیس (پی ایچ ڈی)	10

قانون

STATUTES

وفاقی اُردو یونیورسٹی آرڈیننس CXIX of 2002: بمطابق دفعات 16(b)(ii) و 26(1)(o)

مختصر عنوان: (Short Title)

تقررات، ترقی، جائزے اور عہدہ جاتی ترقی کی کمیٹیاں برائے تدریسی و غیر تدریسی عمال

The Recruitment, Development, Evaluation and Promotion Committes for teachers and other staff whether at the level of the department, the Faculty or the University

آغاز و نفاذ: (Application and Commencement)

منظوری کے فوری بعد ہوگا

۱۔ کمیٹی مشتمل ہوگی:

(i) شیخ الجامعہ (چیئرمین)

(ii) چیئرمین ہائر ایجوکیشن کمیشن کا نامزد کردہ رُکن/نمائندہ۔

(iii) رئیس کلیہ (متعلقہ)

(iv) صدرِ شعبہ (متعلقہ)

(v) سنڈیکیٹ کی مقرر کردہ دو (۲) مشہور شخصیات (یونیورسٹی ملازم نہ ہوں)

(vi) دو ماہرِ مضمون

۲۔ شق (۱) کی ذیلی شق (v) کے ممبران کی مدتِ تقرر ۲ (دو) سال ہوگی۔

۳۔ (الف) پروفیسر اور ایسوسی ایٹ پروفیسر کے تقرر کے لئے کورم چار (۴) ممبران پر مشتمل ہوگا جبکہ دوسرے اساتذہ کے تقرر کے لئے کورم تین (۳) ممبران کا ہوگا۔

(ب) غیر تدریسی عمال و افسران کے تقرر کیلئے کمیٹی دفعہ ا کے اراکین (i)، (ii)، (iv) اور (v) کے ایک رُکن پر مشتمل ہوگی، جبکہ ایک ماہر (Expert) شیخ الجامعہ کا نامزد کردہ ہوگا۔

۴۔ کوئی ایسا رکن جو خود کسی اسامی کا امیدوار ہو وہ کمیٹی کی کارروائی میں حصہ نہیں لے گا۔

۵۔ کمیٹی پروفیسروں اور ایسوسی ایٹ پروفیسروں کے تقرر کے لئے متعلقہ مضمون کے تین (۳) ماہرینِ مضمون سے مشورہ کرے گا جبکہ دیگر اساتذہ کی اسامیوں کے لئے متعلقہ مضمون کے شیخ الجامعہ کے نامزد کردہ دو (۲) ماہرینِ مضمون سے رائے لی جائے گی جو ماہرینِ مضمون کی قائم فہرست کی پینل کمیٹی کی سفارش پر سنڈیکیٹ سے وقتاً فوقتاً منظور شدہ ہو۔

کمیٹی کے وظائف (Functions of the Committee)

(۱) کمیٹی امیدواروں کی درخواستوں، کوائف اور انٹرویو کا مقررہ معیار اور منظور شدہ قوانین کے مطابق جائزہ لے کر منتخب امیدواروں کے ناموں کی سفارش کرے گی۔

(۲) کمیٹی موزوں و مناسب امیدواروں کی صورت میں اعلیٰ بنیادی تنخواہ کی سفارش کر سکتی ہے جس کی وجوہات بھی درج کی جائیں گی۔

(۳) کمیٹی پروفیسر شپ کے لئے غیر معمولی استعداد رکھنے والے امیدوار کی سفارش یونیورسٹی کے منظور شدہ قوانین کے علاوہ دیگر شرائط پر کر سکتی ہے۔

(۴) کمیٹی اور سنڈیکیٹ کے کسی ناقابلِ حل اختلافِ رائے کی صورت میں معاملہ شیخ الجامعہ کی قائم کردہ سہ رُکنی کمیٹی کے روبرو پیش کیا جائے گا جس کی رائے حتمی ہوگی

(۵) کمیٹی تقررات، ترقی، جائزہ اور عہدہ جاتی ترقی کی سفارش برائے تدریسی عمال (اساتذہ) ہائر ایجوکیشن کمیشن کے مقرر کردہ معیار کے مطابق کرے گی۔

(۶) کمیٹی غیر تدریسی عمال کے تقررات و ترقی کی تمام سفارشات وفاقی حکومت کے معیاری قوانین، یونیورسٹی کے قوانین اور ہائر ایجوکیشن کمیشن کے مقررہ معیار کے مطابق کرے گی۔

(۷) کمیٹی تدریسی و غیر تدریسی ملازمین کی ترقیوں کے لئے اُن کی ذاتی مسل کا جائزہ لازمی طور پر لے گی۔

قانون

Statutes

وفاقی اُردو یونیورسٹی آرڈیننس 2002 CXIX of: بمطابق دفعات (iii)(b)16 و 26(1)(o)

مختصر عنوان: (Short Title)

کلیے کی کمیٹی (برائے تربیت وانتخاب معاش) The Career Placement and Internship Committee of each Faculty

آغاز ونفاذ: (Application and Commencement)

منظوری کے فوری بعد ہوگا۔

۱- کمیٹی درج ذیل ارکان پر مشتمل ہوگی۔ (Committee Consist on following Members)

ہر کلیے کا

(i) پروفیسر/ایسوسی ایٹ پروفیسر جسے شیخ الجامعہ نامزد کریں

(ii) ایک اسسٹنٹ پروفیسر جسے شیخ الجامعہ نامزد کریں

(iii) ایک لیکچرر جسے رئیس کلیہ نامزد کریں

(iv) غیر تدریسی عمال کا ایک فرد جسے رجسٹرار نامزد کریں۔

۲- کمیٹی کے ممبران کی مدت تقرر تین سال ہوگی۔

۳- کمیٹی کا سینئر رکن کنوینر ہوگا۔

۴- **وظائف:** (Functions)

(i) یونیورسٹی میں تربیتی ملازمت دینے کے لئے متعلقہ معاملات میں اتھارٹیز کو مشورے سے مستفیض کرنا۔

(ii) کمیٹی کی کارکردگی رپورٹ اتھارٹیز کو پیش کرنا

(iii) تربیتی ملازمت کے قواعد وضوابط تجویز کرنا

(iv) ممتاز طالبعلموں کے لئے پیشہ ورانہ رہنمائی فراہم کرنا اورانہیں کیریر (career) سے متعلق مشورے دینا

(v) تربیتی ملازمت کے لئے وائس چانسلر کو افراد یا اشخاص کی سفارش کرنا

(vi) ملازمت فراہم کرنے والے اداروں، کمپنیوں سے مطلوبہ اسامیوں کی فہرست طلب کرنا اوراس سلسلے میں طلبا کی رہنمائی کرنا

(vii) طلبا کو پیشہ ورانہ کیریر کی رہنمائی کے لئے متعلقہ اداروں سے رابطہ رکھنا۔

۵- **اجلاس کا نظام العمل:** (Order of Business)

(i) کمیٹی یونیورسٹی کی فراہم کردہ ملازمتوں کے لئے اندرونی/بیرونی یونیورسٹی میں موصول شدہ درخواستوں میں سے موزوں اُمیدواروں کی فہرست وائس چانسلر کو پیش کرے گی۔ وائس چانسلر سفارش کردہ ناموں کو مسترد کر کے نئے ناموں کی سفارش طلب کرسکتا ہے یا پیش کردہ ناموں کی منظوری دے سکتا ہے۔

(ii) اداروں کی جانب سے مطلوبہ اسامیوں کے لئے ممتاز طلبا کی سفارش

(iii) دیگر امور باجازت صدر

۶- کمیٹی کے اجلاس اور کارروائی کا طریقہ حسب ذیل ہوگا:

(Meeting of the Committee and Procedure of Proceeding shall be as follows)

(i) کمیٹی کا اجلاس حالات وضرورت کے تحت طلب کیا جائے گا۔
(ii) کمیٹی کا کنوینر اجلاس طلب کرے گا اور اجلاس کے انعقاد کی تاریخ کا تعین کرے گا۔
(iii) غیر تدریسی رُکن اجلاس کا سیکریٹری ہوگا جو اجلاس کے انعقاد سے سات (۷) یوم قبل اراکین کو متعلقہ ایجنڈا ارسال کرے گا اور تاریخ سے مطلع کرے گا۔
(iv) کمیٹی کے اجلاس کی صدارت کمیٹی کا کنوینر یا اس کا نامزد کنندہ رُکن کرے گا۔

اجلاس کی کارروائی: (Proceeding of the Meeting) دفعہ (1)29 کے تحت۔

(i) کنوینر اجلاس سے قبل اراکین کی تعداد شمار کر کے کورم کا اعلان کرے گا۔
(ii) اجلاس کے انعقاد کے لئے کورم کُل اراکین کی تعداد کا نصف ہوگا جبکہ نصف ایک شمار کیا جائے گا۔
(iii) اجلاس کا کورم پورا نہ ہونے کی صورت میں ۳۰ منٹ انتظار کے بعد ممبران کو کورم پورا نہ ہونے سے آگاہ کیا جائے گا۔ مزید ۱۵ منٹ بعد کورم پورا نہ ہونے کا اعلان کر کے کنوینر اجلاس کو برخواست کردیں گے۔
(iv) سیکریٹری کورم کا ریکارڈ رکھے گا اور روداد مرتب کرے گا۔
(v) کنوینر کورم پورا ہونے کی صورت میں اجلاس کے آغاز کا اعلان کرے گا اور اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے ہوگا۔
(vi) اراکین کو ایجنڈے سے متعلقہ موضوع پر اظہارِ خیال کرنے کی اجازت ہوگی۔ وہ یہ حق کنونیر کی اجازت سے مقرر کردہ وقت کے مطابق استعمال کرے گا۔
(vii) کسی ممبر کی جانب سے کارروائی کے طریقے پر کسی نوعیت کے اعتراض اٹھائے جانے کی صورت میں کنوینر رولنگ دے گا جو حتمی ہوگی۔
(viii) تمام معاملات کا فیصلہ کثرتِ رائے سے ہوگا۔ کسی معاملے میں آراء نصف ہوجانے کی صورت میں کنوینر کی رائے فیصلہ کن ہوگی۔
(ix) کمیٹی کی تمام کارروائی وفاقی اردو یونیورسٹی آرڈیننس CXIX 13/11/2002 میں دیئے گئے دائرۂ اختیار کے تحت ہوگی۔

قانون

(STATUTES)

وفاقی اُردو یونیورسٹی آرڈیننس CXIX of 2002

بمطابق دفعات 12(2),(3),(4)، 16 (b)(iv) و 26(1)(n)

مختصر عنوان: (Short Title)

سرچ کمیٹی برائے تقرری وائس چانسلر: (Search Committee for the appointment of Vice Chancellor)

آغاز ونفاذ: (Application and Commencement)

منظوری کے فوری بعد ہوگا۔

دفعہ 12(2):

ا۔ چانسلر سینیٹ کی سفارش کی بنیاد پر وائس چانسلر کا تقرر کرے گا۔

۲۔ سینیٹ کی جانب سے مقررہ تاریخ پر اور قوانین کے معین کردہ طریقے کے مطابق وائس چانسلر کے تقرر کے لئے موزوں اشخاص کی سفارش کے لیے ایک سرچ کمیٹی تشکیل دی جائے گی۔

۳۔ سرچ کمیٹی درج ذیل افراد پر مشتمل ہوگی:

(i) دو(۲) ممتاز افراد جو چانسلر کے نامزد کردہ ہوں گے جس میں سے ایک کمیٹی کا کنونیر ہوگا۔

(ii) دو(۲) اشخاص سینیٹ کے اراکین ہوں گے۔

(iii) دو(۲) ایسے ممتاز اساتذہ جو سینیٹ کے رکن نہیں ہوں گے۔

(iv) ایک صاحب علم فرد جو یونیورسٹی کا ملازم نہ ہو۔

۴۔ یونیورسٹی کے دو(۲) ممتاز اساتذہ کو سینیٹ قانون میں صراحت کردہ اس طریقہ کار کے مطابق منتخب کرے گی جو بالعموم یونیورسٹی کے موزوں اساتذہ کے ناموں کی سفارش کے لیے اختیار کیا جاتا ہے۔ یہ سرچ کمیٹی اس وقت تک قائم رہے گی جب تک چانسلر اگلے وائس چانسلر کا تقرر نہیں کر دیتے۔

۵- آرڈیننس کی شق (n) (1) 26 میں دیئے گئے اختیارات کے تحت سرچ کمیٹی کی تشکیل اور لائحہ عمل درج ذیل وضع قوانین کے مطابق ہوگا۔

(ا) دو ممتاز افراد چانسلر کے نامزد کردہ ہوں گے جس میں سے ایک کمیٹی کا کنوینر ہوگا جبکہ دو اشخاص سینیٹ کے اراکین ہوں گے۔ بقایا اراکین کی نامزدگی درج ذیل طریقہ کار کے مطابق ہوگی۔

(۲) دو(۲) یونیورسٹی اساتذہ کی نامزدگی سنڈیکیٹ کرے گی جو سینیٹ کی سفارش پر سرچ کمیٹی کے رُکن چُنے جائینگے۔

(۳) ایک صاحب علم فرد جو یونیورسٹی کا ملازم نہ ہو، سینیٹ کی سفارش پر سرچ کمیٹی کا رُکن منتخب ہوگا۔

قواعد: اجلاس سرچ کمیٹی (Rules: Meeting of the Search Committee)

بمطابق دفعہ 29

۱۔ مختصر عنوان (Short Title)

یہ قواعد وفاقی اردو یونیورسٹی کی سرچ کمیٹی کے اجلاس کے قواعد کہلائیں گے۔

۲۔ آغاز و نفاذ (Application and Commencement)

ان قواعد کا اطلاق منظوری کے بعد فوری ہوگا۔

۳) سرچ کمیٹی کے اجلاس اور کارروائی کا طریقہ حسبِ ذیل ہوگا:

(i) سرچ کمیٹی کا اجلاس وائس چانسلر کی تقرری کے لیے حالات وضرورت کے تحت طلب کیا جائے گا۔

(ii) اجلاس سرچ کمیٹی کے کنوینر طلب فرمائیں گے، سرچ کمیٹی کے اجلاس کے انعقاد کی تاریخ کا تعین کنوینر کی ہدایت پر کیا جائے گا۔

(iii) رجسٹرار اجلاس کا سیکریٹری ہوگا جو اجلاس کے انعقاد سے سات (۷) یوم قبل اراکینِ سرچ کمیٹی کو متعلقہ ایجنڈا ارسال کرے گا اور تاریخ سے مطلع کرے گا۔

(iv) سرچ کمیٹی کے اجلاس کی صدارت کمیٹی کے کنوینر کریں گے۔

اجلاس کا نظام العمل: دفعہ (4)(3)12: (Order of Business)

۱) سرچ کمیٹی وائس چانسلر کے لیے (تین سے زائد) جن اشخاص کے نام تجویز کرے گی اُن کو سینیٹ تین کے پینل کی ترجیحی ترتیب دے کر زیرِ غور لائے گی اور ان کی سفارش چانسلر سے کرے گی۔ چانسلر سفارش کردہ تینوں اشخاص کو مسترد کر کے ایک نئے پینل کے لیے سفارش طلب کرسکتا ہے۔ ایسی صورت میں جب چانسلر کی جانب سے نئی سفارشات طلب کی جائیں تو سرچ کمیٹی وضع کردہ قانون کے مطابق تجویز سینیٹ کو پیش کرے گی۔

۲) وائس چانسلر کا تقرر قانون میں دی گئی شرائط کے مطابق پانچ (۵) سال کی قابل تجدید مدت کے لیے کیا جائے گا۔ وائس چانسلر کی مدتِ ملازمت میں تجدید چانسلر تجدید کی حمایت میں سینیٹ سے موصول ہونے والی قرارداد پر کرے گا تاوقتیکہ چانسلر سینیٹ کو ایسی قرارداد پر صرف ایک مرتبہ دوبارہ غور کرنے کے لیے کہے۔

کارروائی: دفعہ (1)29 کے تحت: (Proceeding): according to Sec 29(1)

(i) کنوینر اجلاس سے قبل اراکین کی تعداد شمار کر کے کورم کا اعلان کرے گا۔

(ii) اجلاس کے انعقاد کے لیے کورم کُل اراکین کی تعداد کا نصف ہوگا جبکہ نصف ایک شمار کیا جائے گا۔

(iii) اجلاس کا کورم پورا نہ ہونے کی صورت میں ۳۰ منٹ انتظار کے بعد ممبران کو کورم پورا نہ ہونے سے آگاہ کیا جائے گا۔ مزید ۱۵ منٹ بعد کورم پورا نہ ہونے کا اعلان کر کے کنوینر اجلاس کو برخواست کر دیں گے۔

(iv) رجسٹرار کورم کا ریکارڈ رکھے گا اور روداد مرتب کرے گا۔

(v) کنوینر کورم پورا ہونے کی صورت میں اجلاس کے آغاز کا اعلان کرے گا اور اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے ہوگا۔

(vi) اراکین کو ایجنڈے سے متعلقہ موضوع پر اظہارِ خیال کرنے کی اجازت ہوگی۔ وہ یہ حق کنوینر کی اجازت سے مقرر کردہ وقت کے مطابق استعمال کرے گا۔

(vii) کسی ممبر کی جانب سے کارروائی کے طریقے پر کسی نوعیت کے اعتراض اٹھائے جانے کی صورت میں کنوینر رولنگ دے گا جو حتمی ہوگی۔

(viii) تمام معاملات کا فیصلہ کثرتِ رائے سے ہوگا۔ کسی معاملے میں آراء نصف ہو جانے کی صورت میں کنوینر کی رائے فیصلہ کن ہوگی۔

(ix) سرچ کمیٹی کی تمام کارروائی وفاقی اردو یونیورسٹی آرڈیننس 13/11/2002 CXIX میں دیئے گئے دائرۂ اختیار کے تحت ہوگی۔

قانون

STATUTES

وفاقی اردو یونیورسٹی آرڈیننس CXIX of 2002: بمطابق دفعات 16(b)(v) و 26(1)(m)

مختصر عنوان: (Short Title)

نامزد کنندہ کمیٹی کی تشکیل (Constitution of the Nominating Committee)

آغاز و نفاذ: (Application and Commencement)

منظوری کے فوری بعد ہوگا۔

ا۔ نامزد کنندہ کمیٹی دفعہ 24(3) کے مطابق درج ذیل افراد پر مشتمل ہوگی۔

(الف) سینیٹ کے تین اراکین جو یونیورسٹی اساتذہ نہ ہوں۔

(ب) یونیورسٹی اساتذہ میں سے نامزد کردہ دو ایسے افراد جن کا انتخاب براہ راست رائے شماری کے ذریعے ہوگا۔

(ج) ایک فرد تعلیمی برادری سے ہوگا جو یونیورسٹی ملازم نہ ہو اور پروفیسر یا کالج کے پرنسپل کی سطح پر ہو اور جس کو اساتذہ مقررہ طریقے کے مطابق نامزد کردیں گے۔

(د) ایک مشہور شہری جسے انتظامی اُمور، انسان دوستی اور خدمتِ خلق، ترقیاتی کام، قانون یا حسابداری کا تجربہ ہو اور اُسے سینیٹ نے نامزد کیا ہو۔

(ہ) کمیٹی کے اراکین کی کُل تعداد ۷ ہوگی۔

انتخاب اساتذہ نمائندگان برائے نامزد کنندہ کمیٹی

(Election of the Teachers Representatives for Nominating Committee)

بابت دفعہ 24(3)(B)

سینیٹ کے وضع کردہ طریقہ کار کے تحت نامزد کنندہ کمیٹی میں یونیورسٹی اساتذہ میں سے نامزد کنندہ کمیٹی کے لیے دو اساتذہ کی نمائندگی بذریعہ انتخاب ہوگی جس کا طریقہ حسب ذیل ہوگا۔

(۱) یونیورسٹی کے دو (۲) اساتذہ بذریعہ انتخاب نامزد کنندہ کمیٹی کے رُکن ہوں گے۔

(۲) منتخب ہونے والے اساتذہ کی مدتِ کار تین (۳) سال کے لیے ہوگی۔

(۳) یونیورسٹی کے تمام کیمپسز کے اہل ووٹرز ووٹ دے سکتے ہیں۔

(۴) ہر وہ شخص جو باقاعدہ اور مستقل استاد ہو انتخاب میں حصہ لینے کا اہل ہوگا۔

(۵) کوئی بھی فرد تسلسل کے ساتھ دو (۲) مرتبہ سے زیادہ منتخب نہ ہو سکے گا۔

(۶) رائے دہندگان میں صرف باقاعدہ اور مستقل استاد کا نام بطور رائے دہندہ درج کیا جائے گا۔

(۷) رجسٹرار انتخاب سے تین (۳) ہفتے قبل وائس چانسلر کے باہمی مشورے سے تاریخ، وقت اور انتخاب کے مقام کا اعلان کرے گا۔

(۸) رجسٹرار انتخاب کے اعلان کے ساتھ ہی فہرست رائے دہندگان اور نامزدگی فارم کا اجراء کرے گا۔

(۹) امیدواروں کی نامزدگی کا عمل نامزدگی کی وصولیابی کی کارروائی انتخاب سے دو (۲) ہفتے قبل ہر صورت میں مکمل کر لی جائے گی۔

(۱۰) امیدواروں کے نامزد کنندگان اور تائید کنندگان کا رائے دہندہ ہونا اور فہرستِ رائے دہندگان میں نام کا شامل ہونا ضروری ہوگا۔

(۱۱) امیدوار انتخاب کی تاریخ سے ایک (۱) ہفتہ قبل امیدواری سے دستبردار ہو سکے گا اور رجسٹرار کی جانب سے حتمی فہرست کا اجراء اُسی دن عمل میں آ جائے گا۔

(۱۲) انتخاب خفیہ رائے دہی کے ذریعے ہوگا۔

(۱۳) انتخاب کا انعقاد سادہ اکثریتی ووٹ کے نظام کے تحت ہوگا۔ امیدواروں کے مابین ووٹوں کے مساوی ہو جانے کی صورت میں وائس چانسلر یا اُن کا نامزد فرد، امیدواروں یا اُن کے نمائندے کے سامنے قرعہ اندازی کے ذریعے نتیجے کا اعلان کرے گا۔

(۱۴) ہر استاد بطور رائے دہندہ اتنے ہی ووٹ ڈالنے کا حقدار ہوگا جتنی مطلوبہ نمائندہ اسامیاں (نامزدگیاں) ہوں گی۔

(۱۵) رجسٹرار انتخاب میں ریٹرننگ آفیسر کے فرائض انجام دے گا اور معاونت کے لیے اسسٹنٹ ریٹرننگ آفیسروں کا تقرر وائس چانسلر کرے گا۔

(۱۶) ہر امیدوار پولنگ روم میں اپنے نمائندے کا تقرر کر سکے گا۔

(۱۷) ہر امیدوار خود یا اُس کا نمائندہ ووٹوں کے شمار کیے جانے کے وقت موجود رہ سکے گا۔

(۱۸) ووٹوں کی گنتی کا آغاز انتخابی وقت کے اختتام کے فوری بعد ہو جائے گا اور اس کے بعد غیر سرکاری نتیجے کا اعلان کر دیا جائے گا اور حتمی اعلان ریٹرننگ آفیسر کرے گا۔ انتخاب کے نتائج سے عدم اطمینانی یا کسی اور سلسلے میں اٹھنے والے تنازع پر اندرونِ تین یوم وائس چانسلر کو اپیل داخل کی جا سکے گی۔

(۱۹) انتخاب کے معاملے میں اُٹھنے والے تمام تنازعات کی سماعت وائس چانسلر کرے گا اور اس سلسلے میں ان کا فیصلہ حتمی اور آخری ہوگا۔

(۲۰) انتخاب کی تاریخ کے اعلان، مگر ووٹ ڈالنے سے قبل بطور ووٹر، نامزد امیدوار یا بلحاظ عہدہ آفیسر کوئی شخصی تبدیلی وقوع پذیر ہو جائے تو اس صورت میں نہ فہرست رائے دہندگان تبدیل ہوگی نہ انتخاب ملتوی ہوگا بلکہ ہر تبدیلی کو انتخاب کے اعلامیہ میں شامل سمجھا جائے گا۔

(۲۱) وائس چانسلر کسی بھی ہنگامی صورتِ حال میں انتخاب ملتوی کرنے کا مجاز ہوگا، لیکن انتخاب ملتوی کرنے کے ساتھ نئی انتخابی تاریخ کا اعلان کرے گا۔

(۲۲) رجسٹرار ووٹوں کی گنتی کی تکمیل کے بعد انتخابی نتائج کا سرکاری اعلان ایک دن بعد جاری کریگا۔

ضوابط برائے اجلاس نامزدکنندہ کمیٹی (Regulations for the meeting of Nominating Committee)

بمطابق دفعہ 26(1)(m)

(۱) مختصر عنوان: (Short Title) یہ قانون وفاقی اردو یونیورسٹی کی نامزدکنندہ کمیٹی کے اجلاس کا قانون کہلائے گا۔

(۲) آغاز ونفاذ: (Application and Commencement) اس قانون کا اطلاق منظوری کے فوری بعد ہوگا۔

(۳) نامزدکنندہ کمیٹی کے اجلاس اور کارروائی کا طریقہ حسب ذیل ہوگا۔

(i) اس کمیٹی کے اجلاس بوقتِ ضرورت طلب کرنے کا اختیار وائس چانسلر کو ہوگا۔

(ii) نامزدکنندہ کمیٹی کے اجلاس کے انعقاد کی تاریخ کا تعین وائس چانسلر، رجسٹرار کے مشورے سے کرے گا۔

(iii) رجسٹرار اجلاس کا سیکریٹری ہوگا جو اجلاس کے انعقاد سے سات (۷) یوم قبل اراکینِ نامزدکنندہ کمیٹی کو متعلقہ ایجنڈا ارسال کرے گا اور تاریخ سے مطلع کرے گا۔

(iv) نامزدکنندہ کمیٹی کے اجلاس کی صدارت وائس چانسلر کرے گا۔

اجلاس کا نظام العمل: (Order of Business)

۱) نامزدکنندہ کمیٹی سینیٹ، سنڈیکیٹ اور اکیڈمک کونسل میں تقرری کے لیے آرڈیننس کی دفعہ 17، 20 اور 22 کے تحت سفارش کرے گی۔

۲) یہ کمیٹی آرڈیننس کی دفعہ 17(2) اور 17(3) کے تحت سینیٹ میں تقرریوں کے لیے ہر نشست کے لیے تین (۳) ناموں کے پینل کی سفارش کرے گی۔

۳) یہ کمیٹی آرڈیننس کی دفعہ 20 (c) کے تحت سنڈیکیٹ میں تقرریوں کے لیے مختلف شعبہ جات سے تین (۳) پروفیسروں کے نام تجویز کرے گی (جو سینیٹ کے نمائندے نہ ہوں) جن کی سفارش وائس چانسلر سینیٹ کو کرے گا۔

۴) یہ کمیٹی 22 (1) (b) کے تحت فیکلٹیوں کے ڈین اور مختلف شعبہ جات کے صدور کے نام تجویز کرے گی اور اُن کی اکیڈمک کونسل میں تعداد مقرر کرے گی۔

۵) یہ کمیٹی 22 (1) (c) کے تحت مختلف شعبوں، اداروں اور یونیورسٹی و کالجوں کی نمائندگی کے لیے پانچ (۵) اراکین کے نام اکیڈمک کونسل کے لیے تجویز کرے گی۔

۶) یہ کمیٹی 22 (1) (d) کے تحت الحاق شدہ کالجوں کے دو (۲) پرنسپلوں کے نام اکیڈمک کونسل کے لیے تجویز کرے گی۔

۷) یہ کمیٹی 22 (1) (e) کے تحت پانچ (۵) پروفیسروں کے نام اکیڈمک کونسل کے لیے تجویز کرے گی جن میں سے ایک پروفیسر ایمریٹس (Emeritus) بھی شامل ہوگا۔

کارروائی: (Proceeding)

(i) رجسٹرار اجلاس سے قبل اراکینِ نامزدکنندہ کمیٹی کی تعداد شمار کرکے کورم کا اعلان کرے گا۔

(ii) اجلاس کے انعقاد کے لیے کورم نامزدکنندہ کمیٹی کے کُل اراکین کی تعداد کا نصف ہوگا۔ نصف کو ایک (۱) شمار کیا جائے گا، لہٰذا کورم چار (۴) اراکین پر مشتمل ہوگا۔

(iii) اجلاس کا کورم پورا نہ ہونے کی صورت میں ۳۰ منٹ انتظار کے بعد ممبران کو کورم پورا نہ ہونے سے آگاہ کیا جائے گا۔ مزید ۱۵ منٹ بعد کورم پورا نہ ہونے کا اعلان کرکے صدرِ مجلس اجلاس کو برخواست کردیں گے۔

(iv) رجسٹرار کورم کا ریکارڈ رکھے گا اور روداد مرتب کرے گا۔

(v) صدرِ مجلس کورم پورا ہونے کی صورت میں اجلاس کے آغاز کا اعلان کرے گا اور اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے ہوگا۔

(vi) اراکین کو ایجنڈے سے متعلقہ موضوع پر اظہار خیال کرنے کی اجازت ہوگی۔ وہ یہ حق صدر مجلس کی اجازت سے مقرر کردہ وقت کے مطابق استعمال کرے گا۔

(vii) کسی ممبر کی جانب سے کارروائی کے طریقے پر کسی نوعیت کے اعتراض اٹھائے جانے کی صورت میں صدر مجلس رولنگ دے گا جو حتمی ہوگی۔

(viii) یہ کمیٹی اپنی پہلی مجلس میں آئندہ کے لیے اجلاس کی کارروائی کا ضروری لائحہ عمل طے کرے گی۔

(ix) یہ کمیٹی تمام تقرریوں کی اسامی کے لیے تین (۳) ناموں کے پینل کی سفارش کرے گی۔

(x) یہ کمیٹی عام نشستوں پر تقرریوں کے لیے سفارش باہمی مشاورت سے کرے گی۔

(xi) سینیٹ میں اساتذہ کی نمائندگی کے لیے مقررہ نشستوں پر نامزدگی/تقرر کا اختیار صرف اساتذہ نمائندوں کو ہوگا، دیگر اراکین اُس پر کوئی اعتراض یا اُس نام کو مسترد نہ کرسکیں گے۔

(xii) عام نامزدگیوں/تقررات کے لیے اساتذہ نمائندوں اور دیگر اراکین میں اختلاف رائے کی صورت میں پینل کے تین (۳) ناموں میں سے ایک (۱) نام اساتذہ نمائندوں کا پیش کردہ ہوگا۔

(xiii) تعلیمی برادری سے پروفیسر یا کالج پرنسپل کی سطح کے ایک فرد کی نامزد کنندہ کمیٹی میں بمطابق دفعہ 24(3)(c) نامزدگی/تقرر نمائندہ اساتذہ اراکین بالواسطہ طریقۂ انتخاب کے ذریعے کریں گے۔ اساتذہ کے دونوں نمائندے نامزد کنندہ کمیٹی (Nominating Committee) کے اجلاس میں مشترکہ طور پر اس فرد کا انتخاب کریں گے، دیگر اراکین کو اس انتخاب پر اعتراض یا اس سے مسترد کرنے کا حق حاصل نہ ہوگا۔ اساتذہ کے دونوں منتخب نمائندوں میں اختلاف رائے کی صورت میں دونوں کے پیش کردہ ناموں میں سے نومینیٹنگ کمیٹی کے دوسرے غیر اساتذہ اراکین ایک کے حق میں رائے دینے کے حق دار ہوں گے تاکہ ان میں سے کوئی ایک منتخب ہوجائے۔ (یعنی اس طرح یہ انتخاب کمیٹی کی اکثریت کی طرف سے ہوجائے گا)

(xiv) کسی بھی فرد کو مسلسل دو (۲) میقات سے زیادہ منتخب نہیں کیا جاسکے گا۔

(xv) رجسٹرار اس فرد کے انتخاب کے بعد اعلامیہ جاری کردے گا۔

(xvi) تمام تقررات باہمی مشاورت سے طے کئے جائیں گے، اختلاف رائے کی صورت میں اکثریتی رائے کو اہمیت دی جائے گی۔

(xvii) کسی نامزدگی یا تجویز میں اختلاف رائے ہونے کی صورت میں اگر آراء مساوی ہوجائیں تو وائس چانسلر اپنے ووٹ کے ذریعے فیصلے کرسکیں گے۔

(xviii) یہ کمیٹی اساتذہ کی اہلیت اور کارکردگی کی بناء پر ناموں کو نمائندگی کے لیے تجویز کرے گی۔

(xix) یہ کمیٹی شعبہ جاتی نمائندگی میں تمام فیکلٹیوں کی نمائندگی ملحوظ رکھنے کی پابند ہوگی۔

قانون

STATUTES

وفاقی اُردو یونیورسٹی آرڈیننس CXIX of 2002: بمطابق دفعات 16(b)(vi) و 26(1)(h)

مختصر عنوان (Short Title):

کلیاتی کونسل (The Faculty Council) (بورڈ آف فیکلٹی)

آغاز و نفاذ (Application and Commencement):

منظوری کے فوری بعد ہوگا۔

۱- کلیاتی کونسل: دفعہ (The Faculty Council 16(b)(vi)

کلیاتی کونسل برائے، کلیہ فنون، کلیہ سائنس، کلیہ کاروباری نظمیات، تجارت و معاشیات، کلیہ فارمیسی اور کلیہ انجینئرنگ ہر ایک ذیل پر مشتمل ہوگی۔

(i) ڈین

(ii) شعبہ کا صدر و تمام پروفیسرز

(iii) ایک لیکچرار، ایک اسسٹنٹ پروفیسر اور ایک ایسوسی ایٹ پروفیسر، ہر ڈیپارٹمنٹ سنیارٹی کی بنیاد پر ان کا (روٹیشن) میں یعنی باری باری تقرر کرے گا۔

(iv) تین اساتذہ جنہیں ان کے مضمون میں خصوصی قابلیت کی بنیاد پر اکیڈمک کونسل اور وائس چانسلر ضروری خیال کرے۔

(v) ذیلی دفعہ (iii) اور (iv) سے متعلق ممبران کی مدتِ تقرر تین (۳) سال ہوگی۔

(vi) کلیاتی کونسل کا کورم کُل ممبران کا نصف ہوگا۔

(vii) ہر ایک کلیاتی کونسل اکیڈمک کونسل اور سنڈیکیٹ کی زیرِ نگرانی اختیارات ذیل کی حامل ہوگی۔

(الف) کلیہ کے تفویض کردہ مضمون کے تحقیقی و تدریسی اُمور کو مربوط کرنا۔

(ب) شعبہ جاتی کونسل (Board of Studies) کی روداد کی توثیق کرنا، پیش کردہ نصابات کی سفارش کرنا، نئے مضامین کی جانچ پرکھ کرنا، ممتحن حضرات کے پینل کی سفارش کرنا اور اکیڈمک کونسل کو پیش کر دینا۔

(ج) فیکلٹی سے متعلق کسی بھی معاملے کو زیرِ غور لانا اور اس کی اطلاع اکیڈمک کونسل کو فراہم کرنا۔

(د) وہ وظائف انجام دینا جو قانون کے ذریعے وضع کئے جائیں۔

قانون

STATUTES

وفاقی اُردو یونیورسٹی آرڈیننس CXIX of 2002 :بمطابق دفعات (16(b)(vii و 26(1)(h)

مختصر عنوان: (Short Title)

شعبہ جاتی کونسل (The Departmental Council)(بورڈ آف اسٹڈیز)

آغاز و نفاذ: (Application and Commencement)

منظوری کے فوری بعد ہوگا۔

شعبہ جاتی کونسل (دفعہ (The Departmental Council 16(b)(vii)

(۱) ہر مضمون کی علیحدہ ایک شعبہ جاتی کونسل ہوگی یا مضامین کا گروپ جیسا کہ ضابطے میں وضاحت کی جائے۔

(۲) ہر شعبہ جاتی کونسل ذیل پر مشتمل ہوگی

(i) شعبہ کا چیئر مین

(ii) تدریسی شعبہ کے تمام پروفیسرز و ایسوسی ایٹ پروفیسرز

(iii) متعلقہ تدریسی شعبہ کا ایک اسسٹنٹ پروفیسر اور ایک لیکچرار بلحاظ سنیارٹی باری باری بذریعہ روٹیشن (Rotation)۔

(iv) شیخ الجامعہ کے مقرر کردہ دو (۲) ماہر مضمون۔

ایسی صورت میں جبکہ مضامین شعبہ کے علاوہ یونیورسٹی کے قائم کردہ ملحقہ کالج میں بھی پڑھائے جاتے ہوں جیسے قانون، تجارت، سماجی بہبود، ابلاغ عامہ، جیالوجی وغیرہ شعبہ جاتی کونسل ذیل پر مشتمل ہوگی۔

(الف) یونیورسٹی کے تدریسی شعبہ کا چیئر مین۔

(ب) تدریسی شعبہ کے تمام پروفیسرز اور ایسوسی ایٹ پروفیسرز۔

(ج) ایک اسسٹنٹ پروفیسر، ایک لیکچرار بلحاظ سنیارٹی بذریعہ روٹیشن (Rotation)۔

(د) شیخ الجامعہ کی جانب سے دو (۲) ماہر مضمون۔

ایسی صورت میں وہ پیشہ ورانہ مضامین جو صرف الحاقی کالجوں میں پڑھائے جاتے ہوں اور یونیورسٹی میں ان کی تدریس نہ ہوتی ہو، جیسے طب، ہوم اکنامکس وغیرہ۔

شعبہ جاتی کونسل ذیل پر مشتمل ہوگی۔

(الف) کالجوں سے متعلق پرنسپل۔

(ب) سنڈیکیٹ کے مقرر کردہ پانچ (۵) کالج کے اساتذہ۔

(ج) شیخ الجامعہ کے مقرر کردہ دو (۲) ماہر مضمون۔

(۳) بلحاظ عہدہ ممبران کے علاوہ شعبہ جاتی کونسل کے ممبران کی مدتِ تقرر تین (۳) سال ہوگی۔

(۴) شعبہ جاتی کونسل کے اجلاس کا کورم کل ممبران کی نصف تعداد ہوگا۔

(۵) یونیورسٹی کے تدریسی شعبہ کا سربراہ بورڈ آف اسٹڈیز کا سربراہ ہوگا۔

(۶) شعبہ جاتی کونسل کے وظائف درج ذیل ہوں گے:

(الف) شعبہ جاتی کونسل اتھارٹیز کو مضمون یا مضامین کے امتحانات اور تحقیق سے متعلقہ تمام اُمور جو تعلیمی معاملات سے متعلق ہوں مشورہ دے گا۔

(ب) مضمون یا مضامین سے متعلق، سرٹیفکیٹ، ڈپلومہ اور اسناد تجویز کرے گا اور ترتیب دے گا۔

(ج) مضمون یا مضامین سے متعلق ممتحن یا نائب ممتحن کے پینل کے نام تجویز کرے گا۔

(د) ضابطے میں دیئے گئے تمام وظائف کی نشاندہی کرے گا۔

(۷) شعبہ جاتی کونسل کا سربراہ ناظم امتحانات/رجسٹرار کی جانب سے دی ہوئی مدت کے اندر سادہ اکثریت کی بنیاد پر ممتحن کا تقرر یا نامزدگیاں ارسال کرے گا۔

(۸) شعبہ جاتی کونسل کا سربراہ، ہر رکن کو اجلاس کے لیے ایک ہفتہ کا نوٹس دے گا۔

(۹) ایسی صورت میں کہ جب ووٹ مساوی ہوں تو سربراہ کا ووٹ فیصلہ کن ہوگا۔

قانون

STATUTES

وفاقی اردو یونیورسٹی آرڈیننس CXIX of 2002 بمطابق دفعات 13(3)c و 26(1)(e)

مختصر عنوان: (Short Title)

رجسٹرڈ گریجویٹس (Registered Graduates)

آغاز و نفاذ: (Application and Commencement)

منظوری کے فوری بعد ہوگا۔

۱۔ رجسٹرار رجسٹرڈ گریجویٹس کا ایک رجسٹر مقرر کردہ طریقہ سے رکھے گا۔

۲۔ یہ رجسٹر ضمیمہ میں دیئے ہوئے فارم کے مطابق ہوگا

۳۔ درج ذیل افراد =/300 روپے فی کس کی فیس ادا کر کے اپنا نام رجسٹرڈ گریجویٹس کے رجسٹر میں درج کرانے کے اہل ہوں گے۔

(i) وہ تمام افراد جنہیں اردو یونیورسٹی سے گریجویشن کیے ہوئے تین سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہو۔

۴۔ کوئی ایسا شخص رجسٹرڈ گریجویٹس کے رجسٹریشن کے لیے درخواست دینے کا مجاز نہ ہوگا جو

(i) یونیورسٹی کا مقروض ہو۔

(ii) جسے دیوالیہ قرار دیا جا چکا ہو۔

(iii) جو کسی اخلاقی گراوٹ میں ملوث یا کسی جرم میں سزا پا چکا ہو۔

(iv) کوئی ایسا شخص جس کے خلاف دورانِ تعلیم تادیبی کارروائی عمل میں لائی گئی ہو۔

رجسٹریشن کا طریقہ کار (Procedure of Registration)

۱۔ رجسٹرڈ گریجویٹس کے رجسٹر میں اندراج کی درخواست خود اپنی تحریر میں ضمیمہ میں دیئے ہوئے فارم کے مطابق رجسٹرار کو دی جائے گی۔

۲۔ رجسٹرڈ گریجویٹس کا رجسٹر انتخاب کی اغراض کے سلسلے میں انتخاب کی تاریخ سے 60 یوم قبل بند کر دیا جائے گا اور کوئی شخص جس کا نام بندش کی تاریخ سے قبل رجسٹر میں درج نہ ہوا ہو اس سال کے انتخاب میں امیدوار بننے یا ووٹ دینے کا مجاز نہ ہوگا۔

ضمیمہ ''ب'' Appendix "B"

وفاقی اردو یونیورسٹی برائے فنون، سائنس اور ٹیکنالوجی

بطور رجسٹرڈ گریجویٹ اندراج کی درخواست

محترم جناب رجسٹرار صاحب

وفاقی اردو یونیورسٹی برائے فنون، سائنس اور ٹیکنالوجی

کراچی

جناب والا

گذارش ہے کہ میں وفاقی اردو یونیورسٹی برائے فنون، سائنس اور ٹیکنالوجی کے قانون c(3)13 کے تحت بطور رجسٹرڈ گریجویٹ اندراج کا خواہش مند ہوں اور ملتمس ہوں کہ میرا رجسٹرڈ گریجویٹس کے رجسٹر میں اندراج کرلیا جائے۔ وفاقی اردو یونیورسٹی برائے فنون، سائنس اور ٹیکنالوجی یا دوسری یونیورسٹی سے میری ڈگری حاصل کرنے کی دستاویزی شہادت منسلک ہذا ہے۔

مبلغ =/300 روپے کی مطلوبہ فیس ادا کی جاچکی ہے۔

میری ڈگری وغیرہ کی تفصیلات اس فارم کی پشت پر درج ہیں میرے فوٹو کی ایک نقل نیچے چسپاں ہے۔

آپ کا فرماں بردار

پورا نام____________________

پورا پتہ____________________

رجسٹرار کے آرڈر

ا۔ جانچ کی اور رجسٹریشن کا اہل پایا۔

۲۔ گریجویٹس کے رجسٹر میں نمبر------/-----20 پر اندراج کیا اور رجسٹریشن کارڈ جاری کیا گیا۔

تاریخ:۔________________

ضمیمہ ''الف''

وفاقی اردو یونیورسٹی برائے فنون، سائنس اور ٹیکنالوجی

رجسٹر آف رجسٹرڈ گریجویٹس

نمبر شمار	گریجویٹس کا نام	ولدیت	مکمل پتہ	ڈگری کا نام	یونیورسٹی کا نام جہاں سے ڈگری لی ہو	ڈگری لینے کا سال	رہائشی علاقہ	رجسٹریشن نمبر	رجسٹر سے نام کے اخراج کی تاریخ	اخراج کی وجوہ	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲

مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک کو دستاویزی شہادت تصور کیا جائے گا۔

(i) اصل ڈگری ڈپلوما ہمساوی ڈگری یا اس کی مصدقہ نقل

(ii) یونیورسٹی کے رجسٹرار کا سرٹیفکیٹ

(iii) سرکاری ملازم کی صورت میں سروس ریکارڈ بشرطیکہ اس میں درخواست گزار کی ڈگری کا بطور خاص ذکر ہو۔

(iv) یونیورسٹی ملازم کی صورت میں سروس ریکارڈ بشرطیکہ اس میں درخواست گزار کی ڈگری کا بطور خاص ذکر ہو۔

فیس نیشنل بینک آف پاکستان کی اردو یونیورسٹی برانچ میں جمع کرانا ہوگی۔

نوٹ: اگر یہ ثابت ہوگیا کہ فارم درخواست گزار کے علاوہ کسی اور نے پر کیا ہے یا یہ کہ ذیل کے اندراجات میں سے کوئی اندراج غلط ہے یا یہ کہ کسی مساوی مواد کو چھپایا گیا ہے تو ایسی صورت میں درخواست مسترد کردی جائے گی۔

۱۔ پورا نام_______________ ۲۔ والد کا نام_______________

۳۔ حاصل شدہ ڈگری کا نام_______________ ۴۔ یونیورسٹی کا نام_______________

۵۔ گریجویشن کا سال_______________ ۶۔ موجودہ پتہ_______________

۷۔ پورا پتہ جس پر انتخاب کے کاغذات بھیجے جائیں______________________________

اقرارنامہ

۱۔ میں حلفیہ اقرار کرتا ہوں کہ مجھے کبھی دیوالیہ قرار نہیں دیا گیا۔

۲۔ میں حلفیہ اقرار کرتا ہوں کہ مجھے کبھی کسی اخلاقی جرم میں سزا نہیں ہوئی۔

۳۔ میں حلفیہ اقرار کرتا ہوں کہ میں عام طور پر پاکستان میں رہائش پذیر ہوں۔

۴۔ میں حلفیہ اقرار کرتا ہوں کہ میرے خلاف دوران تعلیم کوئی تادیبی کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی۔

نوٹ: پتے میں تبدیلی کی صورت میں رجسٹرار کو فوراً مطلع کرتے رہنا چاہیے

(درخواست گزار کے دستخط)

سینیٹ کے لیے المنائی کا انتخاب (Election of Alumunus for Senate)
بمطابق دفعات 17(1)(g) و 29(1)

۱۔ سینیٹ میں ایک المنائی (ALUMNI) کی نامزدگی/تقرر کیا جائے گا۔

۲۔ المنائی کی نامزدگی/تقرر بذریعہ انتخاب ہوگا۔

۳۔ رجسٹرڈ گریجویٹس اپنے ووٹ سے ایک المنائی کا انتخاب کریں گے۔

انتخاب کا طریقہ: (Procedure of Selection)

(۱) ایک المنائی بذریعہ انتخاب سینیٹ کا رکن منتخب ہوگا۔ جو پہلے سے سنڈیکیٹ/سینیٹ کا رکن نہ ہو۔

(۲) منتخب ہونے والے کی مدتِ کار تین (۳) سال کے لیے ہوگی۔

(۳) یونیورسٹی کے تمام کیمپسز کے اہل ووٹرز ووٹ دے سکتے ہیں۔

(۴) ہر وہ شخص جو باقاعدہ اور مستقل رجسٹرڈ گریجویٹس ہو انتخاب میں حصہ لینے کا اہل ہوگا۔

(۵) کوئی بھی رجسٹرڈ گریجویٹ صرف ایک مرتبہ انتخاب میں حصہ لے گا، خواہ وہ منتخب ہو یا نہ ہو۔

(۶) رائے دہندگان میں صرف باقاعدہ رجسٹرڈ گریجویٹس کا نام بطور رائے دہندہ درج کیا جائے گا۔

(۷) رجسٹرار انتخاب سے تین (۳) ہفتے قبل وائس چانسلر کے باہمی مشورے سے تاریخ، وقت اور انتخاب کے مقام کا اعلان کرے گا۔

(۸) رجسٹرار انتخاب کے اعلان کے ساتھ ہی فہرست رائے دہندگان اور نامزدگی فارم کا اجراء کرے گا۔

(۹) امیدواروں کی نامزدگی کا عمل نامزدگی کی وصولیابی کی کارروائی انتخاب سے دو (۲) ہفتے قبل ہر صورت میں مکمل کر لی جائے گی۔

(۱۰) امیدواروں کو نام اور تائید کنندگان کا رائے دہندہ ہونا اور فہرست دہندگان میں نام کا شامل ہونا ضروری ہوگا۔

(۱۱) امیدوار انتخاب کی تاریخ سے سات (۷) دن قبل امیدواری سے دستبردار ہو سکے گا اور رجسٹرار کی جانب سے حتمی فہرست کا اجراء اُسی دن عمل میں آ جائے گا۔

(۱۲) انتخاب خفیہ رائے دہی کے ذریعے ہوگا۔

(۱۳) انتخاب کا انعقاد سادہ اکثریتی ووٹ کے نظام کے تحت ہوگا۔ امیدواروں کے مابین ووٹوں کے مساوی ہو جانے کی صورت میں وائس چانسلر یا اُن کا نامزد فرد، امیدواروں یا اُن کے نمائندے کے سامنے قرعہ اندازی کے ذریعے نتیجے کا اعلان کرے گا۔

(۱۴) ہر رجسٹرڈ گریجویٹس بطور رائے دہندہ ایک ووٹ ڈالنے کا حقدار ہوگا۔

(۱۵) رجسٹرار انتخاب میں رٹرننگ آفیسر کے فرائض انجام دے گا اور معاونت کے لیے اسسٹنٹ رٹرننگ آفیسروں کا تقرر وائس چانسلر کرے گا۔

(۱۶) ہر امیدوار پولنگ روم میں اپنے نمائندے کا تقرر کر سکے گا۔

(۱۷) ہر امیدوار خود یا اُس کا نمائندہ ووٹوں کے شمار کئے جانے کے وقت موجود رہ سکے گا۔

(۱۸) ووٹوں کی گنتی کا آغاز انتخابی وقت کے اختتام کے فوری بعد ہو جائے گا اور اس کے بعد غیر سرکاری نتیجے کا اعلان کر دیا جائے گا اور حتمی اعلان رٹرننگ آفیسر کرے گا۔

(۱۹) انتخاب کے معاملے میں اُٹھنے والے تمام تنازعات کی سماعت وائس چانسلر کرے گا اور اس سلسلے میں ان کا فیصلہ حتمی اور آخری ہوگا۔

(۲۰) انتخاب کی تاریخ کے اعلان، مگر ووٹ ڈالنے سے قبل بطور ووٹر، نامزد امیدوار یا بالحاظِ عہدہ آفیسر کوئی شخصی تبدیلی وقوع پذیر ہوجائے تو اس صورت میں نہ فہرست رائے دہندگان تبدیل ہوگی نہ انتخاب ملتوی ہوگا بلکہ ہر تبدیلی کو انتخاب کے اعلامیہ میں شامل سمجھا جائے گا۔

(۲۱) وائس چانسلر کسی بھی ہنگامی صورتِ حال میں انتخاب ملتوی کرنے کا مجاز ہوگا، لیکن انتخاب ملتوی کرنے کے ساتھ نئی انتخابی تاریخ کا اعلان کرے گا۔

(۲۲) رجسٹرار ووٹوں کی گنتی کی تکمیل کے بعد انتخابی نتائج کا سرکاری اعلان ایک دن بعد جاری کرے گا۔

قانون(STATUTES)

(Affiliation of Educational Institution to the University)

وفاقی اُردو یونیورسٹی آرڈیننس2002 CXIX: بمطابق دفعہ (J)(2)21 و (F)(1)26

۱- مختصر عنوان: (Short Title)

یہ قوانین تعلیمی اداروں کے الحاق اور عدم الحاق کے قوانین کہلائیں گے۔

آغاز و نفاذ: (Application and Commencement)

منظوری کے فوری بعد ہوگا۔

۲- قانونی تقاضے: (Legal Obligations)

(i) تعلیمی ادارے کی ملکیت کا حامل کوئی فرد نہیں بلکہ کارپوریٹ باڈی ہونا چاہیے جس کا رجسٹریشن ٹرسٹ، سوسائٹی، فاؤنڈیشن رجسٹریشن ایکٹ کے تحت ہو۔ اس کا اطلاق پبلک سیکٹر اداروں پر نہیں ہوگا۔

(ii) کسی کارپوریٹ باڈی کے مالکانہ حقوق کی منتقلی الحاق کے بعد، بغیر یونیورسٹی کی منظوری کے نہ ہوگی۔

(iii) یونیورسٹی کو الحاق کی درخواست دینے سے قبل شہری ضلع کے ڈسٹرکٹ کو آرڈیشن آفیسر (DCO) یا متعلقہ ادارے کی اجازت لینا ہوگی۔

(iv) رجسٹریشن کی درخواست کے ہمراہ رجسٹریشن کی تاریخ کی کاپی مع ایسوسی ایشن کے میمورنڈم و مختصر کوائف نامہ مینجمنٹ کے اراکین کا فراہم کیا جائے گا۔

۳- الحاق کے لیے درخواست: (Application of Affiliation)

(i) ایک ادارہ جو یونیورسٹی کے رجسٹرار کو الحاق کے لیے درخواست دے گا وہ یونیورسٹی کے مجوزہ فارم پر ہوگی۔

(ii) یہ درخواست اُس تاریخ سے 6 ماہ قبل دی جائے گی جس تاریخ کو الحاق مطلوب ہوگا۔

(iii) یہ درخواست یونیورسٹی کے تعلیمی سال کے آغاز سے قبل دی جائے گی۔

(iv) درخواست کے ہمراہ درخواست پر کارروائی عمل میں لانے کی یونیورسٹی کی مقررہ فیس جمع کرانا ہوگی۔

۴- ادارتی و تعلیمی: (Institutional and Educational)

کسی تعلیمی ادارے کو یونیورسٹی سے الحاق کرنے کے لیے درج ذیل امور کا اطمینان دلانا ہوگا۔

(i) یہ کہ تعلیمی ادارہ مستقل بنیادوں پر کسی مجلس حاکمہ کے تحت قائم ہے۔

(ii) یہ کہ تعلیمی ادارہ محل و وقوع کے اعتبار سے موزوں عمارت میں قائم ہے جہاں بغیر کسی رکاوٹ کے پانی، بجلی، فیول گیس اور ٹیلی فون کی سہولیات مہیا ہیں۔

(iii) یہ کہ تعلیمی ادارے تک عام پبلک کی رسائی باآسانی ہوسکتی ہے۔

(iv) یہ کہ تعلیمی ادارے نے اپنے اسٹاف کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لیے مناسب قواعد، کارکردگی و انضباط تیار کر لیے ہیں۔

(v) یہ کہ تعلیمی ادارے میں لائبریری اور لیبارٹری کی سہولتیں مہیا کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے اور سائنس کی جس شاخ کے لیے الحاق مطلوب ہونے کی صورت میں اُس شاخ کی درس وتدریس کے لیے لوازم سے مزین تجربہ خانے اور عملی تجربہ کے انتظامات کر لیے گئے ہیں۔

(vi) یہ کہ لائبریری میں ہر مضمون سے متعلق کم از کم 500 کتابیں مہیا ہیں اور کم از کم 200 کتابیں اضافی مطالعہ کے لیے موجود ہیں اور ادارہ کو کم از کم 50 ہزار روپے سالانہ نئے ایڈیشن فراہم کرنے کے لیے تیار ہے اور کم از کم 10 اخبارات اور 5 ہفتہ واری جریدے لائبریری میں مہیا ہیں۔

(vii) یہ کہ لائبریری میں کُل طالبعلموں کا 20% نشستوں کا اہتمام موجود ہے۔

(viii) یہ کہ ادارے میں انٹرنیٹ کی سہولت موجود ہے اور طالب علموں کی تعداد کے اعتبار سے کمپیوٹر مہیا ہیں۔

(ix) یہ کہ 10% طالب علموں کی میرٹ کی بنیاد پر فیس میں رعایت کی سہولت موجود ہے۔

(x) یہ کہ تعلیمی ادارے میں نصاب کے مطابق معیاری درس وتدریس کے لیے مطلوبہ استعداد اور مناسب تعداد میں تدریسی عملہ موجود ہے اور اُن کی شرائط ملازمت موجود ہیں۔

(xi) یہ کہ تعلیمی ادارے میں تدریس کے لیے جو نصاب مقرر ہوگا وہ الحاقی یونیورسٹی کے منظور کردہ نصاب کے مطابق ہوگا۔

(xii) ڈگری، ڈپلومایا تعلیمی ادارے سے متعلقہ سرٹیفکیٹ کے لیے تمام امتحانات کا انعقاد یونیورسٹی کرے گی۔

(xiii) تعلیمی ادارہ ڈگری یا کسی مضمون میں طالب علموں کو داخلہ نہ دے گا سوائے اُن مضامین کے کہ جن کی یونیورسٹی نے منظوری دے دی ہو۔

(xiv) تعلیمی ادارہ اُن قوانین، ضوابط، قواعد جنہیں یونیورسٹی نے وقتاً فوقتاً تعلیمی اسکیم کے تحت نافذ کیا ہو جیسے نصاب کی مدت، تدریسی زبان (Medium of instruction)، امتحانی جوابات کی زبان (Medium of examination)، طالبعلموں کے داخلے کی شرائط پر عمل درآمد کا پابند ہوگا۔

(xv) تعلیمی ادارے کو مناسب انتظامی ڈھانچہ، تدریس کے اعلیٰ معیار اور بہترین کارکردگی کی ضمانت دینا ہوگی۔

(xvi) یہ کہ تعلیمی ادارے میں مناسب تدریس کے لیے مطلوبہ قابلیت کا تدریسی وغیر تدریسی عملہ موجود ہے اور ان کی شرائط ملازمت مناسب ہیں جو نصاب کی تدریس اور ٹریننگ کی سہولت موجود ہے۔

(xvii) ایک پرائیویٹ تعلیمی ادارے میں کم از کم 60 فیصد تدریسی ملازمین مقررہ مطلوبہ قابلیت ماسٹر ڈگری کے حامل مستقل ملازم ہیں۔

(xviii) فیکلٹی کا ورک لوڈ اس سے زیادہ نہیں جتنا سرکاری یا الحاقی یونیورسٹی نے وضع کر دیا ہے۔

۵- مالیاتی: (Financial)

(i) تعلیمی ادارے کو مطمئن کرنا ہوگا کہ وہ مالیاتی طور پر مستحکم اور مستقل طور پر کام کرنے کی صلاحیت کا حامل ہے۔

(ii) تعلیمی ادارہ رپورٹ گوشوارہ اور ہر وہ اطلاع فراہم کرنے کا ذمہ دار ہوگا جو یونیورسٹی طلب کرے تاکہ اس کے مالیاتی استحکام کے متعلق طے کیا جا سکے۔

(iii) اسپانسر (Sponsor) طالب علموں کا اندراج کرنے سے قبل ایک ملین روپے کی رقم کا فنڈ قائم کرے گا تاکہ اسی کا منافع لیبارٹریز، لائبریری اور تعلیم کی بہتری کے لیے استعمال کیا جا سکے۔

(iv) جاری سرمایہ کم از کم 2 ملین روپے کا ہوگا جو ادارے کے وظائف کی ادائیگی اور کارکردگی سے متعلق ہوگا۔

(v) ادارے کے اثاثہ جات از قسم، زمین، بلڈنگ 5 ملین روپے سے کم نہ ہوگی۔

۶- دستوری وثقافتی: (Constitutional and Cultural)

(i) ادارہ سختی کے ساتھ دستوری طریقہ کار، بلدیاتی قوانین، ثقافتی اور مذہبی معاملات کی پابندی کرے گا۔

(ii) تعلیمی ادارہ سختی کے ساتھ تدریس تربیت اور ثقافتی سرگرمیوں کی پابندی کرے گا اور سیاسی یا قومی مذہبی معاشرتی اور علاقائی ثقافتی سرگرمیوں پر مجبور نہ کرے گا۔

۷- ہم نصابی اور حفظانِ صحت کی سہولیات: (Extra Curicular Activities and Precurement Facilities)

(i) اسپانسر (Sponsor) طالب علموں کی زائد از نصابی سرگرمیوں اور تفریحی پروگراموں کا انعقاد کرے گا تا کہ ان کی صحت اور عام بہبود کو فروغ حاصل ہو۔

(ii) تعلیمی ادارہ طالب علموں کو (۱) تاریخی اہمیت کے مقامات (۲) فیکٹری (۳) اسٹاک ایکسچینج (۴) چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹریز و دیگر تعلیمی دوروں کا اہتمام کرے گا اسی طرح گرلز گائڈ، بوائز اسکاؤٹ، کیمپ فائر، مشاعرہ، نعت خوانی، قرآن خوانی اور مباحثے جیسی ہم نصابی سرگرمیوں کے انعقاد کی ضمانت دے گا۔

(iii) تعلیمی ادارہ اندرونی اور بیرونی کھیلوں کی سرگرمیوں کی سہولیات فراہم کرے گا تا کہ نوجوانوں میں برداشت اور مقابلہ کا صحت مندرجحان پیدا ہو۔

(iv) طالب علموں کو ایک یا دو کھیلوں میں لازمی حصہ لینے کی حوصلہ افزائی کی جائے اور اگر ممکن ہو تو جیم خانہ کی سہولیات بھی مہیا کی جائیں۔

(v) طالب علموں کی صحت کے تحفظ اور ہنگامی امداد کے لیے ادارے میں ڈسپنسری کا قیام عمل میں لایا جائے اور طالب علموں کو سہ ماہی میڈیکل چیک اپ کی سہولت دی جائے۔

۸- نگرانی اور معائنہ (Supervision and Inspection)

(i) ادارہ یونیورسٹی کے طلب کرنے پر ایسی رپورٹ، گوشوارہ اور دیگر اطلاعات فراہم کرے گا جس سے ادارہ کی کارکردگی اور اس کے موثر ہونے کا فیصلہ کیا جاسکے۔

(ii) ادارے کی نگرانی اور معائنہ یونیورسٹی کی مقرر کردہ انسپکشن ٹیم کرے گی اس صورت میں جبکہ ادارے کے کسی پہلو سے عدم کارکردگی اور غلط کاموں کا ثبوت ملتا ہو۔

(iii) تعلیمی ادارے کو یونیورسٹی وقتاً فوقتاً کسی خاص عمل کے لیے ہدایت جاری کرسکتی ہے۔ جو کسی خاص قانون کے تحت ضروری ہو۔

(iv) ادارہ HEC اور یونیورسٹی کے قوانین کی پابندی کرے گا جو وقتاً فوقتاً ادارے کے الحاق سے متعلق ہوں۔

(v) یونیورسٹی کو کلی اختیار ہوگا کہ وہ کوئی بھی ضروری اقدامات کرے یہاں تک کے ادارے کا الحاق منسوخ کردے اگر یونیورسٹی سے ملحق کوئی تعلیمی ادارہ قانون کے خلاف سرگرمی یا قانون کے طریقہ کار کے خلاف معاملات میں ملوث ہو۔

(vi) تعلیمی ادارہ پابند ہوگا کہ وہ HEC، اُن کے نمائندوں اور اُن کے وفود کو ہر قسم کی سہولت فراہم کرے۔ جس کے ذریعے معیار کے مطابق مناسب تعلیمی کارکردگی کی جانچ سکیں۔

(vii) تعلیمی ادارہ سالانہ حسابات کے گوشوارہ مع فیس اور عطیات (donation) کی تفصیل، موصولہ آمدنی اور اخراجات مع آڈٹ رپورٹ یونیورسٹی کو پیش کرے گا۔

(viii) تعلیمی ادارے کا معائنہ یونیورسٹی کی تشکیل شدہ معائنہ کمیٹی اس کے الحاق کے تین سالوں میں سال میں ایک مرتبہ کرے گی بعد ازاں یہ معائنہ تین سالوں میں ایک مرتبہ کیا جائے گا۔

۹- تعمیراتی معیار (Standard of Construction)

(i) تعلیمی ادارہ ایسے مخصوص اور علیحدہ مقام پر واقع ہو جہاں تعلیمی سرگرمیاں بہتر انداز میں پروان چڑھ سکیں۔
(ii) عمارت کم از کم نصف ایکڑ یا 4 کنال پر واقع ہو اور جگہ میں اتنی گنجائش ہو کہ وہاں مزید ترقیاتی کام ہو سکیں۔
(iii) زمین یا جگہ میں کسی اور ادارے یا شخص کا حصہ نہ ہو۔
(iv) تعلیمی ادارے کے کلاس روم، کامن روم، لائبریری، لیبارٹری اور کامن روم برائے خواتین معیاری ہوں جن کا سائز 16x32 اسکوائر فٹ سے کم نہ ہو اور ہر سیکشن کے کلاس روم میں طلبا کی تعداد 40 سے زائد نہ ہو۔
(v) نیچرل اور اپلائیڈ سائنس کی لیبارٹریز کا سائز کم از کم 20x40 اسکوائر فٹ ہو۔
(vi) تعلیمی ادارے کے پاس ایک سماعت گاہ (آڈیٹوریم) اور 2 کلاس روم بطور اسٹوڈنٹ کامن روم اور اسٹاف روم موجود ہوں۔
(vii) تعلیمی ادارے میں کینٹین، باتھ روم، ڈسپنسری اور انڈور اور آؤٹ ڈور کھیلوں کی سہولیات فراہم ہوں۔

۱۰- الحاق کے حصول کا طریقہ کار: (Procedure of getting Affiliation)

۱۔ ڈگری ادارے کے ڈائریکٹر/ پرنسپل الحاق کے لیے درخواست بمعہ تفصیلات سیکریٹری الحاق کمیٹی کو دیں گے۔
۲۔ سیکریٹری الحاق کمیٹی وفاقی اُردو یونیورسٹی کی متعلقہ شعبے سے متعلق اراکین الحاق کمیٹی کا اجلاس طلب کریں گے تاکہ درخواست کی روشنی میں فارم دیا جاسکے۔
۳۔ الحاق سے متعلق باقاعدہ فارم پُر کر کے مقررہ فیس برائے کارروائی اور مقررہ معائنہ کی فیس کا پے آرڈر بنام سیکریٹری الحاق کمیٹی دفتر میں جمع کرائیں گے۔
۴۔ سیکریٹری الحاق کمیٹی ادارے کے سربراہ کی جانب سے موصولہ فارم کی روشنی میں اراکین الحاق کمیٹی کا ایک اجلاس طلب کریں گے جس میں تفصیلات پر غور وخوض کرنے کے بعد ادارے کے باقاعدہ معائنہ کی تاریخ کا تعین کیا جائے گا۔
۵۔ ادارے کے معائنے کے لیے اراکین الحاق کمیٹی کے تمام ممبران بمعہ دو بیرونی ماہرین مضمون مقررہ تاریخ اور وقت پر ادارے میں پہنچیں گے۔
۶۔ لائبریری لیبارٹریز، کلاس رومز، دفاتر، پرنسپل کا کمرہ، کمپیوٹر روم کا معائنہ اور فیکلٹی ممبرز و غیر تدریسی عملے سے ملاقات کی جائے گی۔
۷۔ اسی دن آئندہ میٹنگ کی تاریخ کا تعین کرلیا جائے گا۔
۸۔ مقررہ تاریخ کو تمام اراکین الحاق کمیٹی اور بیرونی ماہرین مضمون کی رپورٹوں کی روشنی میں عارضی الحاق نامہ تیار کیا جائے گا تاکہ ادارہ کو عالمی سطح پر لانے کے لیے کارروائی کرلی جائے۔ ادارے کے سربراہ کو مقررہ الحاق فیس کا پے آرڈر بنام سیکریٹری الحاق کمیٹی دفتر میں جمع کرانے کی ہدایت کی جائے
۹۔ وقت مقررہ پر معائنہ کیا جائے گا تاکہ اراکین اطمینان کرلیں کہ معائنہ کے دوران وضع کردہ تمام امور مکمل کر لیے گئے ہیں۔
۱۰۔ تمام اراکین کے متفقہ فیصلے کے بعد ایک سال کے لیے دفتر الحاق کمیٹی سے الحاق نامہ جاری کردیا جائے گا۔

۱۱- الحاق کے لیے کارروائی: (Procedure of Affiliation)

تمام اراکین الحاق کمیٹی کے اطمینان کے بعد کہ ادارہ مطلوبہ معیار کے مطابق ہے اور الحاق سے متعلق ادارے نے تمام امور کی تکمیل کرلی ہے تو کمیٹی ایک سال کے لیے الحاق کمیٹی الحاق نامہ جاری کرے گی جس کے لیے درج ذیل کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

۱۔ یونیورسٹی اور الحاقی ادارے کے درمیان تمام انتظامات کے سلسلے میں ایک قانونی اقرار نامہ تحریر کیا جائے گا جس پر دونوں جانب سے مجاز نمائندے دستخط کریں گے۔
۲۔ اقرار نامے میں انتظامات ذمہ داریوں، مالیاتی نظام، معیار کی جانچ کا طریقہ کار، طریقہ ادائیگی رقوم، مقررہ معیار، اقرار نامہ کی منسوخی اور اختلافات طے کرنے کا طریقہ تحریر کیا جائے گا۔

۳۔ اقرارنامہ میں واضح طور پر معیار کی نگرانی کے جانچ کا طریقہ، نظر ثانی اور معائنہ سے متعلق بھی تفصیل تحریر کی جائے گی۔

۴۔ اقرارنامہ کے ختم ہونے کی معیاد دونوں فریقین کی جانب سے واضح طور پر تحریر ہوگی اگر توسیع کا کوئی طریقہ کار اور اُس سے متعلقہ درکار لوازمات کو بھی ضبط تحریر میں لایا جائے گا۔

۱۲- الحاق کی منسوخی کا طریقہ کار:(Procedure of Cancellation of Affiliation)

اگر کوئی تعلیمی ادارہ الحاق سے متعلق شرائط پوری کرنے میں ناکام رہتا ہے یا

تعلیمی ادارہ اور اُس کے معاملات طور طریقے معمولات، تعلیم کے مفاد کے خلاف یا

الحاق کمیٹی کی انکوائری کے بعد ادارہ قانون میں مطلوب کسی معاملے سے عہدہ برآء ہونے میں ناکام پایا جاتا ہے یا

اُس کے معاملات اس طرح چلائے جارہے ہیں کہ تعلیمی مفادات کے منافی ہیں تو الحاق کمیٹی کی سفارشات پر تعلیمی ادارے کو سماعت کا موقع فراہم کرنے کے

بعد سنڈیکیٹ کی منظوری سے الحاق مکمل یا جزوی طور پر منسوخ کر دیا جائے گا۔

الحاق کی منسوخی کا اعلان طلبا کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے اس طرح کیا جائے گا کہ عوام الناس بخوبی آگاہ ہو جائیں۔

الحاق کی منسوخی کے خلاف اپیل وائس چانسلر سے کی جاسکے گی۔ اپیل کی سماعت کے بعد وائس چانسلر الحاق کی بحالی سنڈیکیٹ کو کرسکیں گے یا مسترد کرسکیں گے۔

بحالی کی صورت میں مشروط اجازت دیں گے جو سنڈیکیٹ کی توثیق سے مشروط ہوگی۔

۱۳- الحاق حاصل کرنے کے لیے کارروائی کی فیس: (Proceeding Fee for Affiliation)

(i) درخواست پر کارروائی کے لیے مقررہ فیس ادا کرنی ہوگی۔

(ii) الحاق کمیٹی کے معائنہ کی آمادگی کی صورت میں مقررہ معائنہ فیس کا پے آرڈر بنام سیکریٹری الحاق کمیٹی جمع کروایا جائے گا۔

(iii) مذکورہ بالا دونوں فیسیں نا قابل واپسی ہوں گی۔

(iv) تعلیمی ادارہ کو الحاق کی منظوری کی صورت الحاقی فیس جمع کروانا ہوگی اُس کے بعد پروانۂ الحاق جاری کیا جائے گا۔

(v) تعلیمی ادارے کو ایک سالانہ تجدیدِ الحاق فیس بھی جمع کروانی ہوگی جس کا تعین وقتاً فوقتاً سینڈیکیٹ کریگی۔

۱۴- الحاق کمیٹی کی تشکیل اور کارروائی کا طریقہ کار:۔

(Constitution of Affiliation Committee and Procedure of Proceeding)

(۱) یونیورسٹی کی ایک الحاق کمیٹی قانونِ اول کی دفعہ (9) کے تحت درج ذیل تشکیل دی جائے گی۔

(i) شیخ الجامعہ کا نامزد کردہ پروفیسر جو کمیٹی کا سربراہ ہوگا۔

(ii) دو (۲) پروفیسرز/ ایسوسی ایٹ پروفیسرز/ جنہیں اکیڈمک کونسل نامزد کرے۔

(iii) الحاق کمیٹی خاص اجلاس کے لئے اندرونی یا بیرونی دو ماہرِ مضمون کمیٹی میں شامل کرسکتی ہے۔

(iv) ناظمِ امتحانات

(۲) الحاق کمیٹی کے ممبران کی مدت تقرر تین سال ہوگی۔

(۳) الحاق کمیٹی کے اجلاس کا کورم کم از کم تین ممبران ہوگا۔

کارروائی کا طریقۂ کار: (Procedure of Proceeding)

(i) الحاق کمیٹی کے اجلاس یا معائنہ کا کورم کم از کم تین ممبران ہوگا۔

(ii) الحاق کمیٹی تین ماہرین سے زیادہ کمیٹی میں شامل نہ کرے گی۔

(iii) الحاق کمیٹی کا ریکارڈ ڈپٹی رجسٹرار کی تحویل میں رہے گا۔ اور وہ مراسلت کے فرائض چیئرمین الحاق کمیٹی کی اجازت سے انجام دے گا۔ یونیورسٹی کا ایک اُستاد جسے شیخ الجامعہ نامزد کریں الحاق کمیٹی کے سیکریٹری کے فرائض انجام دے گا۔

الحاق کمیٹی درج ذیل وظائف انجام دے گی: (Affiliation Committee Shall Perform Following Functions)

(i) تعلیمی ادارے کے الحاق سے متعلق سنڈیکیٹ کو مشورہ دینا۔

(ii) تعلیمی ادارے کی تعلیمی کارکردگی کی نگرانی کرنا

(iii) الحاق حاصل کرنے کے خواہش مند اداروں کا معائنہ اور اُس سے متعلق سینڈیکیٹ کو مشورہ دینا۔

(iv) شرائط کی خلاف ورزی پر الحاقی اداروں کی انکوائری کرنا اور سنڈیکیٹ کو مطلع کرنا۔

اُن وظائف کو انجام دینا جن کی وقتاً فوقتاً قانون میں وضاحت کی جائے گی۔

۱۵- معائنہ کمیٹی: (Inspection Committee)

ایک معائنہ کمیٹی یونیورسٹی تشکیل دے گی جس میں الحاق کمیٹی کے ارکان کے علاوہ رجسٹرار کی اضافی رُکنیت ہوگی تا کہ یہ جائزہ لینے میں آسانی ہو کہ تعلیمی ادارہ تمام تعلیمی اور تدریسی تقاضے قانون کے مطابق پورے کر رہا ہے اور معیار کو برقرار رکھ رہا ہے تا کہ سنڈیکیٹ میں اس معاملے کی رپورٹ پیش کی جا سکے۔

ضوابط: نصاب وامتحان برائے الحاق کالجز و ادارے

(Regulations concerning Syllabus and Exam of Affiliated Colleges and Institutions)

بمطابق دفعہ 27(1)(a)

۱- بی ایس/ ماسٹرز پروگرام

(تمام ملحقہ اداروں/ کالجز میں اُردو یونیورسٹی کے منظور شدہ نصابات/ پروگرام اختیار کیے جائیں گے)

سمسٹر سسٹم حسب ذیل شرائط کے ساتھ اختیار کیا جاسکتا ہے:۔

(i) ہر کورس کے طے شدہ نمبرات میں سے الحاقی ادارہ 40% تک طالبعلم کا امتحان لے سکے گا اور نتائج دو ہفتہ میں جامعہ کے شعبہ امتحانات میں جمع کرائے گا۔ یہ امتحانات اندرونی (Internal) کہلائیں گے۔ (یونیورسٹی الحاقی ادارے سے امتحانی پرچہ اور طالبعلم کا پیپر اور جوابی کاپی طلب کر سکتی ہے)۔ باقی 60% کے لیے جامعہ اُردو متعلقہ شعبہ کی بورڈ آف اسٹڈیز کے ذریعے تمام الحاق شدہ اداروں کے لیے ممتحن مقرر کرے گی جب کہ امتحانات یونیورسٹی کی حدود یا یونیورسٹی کے طے کردہ امتحان کے مرکز میں یونیورسٹی کی زیر نگرانی منعقد ہونگے، یہ امتحان ٹرمینل کہلائے گا۔

(ii) دونوں امتحانات میں کامیابی کے لیے طالب علم کو کم از کم 50% علیحدہ علیحدہ نمبر حاصل کرنا ہونگے۔ (50% اندرونی اور 50% ٹرمینل)

(iii) عملی امتحان یونیورسٹی کی زیر نگرانی متعلقہ اداروں میں منعقد ہونگے۔

۲- تدریسی وانتظامی شعبہ: (Departments of Teaching and Administration)

۱- تدریسی عملے کی کم از کم تعلیمی استعداد کمپیوٹر سائنس/ اطلاعاتی ٹیکنالوجی میں ماسٹر ڈگری درجہ اول ہوگی۔ تدریسی عملے کی ڈگریاں ہائر ایجوکیشن کمیشن (HEC) کی تسلیم شدہ یونیورسٹیوں کی ہونا چاہئیں، دیگر مضامین کے اساتذہ کا بھی یہی معیار ہوگا۔

۲- تدریسی عملہ کی تعداد کم از کم درج ذیل مناسبت سے ہونا چاہیے۔
ایک پروفیسر، دو ایسوسی ایٹ پروفیسر، تین اسسٹنٹ پروفیسر اور چار لیکچرر۔

۳- تدریسی عملے میں لیکچرر کی ماہانہ تنخواہ کم از کم دس ہزار روپے سے شروع ہوگی۔

۴- ادارے میں کم از کم 50% تدریسی عملہ باقاعدہ کل وقتی ملازم ہونا چاہئے اور ان کو بذریعہ بینک (Payees Account) تنخواہ دی جائے گی۔

۵- اساتذہ کے سلیکشن بورڈ میں وائس چانسلر اور ان کے نامزد دو ماہرین مضمون شامل ہوں گے۔

۶- تمام کل وقتی/ جز وقتی تقررات کے لیے سلیکشن بورڈ کی منظوری لازمی ہوگی۔

۷- تمام تقررات اور برطرفی کے لیے وائس چانسلر کی منظوری لینا ہوگی۔

۸- مستقل بنیادوں پر قائم ایک بورڈ آف گورنر ادارے کو کنٹرول کرے گا۔ بورڈ آف گورنر کے تین ارکان یونیورسٹی سے ہوں گے جنہیں تعلیمی کونسل نامزد کرے گی۔

۹- ادارے کا بورڈ آف گورنر تعلیمی فیسوں کا نظام طے کرے گا۔ یونیورسٹی ہر طالبعلم سے 4000 روپے سالانہ کی رجسٹریشن (انرولمنٹ) فیس وصول کرے گی۔

۱۰- ادارہ ایک باقاعدہ تعمیر شدہ عمارت میں ہوگا۔ تعلیمی ادارے کو چلانے کے لیے تمام متعلقہ اداروں سے ضروری اجازت لی جائے گی۔ ادارے میں باقاعدہ کتب خانے کا انتظام ہونا چاہیے تاکہ فاضل اوقات میں طالب علم کتابوں سے استفادہ حاصل کر سکیں۔

۳- بی بی اے اور ایم بی اے، ڈگری پروگرام:

(تمام ملحقہ اداروں/کالجز میں اُردو یونیورسٹی کے منظور شدہ نصابات/ پروگرام اختیار کیے جائیں گے)

نصاب اور امتحان: (Syllabus and Examination)

۱- بی بی اے اور ایم بی اے ڈگری پروگرام کے لیے طریقہ امتحان درج ذیل ہوگا۔

(i) ہر کورس کے طے شدہ نمبرات میں سے الحاقی ادارہ 40% تک طالبعلم کا امتحان لے سکے گا اور نتائج دو ہفتہ میں جامعہ کے شعبہ امتحانات میں جمع کرائے گا۔

یہ امتحانات اندرونی (Internal) کہلائیں گے۔ (یونیورسٹی الحاقی ادارے سے امتحانی پرچہ اور طالبعلم کا پیپر اور جوابی کاپی طلب کرسکتی ہے)۔ باقی 60% کے لیے جامعہ اُردو متعلقہ شعبہ کی بورڈ آف اسٹڈیز کے ذریعے تمام الحاق شدہ اداروں کے لیے ممتحن مقرر کرے گی جب کہ امتحانات یونیورسٹی کی حدود یا یونیورسٹی کے طے کردہ امتحان کے مرکز میں یونیورسٹی کی زیر نگرانی منعقد ہونگے، یہ امتحان ٹرمینل کہلائے گا۔

(ii) دونوں امتحانات میں کامیابی کے لیے طالب علم کو کم از کم 50% علیحدہ علیحدہ نمبر حاصل کرنا ہونگے۔ (50% اندرونی اور 50% ٹرمینل)

(iii) عملی امتحان یونیورسٹی کی زیر نگرانی متعلقہ اداروں میں منعقد ہونگے۔

تدریسی و انتظامی شعبہ: (Departments of Teaching and Administration)

۱- تدریسی شعبے کی تعلیمی قابلیت کم از کم MBA، MPA، MA، اور M.Com بدرجہ اول ہوگی تا ہم کم از کم 70% تدریسی عملہ ماسٹرز ان بزنس ایڈمنسٹریشن کی سند کا حامل ہو۔ تدریسی عملہ اسناد ہائر ایجوکیشن کمیشن (HEC) کی تسلیم شدہ یونیورسٹیوں کی ہونا چاہئیں۔ دیگر مضامین کے اساتذہ کے لیے بھی یہی معیار ہوگا۔

۲- تدریسی شعبہ کے عملے کی تعداد کم از کم درج ذیل تناسب سے ہونی چاہیے۔

پروفیسر 1، ایسوسی ایٹ پروفیسر 2، مددگار پروفیسر 3، لیکچرار 4،

۳- ماہانہ تنخواہ جو تدریسی عملے کو ادا کی جائے کم از کم -/10,000 (دس ہزار روپے) سے شروع ہوگی۔

۴- ادارے میں کم از کم 50% تدریسی عملہ باقاعدہ کل وقتی ملازم ہونا لازمی ہے۔ اُن کو بذریعہ بینک (Payees Account) تنخواہ دی جائے گی۔

۵- اساتذہ کے سلیکشن بورڈ میں وائس چانسلر اور اُن کا نامزد دو (۲) ماہرین مضمون شامل ہوں گے۔

۶- تمام کل وقتی/ جز وقتی تقررات کے لیے سلیکشن بورڈ کی منظوری لازمی ہوگی۔

۷- تمام تقررات اور برطرفی کے لیے وائس چانسلر کی منظوری لینا ہوگی۔

۸- مستقل بنیادوں پر قائم ایک بورڈ آف گورنرز ادارے کو کنٹرول کرے گا۔ بورڈ آف گورنرز کے تین ارکان یونیورسٹی سے ہوں گے جنہیں تعلیمی کونسل نامزد کرے گی۔

۹- ادارے کا بورڈ آف گورنرز تعلیمی فیسوں کا نظام طے کرے گا۔ یونیورسٹی ہر طالبعلم سے 4000 روپے سالانہ کی رجسٹریشن (انرولمنٹ) فیس وصول کرے گی۔

۴- الحاق معائنہ کی فیس کی تفصیلات برائے وفاقی وصوبائی کالج

(Detail of Fee of Affiliation and Inspection for Federal and Provincial Colleges)

الف) تازہ درخواست پر ابتدائی کارروائی فیس — Rs. 5,000/-

ب) الحاق شدہ کالجوں کی جانب سے کارروائی فیس — Rs.25,000/-

1- پیشہ ورانہ کالج/ادارے (Professional College/Institution)

الف) معائنہ فیس — Rs.10,000/-

ب) الحاق فیس (۵۰ نشستوں کے لیے) — Rs.30,000/-

ج) نشستوں کی تعداد میں اضافہ (فی نشست) — Rs. 250/-

2- پوسٹ گریجویٹ کالج: (Post-graduate College)

الف) کارروائی فیس — Rs. 2,000/-

ب) معائنہ فیس — Rs.10,000/-

ج) الحاقی فیس (فی ڈگری زیادہ سے زیادہ ۵۰ نشستوں کے لیے) — Rs.10,000/-

د) اضافی نشستوں کے لیے — Rs. 500/-

3- گریجویٹ کالج غیر پیشہ ورانہ: (Non-Professional Graduate College)

(بی اے، بی ایس سی، بی کام)

الف) معائنہ فیس — Rs.10,000/-

ب) الحاقی فیس (۵۰ نشستوں کے لیے) — Rs.10,000/-

ج) نشستوں کی تعداد میں اضافہ (فی نشست) — Rs. 450/-

د) رجسٹریشن فیس فی طالب علم — Rs. 3,500/-

ہ) امتحانی فیس — Rs. 1,500/-

و) نئے مضامین متعارف کرانے کے لیے (فی نشست) — Rs. 250/-

ز) معائنہ فیس — Rs.10,000/-

۵- الحاق ومعائنہ کی فیس کی تفصیلات برائے پرائیویٹ کالجز وخود مختار ادارے:

(Detail of Fee of Affiliation and Inspection for Private Colleges and Autonomous Organizations)

الف) تازہ درخواست پر ابتدائی کارروائی فیس	Rs. 5,000/-
ب) الحاق شدہ کالجوں کی جانب سے کارروائی فیس	Rs.25,000/-
1- پیشہ ورانہ کالج/ادارے	
الف) معائنہ فیس	Rs.25,000/-
ب) الحاق فیس (۵۰ نشستوں کے لیے)	Rs.60,000/-
ج) نشستوں کی تعداد میں اضافہ (فی نشست)	Rs. 3,000/-
2- غیر پیشہ ورانہ کالج: (گریجویٹ سطح)	
الف) (نئے معاملات کے لیے) معائنہ فیس	Rs.10,000/-
(دیگر معاملات کے لیے)	Rs. 5,000/-
ب) الحاق فیس (فی ڈگری پروگرام ۵۰ نشستوں کی مد تک)	Rs.35,000/-
ج) نشستوں کی تعداد میں اضافہ (ڈگری سطح) پر فی نشست فیس	Rs. 1,000/-
کم از کم	Rs. 5,000/-
د) نئے مضامین متعارف کرانے کے لیے (ڈگری سطح)	Rs. 5,000/-
3- پوسٹ گریجویٹ کالج:	
الف) معائنہ فیس (نئے معاملات کے لیے)	Rs.10,000/-
دیگر معاملات کے لیے	Rs. 5,000/-
ب) الحاق فیس فی مضمون/ڈگری (زیادہ سے زیادہ ۵۰ نشستوں کے لیے	Rs.35,000/-
ج) نشستوں کی تعداد میں اضافہ (فی نشست)	Rs. 2,000/-
د) رجسٹریشن فیس فی طالبعلم	Rs. 3,500/-
ہ) امتحانی فیس	Rs. 1,500/-

۶- ترمیمات: (Amendments)

۱- الحاقی اداروں کے لیے الحاقی فیس مبلغ -/60,000 (ساٹھ ہزار روپے) جو پہلے سے طے شدہ ہے وہی رہے گی۔

۲- سالانہ تجدیدی فیس کل الحاق کا 20 فیصد وصول کی جائے گی۔

۳- طلبہ کے انرولمنٹ کی فیس -/4,000 (چار ہزار روپے) ہوگی۔

۴- الحاقی اداروں کی فی پروگرام نشستیں 35 سے بڑھا کر 50 کردی گئی ہیں۔ 50 داخلوں سے زائد کے لیے پیشگی اجازت لینا ہوگی۔ بغیر اجازت زائد داخلے کرنے کی صورت میں -/50,000 (پچاس ہزار روپے) جرمانہ وصول کیا جائے گا۔

۵- اضافی داخلوں کی اجازت ادارے میں موجود سہولتوں سے مشروط ہوگی۔ ہر زائد داخلہ طے شدہ -/3000 (تین ہزار روپے) فی طالب علم اضافی ادائیگی کرنا ہوگی۔

۶- اندرونِ کراچی نئے الحاقی اداروں کی درخواست پر کارروائی فیس -/5,000 (پانچ ہزار روپے) معائنہ فیس -/25,000 (پچیس ہزار روپے) اور بیرونِ کراچی ودیگر صوبہ جات کے اداروں کی معائنہ فیس -/100,000 (ایک لاکھ روپے) وصول کی جائے گی۔

۷- # خاکہ عارضی الحاق نامہ (دفتر الحاق کمیٹی کے سرنامہ پر)

(Temporary Affiliation Certificate)

گزٹ آف پاکستان مطبوعہ حاکم مجاز ''صدر پاکستان'' اسلام آباد ۱۳؍نومبر ۲۰۰۲ء رجسٹرڈ نمبر M-302/L-7646 کے باب II یونیورسٹی نمبر (XIV) اور (XV) کے

تحت حسب ہدایت محترم شیخ الجامعہ وفاقی اُردو یونیورسٹی برائے فنون، سائنس اور ٹیکنالوجی مورخہ.....................۲۰۰۷ء کو اراکینِ الحاق کمیٹی نے آپ کے ادارے کی جانب

سے دی گئی درخواست کی روشنی میں بسلسلہ الحاق.....................تفصیلی معائنہ کیا اور درج ذیل شرائط کے ساتھ عارضی الحاق (Provisional Affiliation) منظور کیا۔

۱- حتی الامکان ماہرین کی بہترین معاوضے پر خدمات حاصل کی جائیں۔

۲- لازمی مضامین اُردو، اسلامیات، مطالعہ پاکستان اور انگریزی کے الگ الگ اُستاد مقرر کیے جائیں جن کی تعلیمی قابلیت متعلقہ مضمون میں ایم اے سیکنڈ ڈویژن ہونا لازمی ہے۔

۳- تمام اساتذہ کی ذاتی مسل جن میں ان کے تقرر نامے اور مشاہرے کی تفصیل ہو معائنہ کے لیے تیار رکھی جائیں۔

۴- اساتذہ اور غیر تدریسی عملے کی سہولیات کے بارے میں بھی باقاعدہ پروگرام مرتب کیا جائے۔

۵- ادارے کی کارکردگی کو نمایاں بنانے کے لیے Ph.D. ماہرین مضامین کو فیکلٹی میں جز وقتی شامل کیا جائے۔

۶- نصاب، طریقہ و نظام الاوقات امتحانات FUUAST کے قوانین کے مطابق ہوں گے۔

۷- آغاز تدریس سے قبل نصاب کے مطابق جدید ۵۰۰ کتب، کتب خانے میں شامل کریں گے۔ متعلقہ مضامین کی کم از کم پانچ پانچ کتب موجود ہوں۔ اور لائبریرین کا تقرر کیا جائے۔

۸- الحاق کمیٹی کے دو ممبران اچانک معائنہ (Surprise Visit) ہر دو ماہ میں کریں گے۔ جس کی رپورٹ محترم شیخ الجامعہ کو دی جاتی رہے گی۔

۹- کمپیوٹر لیب میں جدید کمپیوٹر مہیا کیے جائیں گے انٹرنیٹ کی سہولت لازمی ہے۔

۱۰- داخلے کے اُمیدوار کو کم از کم 45% نمبر کے ساتھ پاس ہونا لازمی ہوگا۔

۱۱- 75 فیصد حاضری کا لازمی بنایا جائے۔ پراسپکٹس میں نمایاں طور پر چھپوایا جائے کہ 75 فیصد سے کم حاضری پر امتحانی فارم داخل نہیں کیا جا سکے گا۔ ماہانہ حاضری کو نوٹس بورڈ پر آویزاں کیا جائے اور ہر سہ ماہی رہائشی پتہ پر بذریعہ ڈاک بھیجا جائے نیز کارکردگی کے بارے میں والدین کو بھی تحریری اطلاع بھیجی جائے۔

۱۲- الحاق سے متعلق قواعد و ضوابط پر عمل درآمد کیا جائے نیز تبدیلی سے متعلق جامعہ ہذا وقتاً فوقتاً مطلع کرتے رہے گی۔ یونیورسٹی کو اختیار ہے کہ جب چاہے ترمیم و تبدیلی کرے۔

نوٹ:۱ اس خاکے میں اراکینِ الحاق کمیٹی کی تجاویز شامل کر کے عارضی الحاق نامہ دیا جاتا ہے۔

۲ طالب علموں کے والدین کی آمدنی کو مدنظر رکھتے ہوئے فیسوں میں رعایت دی جائے گی۔ نیز وظائف کا بھی لائحہ عمل مرتب کیا جائے گا

رجسٹرار سیکریٹری الحاق کمیٹی

۸- فارم وسوالنامہ برائے الحاق: (Form and Questioner for Affiliation)

نوٹ: ازراہ کرم ہر سوال کا واضح جواب دیں۔ ضرورت ہو تو زائد سادے کاغذات استعمال کریں۔

عمومی:

۱- کالج/ادارے کا نام محل وقوع اور پتہ: ....

....

۲- ٹیلی فون نمبر: ....

۳- قیام کا سال: ....

۴- الحاق کا پہلا سال: ....

۵- معائنہ کی تاریخ: ....

۶- اجراء ڈگری یا امتحانات کے لیے کالج تسلیم یا الحاق کا متمنی ہے۔

کلیہ (فیکلٹی)	ڈگری	امتحان	لازمی مضامین	اختیاری مضامین

انتظام

۱- پرنسپل کا نام/ادارے کا سربراہ: ....

تعلیمی قابلیت: ....

مالیات (Finance)

۱-کالج/ادارے کی مالی کیفیت اور ڈگری کلاسوں کے اخراجات کے لیے آمدنی کے ذرائع:

....

....

۲-گزشتہ سالوں کے آمدنی کے ذرائع:

....

....

۳-الف) متواتر: (Recurring)

سرکاری گرانٹ:

....

تعلیمی فیس سے آمدنی:

....

دیگر ذرائع سے آمدنی:

....

(ب) غیر متواتر(Non Recurring):

تعمیراتی گرانٹ:

....

ساز و سامان:

....

دیگر ذرائع سے آمدنی:

....

۴- طلبا سے لی جانے والی ماہانہ تعلیمی فیس کی کلاس وار شرح:

یہ ماہانہ یا میعادی بنیاد پر جمع کی جاتی ہے۔

۵- کیا طلبا سے مندرجہ ذیل فیس لی جاتی ہے:-

اگر لی جاتی ہے تو ہر مد میں وصول کی جانے والی رقم:

کھیل فیس ....

انجمن فیس ....

داخلہ فیس/زرضمانت ....

۶- کیا ادارہ طلبا سے ماہانہ یا سالانہ بنیادوں پر یا کسی مندرجہ اکاؤنٹس میں کوئی رقم وصول کرتا ہے:

تعمیراتی فنڈ: ....

تفریحی فنڈ: ....

نادار طلبا فنڈ: ....

کتب خانہ فنڈ: ....

لیبارٹری فیس: ....

دیگر کوئی فنڈ یا چندہ ....

۷- گزشتہ دو سالوں میں کالج/ادارے کا کُل سالانہ خرچ کیا تھا؟

....

الف) متواتر(Recurring): ....

ب) غیر متواتر(Non Recurring): ....

کیا آمدنی اور خرچ متوازن تھا؟ اگر نہیں تو کالج/ادارے نے خسارہ کس طرح پورا کیا؟

ا- ہر مضمون میں اساتذہ کی تعداد:

مضمون	اساتذہ کی تعداد

مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ شعبہ وار اساتذہ کی مکمل فہرست:

نمبر شمار	نام	عہدہ	ڈگری معہ ڈویژن و مضامین	تدریسی تجربہ	مدت ملازمت

۲- ہر مضمون میں کلاسوں کا حجم:

سائنس

(الف) نظری ....

(ب) عملی ....

آرٹس اور کامرس

(الف) ....

(ب) ....

۳- گزشتہ دو سالوں میں طلباء کی فیکلٹی/ سائنس، آرٹس، کامرس اور کمپیوٹر اور کلاس وار تعداد:

کلاس	پہلا سال		دوسرا سال		تیسرا سال		چوتھا سال	
جماعت	لڑکے	لڑکیاں	لڑکے	لڑکیاں	لڑکے	لڑکیاں	لڑکے	لڑکیاں

۴- گزشتہ دو سالوں میں داخل کئے جانے والے طلباء کی فیکلٹی اور کلاس وار تعداد اور ڈویژن:

کلاس	فرسٹ ڈویژن (درجہ اول)	سیکنڈ ڈویژن (درجہ دو)	تھرڈ ڈویژن (درجہ سو)	پاس	میزان

۵- گزشتہ دو سال کے امتحان وار یونیورسٹی نتائج:

فی صد	میزان	پاس	سیکنڈ ڈویژن	فرسٹ ڈویژن	تعداد طلباء

عمارت (Building)

۱- کمروں کی تعداد (کلاس وار) ان کا طول وعرض وگنجائش:

۲- تجربہ خانوں، تدریسی کمروں، لیکچر تھیٹر، کمرہ مشترک، کمرہ اساتذہ، کتب خانہ، اسمبلی ہال، دفاتر وغیرہ کے رقبوں کی تفصیل مع تخمینی طول وعرض اور تعداد:

۳- کیا مندرجہ بالا جگہوں میں مندرجہ ذیل نصب ہیں؟

(الف) فراہمی آب: ....

(ب) الیکٹریسٹی ہر دو لائننگ اور پاور کنکشن اور پنکھے: ....

(ج) گیس: ....

(د) سینیٹری تنصیبات: ....

(ہ) روشن دان: ....

کمی یا نقائص (اگر ہیں) کو دور کرنے کی تجاویز: ....

۴- کالج/ادارے کے گرد و پیش کے بارے میں مختصر نوٹ:

اقامت گاہ (Lodging)

۱- کیا کالج/ادارے کا کوئی ہاسٹل ہے؟ اگر ہوں تو ان کی تعداد مع مندرجہ ذیل معلومات:

(الف) ہر ہاسٹل میں موجود اقامتیوں کی تعداد: ....

(ب) ہر ہاسٹل میں زیادہ سے زیادہ گنجائش: ....

(ج) ہاسٹلز کے قواعد وضوابط کی نقول فراہم کی جائیں۔ (اگر ہوں)

۲- کیا ہاسٹلز گنجائش سے زیادہ ہے؟ کیا ہاسٹل کے تمام اقامتی اسی کالج کے باقاعدہ طالبعلم ہیں؟

۳- کیا ہاسٹل میں طعام خانہ ہے؟ کیا اسے ادارے سے زر امداد ملتا ہے یا مکمل طور پر طلبا کے چندوں پر انحصار ہے؟

۴- کیا کمرہ مشترک اور اندرونی کھیلوں وغیرہ کا انتظام ہے؟

۵- طبی امداد کا کیا انتظام ہے؟

۶- اگر ہے تو اسکی تفصیل

۷- اگر کالج/ادارے کا کوئی ہاسٹل نہیں ہے تو بنانے کا ارادہ ہے اور کب تک؟

کھیل کا میدان (Play Ground)

۱- کیا کالج/ادارے کا کوئی کھیل کا میدان ہے؟ اگر ہے تو وہ ہاسٹل اور کالج سے کتنے دور ہے؟

۲- کن کھیلوں کے لیے ادارہ سہولیات فراہم کرتا ہے؟

۳- کیا کالج/ادارہ بین الکلیاتی، بین الجامعاتی کھیلوں اور ٹورنامنٹس میں حصہ لیتا ہے؟ اگر لیتا ہے تو نتائج کیسے ہیں؟

۴- کیا ان کھیلوں میں طلباء کو حصہ لینے کے مواقع ہیں؟ کیا اس مقصد کے لیے کوئی فرد حاضری بنایا گیا ہے؟

۵- کیا کالج/ادارے میں معلم جسمانی تربیت ہے؟ اگر ہے تو اس کی قابلیت اور تجربہ۔ اگر نہیں ہے تو کیا مستقبل قریب میں رکھنے کا ارادہ ہے؟

۶- کیا کالج/ادارے میں ڈاکٹر ہے؟ اگر ہے تو اس کی قابلیت تجربہ اور مشاہرہ:

کیا وہ:

کل وقتی ہے:

جز وقتی ہے:

وقت ضرورت بلایا جاتا ہے:

اگر مذکورہ بالا جواب نفی میں ہے تو طلبا کے طبی معائنے کے لیے کیا تجاویز ہیں؟

۷- کیا کالج/ادارے کے پاس جمنازیم، پیراکی کا تالاب اور اندرونی کھیلوں کے انتظامات ہیں؟

کیا ایسی ہی سہولیات طالبات کے لیے بھی ہیں؟

۸- کیا طالبات کے لیے معقول انتظامات کے ساتھ کمرہ مشترک ہے؟ تفصیل لکھیں

تجربہ خانے اور ورکشاپ (کارگاہ) (Lab and Workshop)

۱- ہر سائنسی مضمون کے تجربہ خانوں کے لیے کتنی جگہ مختص ہے؟ تجربہ خانوں کی تعداد کتنی ہے؟ ان کا طول وعرض کتنا ہے؟ نیز ہر تجربہ خانے میں کتنے طلبا کے لیے گنجائش ہے؟

۲- تجربہ خانوں میں یومیہ طلبا کی کتنی شفٹیں ہوتی ہیں؟

۳- کیا تجربہ خانے ضروری سامان اور آلات سے لیس ہیں؟ ہر تجربہ خانے کے آلات وسامان کی مکمل فہرست مہیا کریں۔ یہ بھی بتلائیں کہ موجودہ آلات سائنس سے ایک وقت میں کتنے طلباء مستفید ہوسکتے ہیں؟

۴- مختلف سائنسی مضامین کے آلات ودیگر سامان پر دو سال میں کتنی رقم خرچ ہوئی؟

۲۰۰۵ء ۲۰۰۶ء

....

متواتر (Recurring) ....

غیر متواتر (Non Recurring) ....

۵- آئندہ سال میں آلات وسامان کی خریداری پر کتنی رقم خرچ کرنے کی تجویز ہے؟

۶- کیا آلات ضرورت کو پورا کرسکیں گے اور کیا ان کی خریداری کے لیے مختص رقم کافی ہوگی؟

۷- آئندہ سال میں آلات وسامان کی خریداری پر کتنی رقم خرچ کرنے کی تجویز ہے؟

۸- کیا آلات ضرورت پوری کرسکیں گے اور کیا ان کی خریداری کے لیے مختص رقم کافی ہوگی؟

دیگر تعلیمی سرگرمیاں (Other Academic Activities)

۱- کیا کالج/ادارے کو مندرجہ ذیل میں سے کسی میں امتیاز حاصل ہے؟

الف) تعلیمی مشاغل

ب) کھیل

ج) بین الکلیاتی مباحثے، مذاکرے اور سیمینار

د) کسی اور شعبے میں امتیاز

۲- داخلی امتحانات کا انعقاد ہوتا ہے جیسے ماہانہ یا میقاتی امتحانات وغیرہ۔ اگر ہوتے ہیں تو ان میں طلبا کی کارکردگی کا ریکارڈ باقاعدگی سے مرتب کیا جاتا ہے؟ اگر نہیں تو کالج/ادارے کس طرح اپنے طلبا کی کارکردگی کو جانچتا ہے؟

۳- کالج/ادارے میں زائد نصاب سرگرمیاں

متفرق (Miscellaneous)

۱- دفتری عملے کے نام اور ان کے عہدے:

۲- کیا مندرجہ ذیل رجسٹر مرتب کئے جاتے ہیں؟

الف) طلبا کے داخلوں اور تبادلوں کا رجسٹر

ب) تمام نظری اور عملی کلاسوں کے حاضری رجسٹر جن سے ہر استاد کے لیکچرز اور ان میں طلبا کی شرکت کا فی صدی حساب کیا جا سکے۔

ج) یومیہ نقد بہی برائے آمدنی و خرچ

۳- کالج/ادارے میں بدنظمی کے واقعات، اگر ہوئے ہوں تو ایسے معاملات میں ذمے داران کی جانب سے لیے گئے اقدامات:

۴- کالج/ادارے کے بارے میں کوئی اور معاملہ جو الحاقی کمیٹی/معائنہ ٹیم کے علم میں لانا چاہتے ہوں:

کتب خانہ اور عجائب خانہ (Library and Museum)

۱- کالج/ادارے کے کتب خانے میں کتابوں کی کل تعداد:

۲- ہر مضمون میں کتابوں کی تعداد:

۳- کیا حوالہ جاتی کتب ضرورت کے مطابق موجود ہیں؟

۴- کیا ہر مضمون کی نصابی کتب موجود ہیں؟ ہر نصابی کتب کی تعداد رقم کریں۔

۵- تعداد جرنل اور میگزین جو کالج خریدتا ہے پابندی سے موصول ہونے والے جرنلز کی فہرست منسلک کریں۔

۶- کتابوں اور رسائل پر گزشتہ دو سال میں کتنی رقم خرچ کی گئی۔

۷- آئندہ سال کے لیے مجوزہ خرچ

۸- کتب خانے اور مطالعاتی کمروں کے اوقات:

۹- کیا امداد باہمی کی بنیاد پر طلباء کے لیے کوئی بک شاپ قائم ہے؟ کیا کالج امداد دیتا ہے؟ اگر دیتا ہے تو کتنی؟

۱۰- کتب خانہ کالج کے کمرہ مطالعہ میں کتنے طلبا کے بیٹھنے کی گنجائش ہے؟ کیا وہاں فرنیچر، روشنی اور پنکھوں کا مناسب انتظام ہے؟

۱۱- کیا کتب خانے میں ضرورت کے مطابق کتابیں موجود ہیں؟ اگر نہیں تو کمی پوری کرنے کے لیے کیا تجویز ہے؟

۱۲- کیا کالج/ادارے میں تربیت یافتہ گریجویٹ لائبریرین ہے؟ اس کی قابلیت اور تجربہ کیا ہے؟

۱۳- کیا کالج میں کوئی عجائب خانہ ہے؟ اگر ہے تو ہر مضمون کے لیے کتنی جگہ ہے؟

اگر اطلاق ہوتا ہو تو

گزشتہ معائنہ رپورٹ میں جن نقائص کی نشاندہی کی گئی تھی اور جو سفارشات پیش کی گئی تھیں، ان کا بیان (رپورٹ) منسلک کی جائے۔

نقائص کو کس حد تک دور کیا گیا اور سفارشات پر کتنا عملدرآمد ہو۔ جن سفارشات پر عملدرآمد نہیں ہوا ان کی وجوہ بیان کریں

تاریخ.. پرنسپل/سربراہ ادارہ..

قانون(Statutes)

ریویوپینل(Review Panel)

وفاقی اردو یونیورسٹی آرڈیننس CXIX of 2002: بمطابق دفعات 8(7)(a) و دفعہ 9

مختصر عنوان: (Short Title)

سینیٹ کے خلاف چانسلر کی کارروائی:(Action taken by the Chancellor against the Senate)

آغاز ونفاذ: (Application and Commencement)

منظوری کے فوری بعد ہوگا۔

اگر چانسلر نے یہ تسلی کرلی ہو کہ یونیورسٹی کے معاملات میں کوئی سنگین بے قاعدگی یا بدانتظامی ہوگئی ہے تو وہ سینیٹ کی کارروائی کے متعلق یہ ہدایت کرسکتا ہے کہ مخصوص کارروائی پر از سرنو غور کیا جائے اور اس ہدایت کے بعد ایک ماہ کے اندر اندر مناسب قدم اٹھایا جائے تا آنکہ چانسلر مطمئن ہو کہ یا تو اس پر نظر ثانی نہیں ہوئی یا جس خدشہ کا اظہار انھوں نے کیا تھا وہ دور نہیں کیا گیا۔

چانسلر بہ مطابق آرڈیننس 2002ء کی دفعہ 8(7)(a) درج ذیل کارروائی عمل میں لائے گا۔

(i) وہ ایسی صورت میں سینیٹ کو اظہار وجوہ کا تحریری نوٹس جاری کرے گا۔

(ii) پانچ رکنی ریویو پینل مقرر کرے گا تا کہ وہ اس کا جائزہ لے اور سینیٹ کی کارکردگی پر چانسلر کو رپورٹ پیش کرے۔

(iii) ریویو پینل رپورٹ چانسلر کی طرف سے دی گئی مقررہ مدت کے اندر پیش کی جائے گی۔

(iv) یہ ریویو پینل ان افراد پر مشتمل ہوگا جو علمی امور قانون، حسابی معاملات اور انتظامی امور میں شہرت رکھتے ہوں۔

سینیٹ سے برطرفی:(Removal from the Senate)

(ا) چانسلر کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ ریویو پینل کی سفارش پر کسی بھی فرد کو درج ذیل بنیاد پر سینیٹ کی رکنیت سے خارج کرسکے۔

(الف) اس کا ذہنی توازن ٹھیک نہیں رہا ہو۔ یا

(ب) وہ سینیٹ کے رکن کی حیثیت سے کام کرنے کا اہل نہیں رہا ہو یا

(ج) وہ کسی اخلاق سوز فعل کا مرتکب ہوا اور اسے قانونی عدالت نے مجرم قرار دے دیا ہو۔

(د) بغیر کسی معقول وجہ کے وہ مسلسل دو اجلاس میں غیر حاضر رہا ہو۔

(ہ) وہ بدچلنی کا مرتکب ہوا ہو جس میں ذاتی فائدے کے لیے اس نے اپنے منصب کا غلط استعمال کیا ہے یا اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی میں سخت نااہل ثابت ہوا ہو۔

(۲) چانسلر کسی ایسے شخص کو بھی سینیٹ کی رکنیت سے خارج کر سکے گا جس کی سفارش اس قرارداد میں کی گئی ہو جسے سینیٹ کے اراکین کی کم از کم تین چوتھائی اکثریت نے پاس کیا ہو۔ تا آنکہ اس قرارداد کو پاس کرنے سے پہلے سینیٹ نے متعلقہ رکن کو اپنی صفائی پیش کرنے کا موقع فراہم کیا ہو، مزید یہ کہ اس دفعہ کے مندرجات کا وائس چانسلر پر اس کے سینیٹ کے رکن ہونے کی حیثیت سے اطلاق نہیں ہوگا۔

ریویو پینل کے اجلاس کی کارروائی کا طریقہ کار بمطابق دفعہ (1)(29)

{Proceeding of Meeting of Review Panel Under Section(29)(1)}

(i) کنوینر اجلاس کے انعقاد سے سات (۷) یوم قبل اراکین کو ایجنڈا ارسال کریگا اور وقت اور تاریخ سے مطلع کریگا

(ii) کنوینر اجلاس سے قبل اراکین کی تعداد شمار کر کے کورم کا اعلان کرے گا۔

(iii) اجلاس کے انعقاد کے لیے کورم کل اراکین کی تعداد کا نصف ہوگا جبکہ نصف ایک شمار کیا جائے گا۔

(iv) اجلاس کا کورم پورا نہ ہونے کی صورت میں ۳۰ منٹ انتظار کے بعد ممبران کو کورم پورا نہ ہونے سے آگاہ کیا جائے گا۔ مزید ۱۵ منٹ بعد کورم پورا نہ ہونے کا اعلان کر کے کنوینر اجلاس کو برخواست کر دیں گے۔

(v) رجسٹرار کورم کا ریکارڈ رکھے گا اور روداد مرتب کرے گا۔

(vi) کنوینر کورم پورا ہونے کی صورت میں اجلاس کے آغاز کا اعلان کرے گا اور اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے ہوگا۔

(vii) اراکین کو ایجنڈے سے متعلقہ موضوع پر اظہارِ خیال کرنے کی اجازت ہوگی۔ وہ یہ حق کنوینر کی اجازت سے مقرر کردہ وقت کے مطابق استعمال کرے گا۔

(vii) کسی ممبر کی جانب سے کارروائی کے طریقے پر کسی نوعیت کے اعتراض اٹھائے جانے کی صورت میں کنوینر رولنگ دے گا جو حتمی ہوگی۔

(viii) تمام معاملات کا فیصلہ کثرتِ رائے سے ہوگا۔ کسی معاملے میں آراء نصف ہو جانے کی صورت میں کنوینر کی رائے فیصلہ کن ہوگی۔

(ix) ریویو پینل کی تمام کارروائی وفاقی اردو یونیورسٹی آرڈیننس CXIX 13/11/2002 میں دیئے گئے دائرۂ اختیار کے تحت ہوگی۔

باب سوم (Chapter 3)

ضوابط: وفاقی اُردو یونیورسٹی آرڈیننس CXIX of 2002: بمطابق دفعہ 27(1)(i)

بابت قانون اول: دفعہ 2

مختصر عنوان: (Short Title)

رئیس کلیہ (Dean)

آغاز و نفاذ: (Application and Commencement)

منظوری کے فوری بعد ہوگا۔

۱۔ رئیس کلیہ، کلیہ کا سربراہ ہوگا، تمام مجالس کلیات کی صدارت کرے گا ان کی روداد اور ریکارڈ رکھے گا۔

۲۔ رئیس کلیہ یونیورسٹی قواعد و ضوابط کے مطابق اپنے کلیہ کا نظم و نسق ترتیب دے گا اور ذمہ دار ہوگا۔

۳۔ وہ ضروری اعلامیہ کا اجراء کرے گا، تدریسی شعبہ جات کے نظام الاوقات کی نگرانی کرے گا اور تدریسی عمل کے اجراء کا ذمہ دار ہوگا۔

۴۔ تمام طالب علموں کی تعداد کا ریکارڈ رکھے گا اور تدریسی شعبہ جات کے سربراہان کے توسط سے اُن کی حاضریوں کا ریکارڈ رکھے گا۔

۵۔ وہ تدریسی و غیر تدریسی عمال کے فرائض اور ذمہ داریوں کی پابندی کروانے کا مجاز ہوگا۔

۶۔ وہ اپنے کلیہ کے غیر تدریسی عمال کو ذمہ داریاں سونپے گا اور ان ذمہ داریوں میں تبدیلی کر سکے گا۔

۷۔ تمام تدریسی و غیر تدریسی عمال کی کسی بھی نوعیت کی درخواستیں اور مراسلات رئیس کلیہ کے توسط سے جناب رجسٹرار اور شیخ الجامعہ کو پیش کی جا سکیں گی۔

۸۔ وہ کلیاتی کونسل (بورڈ آف فیکلٹی) کا سربراہ ہوگا۔

۹۔ تدریسی شعبہ جات، شعبہ جاتی کونسل (بورڈ آف اسٹڈیز) کے فیصلے رئیس کلیہ کے توسط سے ارسال کئے جائینگے۔

۱۰۔ تمام تدریسی شعبہ جات کے سربراہان تدریسی و غیر تدریسی عمال کی سالانہ خفیہ کارکردگی رپورٹ رئیس کلیہ کے توسط سے ارسال کریں گے۔

۱۱۔ اکیڈمک کونسل، سنڈیکیٹ میں کلیہ سے متعلق معلومات یا قرارداد رئیس کلیہ پیش کرے گا۔

۱۲۔ تدریسی شعبہ جات کے سربراہان کی جانب سے بجٹ داخلوں یا دیگر تعلیمی تجاویز رئیس کلیہ کے توسط سے پیش کی جا سکیں گی۔

۱۳۔ رئیس کلیہ رُخصتِ اتفاقی کی منظوری کا مجاز ہوگا جبکہ رُخصتِ مکسوبہ، رُخصتِ مطالعہ اور دیگر تعطیلات کی سفارش کرے گا۔

ضوابط: وفاقی اُردو یونیورسٹی آرڈیننس CXIX 2002: بمطابق دفعہ 27(1)(i)

بابت قانونِ اوّل: دفعہ 3

مختصر عنوان: **(Short Title)**

تدریسی شعبہ وصدرِ شعبہ (Teaching Department and Head of the Department)

۱۔ کلیہ میں مضامین کی تدریس کے لیے تدریسی شعبہ جات قائم کئے جائیں گے۔

۲۔ تدریسی شعبہ اکیڈمک کونسل کی سفارش یا انتظامی ہدایات کی روشنی میں ایک سے زائد مضامین کی تدریس کرے گا۔

۳۔ تدریسی شعبہ کا ایک سربراہ ہوگا جو صدرِ شعبہ کہلائے گا جس کا تقرر تین پروفیسروں اور ایسوسی ایٹ پروفیسروں میں سے باری باری تین سال کے لیے کیا جائے گا۔

۴۔ وہ قواعد کے مطابق تدریسی و تحقیقی نظم و نسق کا ذمہ دار ہوگا۔

۵۔ وہ تدریسی نظام الاوقات تیار کرے گا اور اساتذہ کو ان کی ذمہ داریاں سونپے گا۔

۶۔ صدرِ شعبہ تمام طالب علموں کا ریکارڈ رکھے گا اور رئیس کلیہ کے طلب کرنے پر داخلوں اور حاضریوں کا ریکارڈ پیش کرے گا۔

۷۔ وہ شعبہ کے تدریسی و غیر تدریسی عمال کے فرائض و ذمہ داریوں کی نگرانی کرے گا۔

۸۔ وہ اپنے شعبہ کے تدریسی اور غیر تدریسی عمال کی ذمہ داریوں میں تبدیلی کرنے کا مجاز ہوگا۔

۹۔ شعبہ کے تدریسی و غیر تدریسی عمال کی کسی بھی نوعیت کی درخواستیں صدرِ شعبہ کے توسط سے ارسال کی جائیں گی۔

۱۰۔ صدرِ شعبہ، شعبہ جاتی کونسل (بورڈ آف اسٹڈیز) کا سربراہ ہوگا۔

۱۱۔ شعبہ جاتی کونسل (مجلس تعلیم) کا اجلاس طلب کرے، اجلاس کی صدارت کرے گا اور اجلاس میں ممتحنِ اعلیٰ کے تقرر کی منظوری اور دیگر تعلیمی و تحقیقی تجاویز پیش کرے گا اور منظوری کرنے کے بعد رئیس کلیہ کے توسط سے ناظمِ امتحانات کو ارسال کرے گا۔

۱۲۔ صدرِ شعبہ شعبہ جاتی کونسل (مجلسِ تعلیم) میں ایم. فل/ پی. ایچ. ڈی کے امیدواروں کی درخواستیں پیش کرے گا اور ان کی منظوری حاصل کرکے GRMC کو پیش کرے گا۔

۱۳۔ صدرِ شعبہ تدریسی و غیر تدریسی عمال کی رُخصتِ اتفاقی کی منظوری دے گا۔

۱۴۔ وہ شعبہ کے امتحانی اخراجات کے لیے حاصل کردہ رقوم مقررہ ضوابط کے مطابق خرچ کرے گا اور اس کا حساب پیش کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔

۱۵۔ وہ تدریسی شعبہ کے تدریسی وغیر تدریسی عمال کی سالانہ خفیہ کارکردگی رپورٹ رئیس کلیہ کے توسط سے ارسال کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔

۱۶۔ وہ اپنی شعبہ جاتی کونسل (مجلسِ تعلیم) کی تعلیمی تجاویز اکیڈمک کونسل میں کلیاتی کونسل (بورڈ آف فیکلٹی) کی منظوری سے پیش کرے گا۔

۱۷۔ شعبہ کے تدریسی وغیر تدریسی عمال اور طالب علموں کے نظم وضبط کا ذمہ دار ہوگا اور ڈسپلن قائم رکھے گا۔

ضوابط: طلبہ کا داخلہ اور رجسٹریشن {Regulations:Admission and Registration of Students}

وفاقی اُردو یونیورسٹی آرڈیننس CXIX of 2002 :بمطابق دفعہ 27(1)(c)(d)

۱- یونیورسٹی کی جماعتوں/الحاقی کالجوں میں داخلہ دونوں مردوں اور عورتوں کے لیے کھلا ہوا ہے۔ داخلے کے خواہشمند اُمیدواروں کو شعبے کے سربراہ/متعلقہ کالج کے پرنسپل کو مقررہ فارم پر آخری پاس کرنے والے امتحان کے سرٹیفکیٹ/ڈپلوما کی مصدقہ نقل اور دوسری دستاویزات کے ساتھ جن کا اس غرض سے اعلان کیا گیا ہو، درخواست دینا ہوگی۔

۲- بی ایس/بی اے (امتیازی) کے کورس میں صرف ان ہی طالب علموں کو داخلہ دیا جائے گا جنھوں نے انٹرمیڈیٹ کا امتحان کم از کم سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا ہو۔

۳- وہ اُمیدوار جن کے انٹرمیڈیٹ کے ضمنی/آخر اس کے امتحان کے کامیاب نتائج کراچی میں ڈگری کلاس کے پہلے سال کے داخلے کی آخری تاریخ سے قبل مہیا ہو جائیں وہ ڈگری کلاس کے پہلے سال میں داخلے کے اہل ہوں گے، قطع نظر اس کے، کہ وہ انٹرمیڈیٹ کے ضمنی امتحان میں کتنے ہی مضامین میں شریک ہوئے ہوں۔

۴- وہ طالب علم جو سالانہ انٹر/ڈگری کے امتحان میں صرف ایک ہی مضمون میں فیل کیوں نہ ہوئے ہوں ان کو آنرز (امتیازی/ماسٹر) کے ڈگری کورس میں باقاعدہ طالبعلم کی حیثیت سے داخلہ نہیں دیا جائے گا۔

۵- اگر ایک داخل شدہ طالب علم کے پاس ضروری سرٹیفکیٹ یا دستاویز نہ ہوں یا معلوم ہو کہ اس نے غلط بیان دیا ہے یا اگر اس کا داخلہ بے قاعدہ پایا گیا تو یونیورسٹی کی طرف سے داخلہ منسوخی کا مستوجب ہوگا۔

۶- وہ طلبہ جو کسی جگہ ہمہ وقتی ملازمت میں ہوں اور جنھوں نے ایم اے (ابتدائی) یا بی اے (پاس) کا پہلے سال کا امتحان یونیورسٹی کے شعبے سے باقاعدہ طلبہ کی حیثیت سے پاس کرلیا ہو یا کسی الحاقی کالج سے وہ بعد کا امتحان یعنی ایم اے (آخری) یا بی اے (پاس) کے دوسرے سال کا امتحان بیرونی اُمیدواروں کی حیثیت سے دے سکتے ہیں۔ اگر وہ اپنی ہمہ وقتی ملازمت جاری رکھیں گے تو ان کو یونیورسٹی کے کسی شعبے میں یا الحاقی کالج میں داخلے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

۷- وہ جنھوں نے ایم اے (ابتدائی) یا بی اے (پاس)/بی کام حصہ اول کا امتحان بیرونی اُمیدوار کی حیثیت سے پاس کیا ہو ان کو ایم اے (آخری) یا بی اے پاس/بی کام حصہ دوم کے امتحان کے واسطے باقاعدہ طلبا کی حیثیت سے اندراج نہیں کیا جاسکتا۔

۸- وہ جنھوں نے ایم اے (ابتدائی) یا بی اے (پاس)/بی کام حصہ اول کا امتحان باقاعدہ طلبا کی حیثیت سے پاس کیا ہو ان کو بعد کے امتحانوں میں بیرونی طلبہ کی حیثیت سے شرکت کی اجازت ہے۔

۹- کسی شخص کو جس نے کوئی امتحان اُردو یونیورسٹی کے علاوہ کسی دوسری یونیورسٹی یا بورڈ سے پاس کیا ہو، کسی جماعت میں داخلہ نہیں دیا جائے گا تاوقتیکہ وہ (پچھلے) یونیورسٹی رجسٹرار سے ''اہلیت کا سرٹیفکیٹ'' حاصل نہ کرلے۔

۱۰- داخلے کے وقت حسب ذیل اصل سرٹیفکیٹس پیش کرنا ہوں گے۔

(i) یونیورسٹی کے رجسٹرار یا متعلقہ بورڈ کے سیکریٹری کا سرٹیفکیٹ اس بات کے ثبوت میں کہ اُمیدوار نے یونیورسٹی یا بورڈ کا آخری امتحان پاس کرلیا ہے۔

(ii) یونیورسٹی یا متعلقہ بورڈ سے منتقلی کا سرٹیفکیٹ (صرف پاکستانی یونیورسٹی/بورڈ کی صورت میں)

(iii) اس کالج کے پرنسپل کا دستخط شدہ اچھے چال چلن کا سرٹیفکیٹ جہاں آخر میں تعلیم حاصل کی ہو۔ تاہم وائس چانسلر اچھے چال چلن کے سرٹیفکیٹ کو خصوصی صورتوں میں غیر ضروری سمجھتے ہوئے نظر انداز کرسکتا ہے۔ جن لوگوں کو ان سرٹیفکیٹس کے بغیر عارضی داخلہ دیا گیا ہو وہ تین ہفتوں کی مدت گزرنے کے بعد منسوخ کیا جاسکتا ہے۔ بشرطیکہ وائس چانسلر ایسے سرٹیفکیٹس کے ادخال کی مدت اس عرصے تک بڑھادے جس کو وہ مناسب سمجھتا ہو۔

۱۱- کالجوں میں جملہ داخلے یونیورسٹی کی مقررہ آخری تاریخ گزر جانے کے بعد روک دیئے جائیں گے البتہ وائس چانسلر اپنی صوابدید سے آخری تاریخ کے بعد تاخیری فیس کے ساتھ داخلے کی اجازت دے دے۔ تمام داخلے ماسوائے بیرونی کالجوں سے منتقل ہونے والے آخری تاریخ گزر جانے کے بعد قطعی طور پر بند کردئے جائیں گے۔ تاخیری داخلوں کی اجازت کسی طالب علم کو لیکچروں میں حاضری کے فیصد قاعدے سے مبرا نہیں کردیتی۔

۱۲- دوسری یونیورسٹیوں سے تبادلہ:(Transfer from other Universities)

(i) تبادلہ پر صرف ایسے طلبا کو داخل کیا جائے گا جو اپنے ساتھ باقاعدہ حاضری کے ایسے سرٹیفیکیٹس لائیں جن میں چھوڑے ہوئے تعلیمی ادارے میں ہر مضمون میں دیئے ہوئے لیکچروں کی تعداد جن میں اس نے داخلہ سیشن میں شرکت کی ہو۔ تبادلہ پر داخلہ شعبے کے سربراہ اور جس تعلیمی ادارے سے تعلیم ترک کرنا مقصود ہو وہاں کے سربراہ کے عدمِ اعتراض یا الحاقی کالج کے پرنسپل کی مرضی کے تابع ہوگا۔

اگر حاضری کے سرٹیفیکیٹ کی جانچ پڑتال میں یہ معلوم ہوا کہ حاضری کی فیصد 75 سے کم ہے یا حاضری کی مدت اس عرصے سے کم ہے جو یہاں مطلوب ہے تو داخلہ منسوخ کر دیا جائے گا۔

(ii) حتی کہ تبادلہ پر بھی کسی شخص کو داخلہ نہیں دیا جائے گا، اگر اس نے سیشن شروع ہونے کے تین ماہ گذرنے کے بعد درخواست دی ہو۔ شرط یہ ہے کہ وائس چانسلر خصوصی معاملات میں، وقت کی حد میں رعایت دے سکتا ہے۔

۱۳- داخلے میں رکاوٹ:(Bar to admission)

طالبعلم جو سالانہ انٹرمیڈیٹ یا ڈگری کے امتحان میں صرف ایک ہی مضمون میں فیل ہوئے ہوں ان کو امتیازی (آنرز)/ بی ایس/ ماسٹر کے ڈگری کورس میں باقاعدہ طلبا کی حیثیت سے داخلہ نہیں دیا جائے گا۔

۱۴- وہ لوگ جو کہیں اور ہمہ وقتی بنیاد پر ملازمت کر رہے ہوں ان کو یونیورسٹی کے تدریسی شعبے یا الحاقی کالج میں اندراج نہیں کیا جائے گا۔ شرط یہ ہے کہ فی الوقت اس کا قانون، تجارت، سرٹیفیکیٹ، ڈپلوما کورس کے لیے اندراج پر اس کا اطلاق نہیں ہوگا اور نہ مستند اداروں کے اساتذہ (بشمول اسکولز) پر جو شعبہ فنون کے مضامین میں شام کی باری میں کام کر رہے ہوں جن میں معمول کا کام شامل نہ ہو مزید یہ کہ جو صبح کے وقت کام کر رہے ہوں وہ بی اے کی شام کی باری میں داخلے کے اہل ہوں گے۔

۱۵- ایک طالب علم جو کسی ایک مضمون میں پہلے سے ایم اے/ یا ایم ایس سی یا ماسٹر کر چکا ہو وہ ایسی صورت میں اس کو میٹرک یا اس کے مساوی امتحان پاس کئے ہوئے آٹھ برس گزر چکے ہوں، اگر اکیڈمک کونسل مناسب سمجھے تو اس کو اسی مضمون کی کسی دوسرے شاخ میں ایم اے/ ایم ایس سی یا ماسٹر کرنے کی اجازت دے سکتی ہے۔

۱۶- ایک طالب علم جس کا کسی الحاقی کالج میں ایک سال کسی خاص جماعت کے رجسٹر میں اندراج رہا ہو اس کو اسی جماعت میں مضامین کے مجموعے میں تبدیلی کے باوجود دوبارہ داخلہ نہیں دیا جائے گا۔ اس کا اطلاق فنون، سائنس، تجارت اور قانون پر ہوگا۔ شرط یہ ہے کہ ایک طالب علم قومی خدمت کرنے کے بعد تدریسی سال کے دوران بلا کسی بقایا جات کی ادائیگی کے داخلے کا اہل ہوگا۔

۱۷- کوئی طالبعلم جو کسی ایک مضمون میں پہلے سے ایم اے/ ایم ایس سی یا ماسٹر کر چکا ہو اس کو کسی دوسرے مضمون میں ایم اے/ ایم ایس سی یا ماسٹر میں باقاعدہ طالبعلم کی حیثیت سے داخلہ وائس چانسلر کی پیشگی اجازت کے بغیر نہ دیا جائے گا۔

۱۸- آنرز کا ایک طالب علم جس نے حصہ دوم کامیابی سے مکمل کرلیا ہے پاس ڈگری لیتا ہے وہ اگلے سال ایم اے/ ایم ایس سی یا ماسٹر کی جماعت میں باقاعدہ طالب علم کی حیثیت سے اسی مضمون میں داخلے کا اہل ہوگا جو اس نے آنرز میں لیا تھا۔ اس کو آنرز میں دوبارہ داخلہ نہیں دیا جائے گا۔

۱۸-الف) بی ایس چار سالہ 8 سمسٹر پروگرام:

(i) اگر طالب علم چار سمسٹر مکمل کر کے تعلیم ترک کرنا چاہے یا کسی دوسرے ادارے میں داخلہ چاہے تو وہ پاس کی ڈگری حاصل کر سکتا ہے۔

(ii) چھ سمسٹر کی تکمیل کے بعد وہ آنرز کی ڈگری حاصل کر سکتا ہے۔

۱۹- وائس چانسلر کسی طالب علم کا یونیورسٹی کی جماعتوں یا الحاقی کالجوں میں وجہ بتائے بغیر داخلے سے انکار کر سکتا ہے۔

۲۰- (i) ایک طالب علم جو اپنی تدریس میں لیکچروں، عملی کاموں، ٹیوٹریلز، آزمائشی امتحانات یا مفوضہ کاموں سے جو بھی صورت ہو، میں تین ہفتوں کی غیر حاضری کی صورت میں لاپرواہی کا اظہار کرتا ہے وہ یونیورسٹی کا طالب علم نہیں رہے گا۔ داخلے کی منسوخی کے خلاف اپیل شعبے کے سربراہ کو کی جائے گی اور رئیسِ کلیہ کا فیصلہ قطعی ہوگا۔

(ii) کسی سابق طالب علم کو وائس چانسلر کی پیشگی اجازت کے بغیر کتب خانے، تجربہ گاہوں، سیمیناروں کی سہولتوں تک رسائی کی اجازت نہیں ہوگی۔

۲۱- ایک کلیہ کے گریجویٹ کو دوسرے کلیے کے ڈگری نصاب میں شرکت کی اجازت نہیں ہوگی بہرحال اس کا اطلاق میڈیسن، قانون اور تعلیم میں داخلوں پر نہیں ہوگا۔

۲۲- اندراج: (Enrolment)

کوئی طالب علم یونیورسٹی کے کسی امتحان میں شرکت کا اہل نہیں ہوگا تاوقتیکہ یونیورسٹی میں ضروری فیس کی ادائیگی کے بعد اس کا اندراج نہ ہو جائے۔

۲۳- (i) اندراج کی درخواستیں مقررہ فارم پر ضروری سرٹیفکیٹس کے ہمراہ کالج کے پرنسپل یا تدریسی شعبے کے سربراہ کے توسط سے، جو بھی صورت ہو، رجسٹرار کو معمول کے داخلوں کی صورت میں داخلے کی تاریخ کے بعد مقررہ مدت کے اندر اور منتقلی کے داخلوں کی صورت میں مقررہ مدت کے اندر پیش کرنا ہونگی۔
ہر درخواست کے ساتھ یونیورسٹی کی مقررہ فیس ادا کی جائے گی

(ii) اگر ایک طالبعلم مدت بالا کے اختتام تک بلا اندراج رہے گا تو اس کا نام کالج یا یونیورسٹی کی جماعت سے، جو بھی صورت ہو، نکال دیا جائے گا اور اس وقت تک دوبارہ درج نہیں ہوگا تاوقتیکہ وہ اندراج کے لیے جو سرٹیفکیٹس ضروری ہوں ان کو پیش نہ کرے اور فیس بھی ادا کرے۔

۲۴- ہر طالب علم کو ایک اندراجی (انرولمنٹ) کارڈ دیا جائے گا جس پر اس کا نمبر درج ہوگا اگر اندراجی کھو جائے یا ضائع ہو جائے تو اس کا نسخہ ثانی مقررہ فیس ادا کرنے پر جاری کر دیا جائے گا۔

۲۵- یونیورسٹی کے امتحان میں داخلے کی یا کسی اور غرض کی کوئی درخواست اس وقت تک قبول نہیں کی جائے گی جب تک کہ درخواست پر اندراج کے نمبر کا حوالہ نہ ہو۔

۲۶- منتقلی: (Migration)

طلبہ جو یونیورسٹی چھوڑنے کے خواہشمند ہوں وہ رجسٹرار کو ضروری فیس اور وجوہ کا اظہار کرتے ہوئے درخواست دیں گے اور اس میں اپنا اندراجی نمبر درج کریں گے۔ مندرجہ بالا شرائط پوری کرنے کے بعد ان کو منتقلی کا سرٹیفکیٹ جاری کر دیا جائے گا۔

۲۷- کسی ایسے طالبعلم کو منتقلی کا سرٹیفکیٹ جاری نہیں کیا جائے گا جس کو کسی امتحان میں شرکت سے روک دیا گیا ہو یا کسی غیر اخلاقی حرکت پر یونیورسٹی سے نکال دیا گیا ہو اس عرصے میں جب تک سزا کی مدت ختم نہ ہو جائے۔

۲۸- اگر ایک طالبعلم تبادلہ کا سرٹیفکیٹ لینے کے بعد کسی دوسری یونیورسٹی میں داخلہ نہیں لیتا اور پھر اسی یونیورسٹی میں داخلہ لینا چاہتا ہے تو اس کو تبادلہ کے سرٹیفکیٹ سے دستبردار ہونا پڑے گا جو اس کو جاری کیا گیا تھا اور اس کا نام طلبہ کے رجسٹر میں دوبارہ درج کر لیا جائے گا۔

۲۹- ایک کالج سے دوسرے یا یونیورسٹی سے کالج میں تبادلہ:

(Transfer from one College to another or from the University to a College)

جو طلبہ یونیورسٹی کے ماتحت ایک کالج سے دوسرے میں تبادلے کے خواہش مند ہوں ان کو اس کی اجازت صرف پہلی میقات کے اختتام سے قبل دے دی جائے گی بشرطیکہ دونوں متعلقہ کالجوں کے پرنسپلز اس سے متفق ہوں۔ مزید برآں وائس چانسلر کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ استثنائی حالات میں سیشن کے درمیان طلبہ کا تبادلہ ایک کالج سے دوسرے میں یا یونیورسٹی سے کالج میں کر دے۔

۳۰- ایک اُمیدوار جو پہلی چار میقاتوں میں فیل ہو جاتا ہے تو اس کو اجازت دے دی جائے گی کہ وہ پاس کورس کے پہلے یا دوسرے سال میں، جو بھی صورت ہو، ایک نو وارد طالب علم کی حیثیت سے لوٹ آئے۔

۳۱- دوہرا نصاب: (Double Course)

کسی طالب علم کو ایک سال میں یونیورسٹی کے دو امتحانوں میں اندراج کی اجازت نہیں دی جائے گی ماسوائے ایم اے سماجی بہبود اور شماریات میں ڈپلوما، ایم اے اور نظمیاتِ کاروبار میں سرٹیفکیٹ کے نصابات یا ڈپلوما، ایم ایس سی ریاضی اور پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما، کمپیوٹر سائنس اور پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما۔

۳۲- کوئی طالب علم جو اس یونیورسٹی کے کسی امتحان میں شرکت کر رہا ہو اسی سال کسی دوسری یونیورسٹی یا بورڈ کے امتحان میں شرکت نہیں کر سکے گا۔

۳۳- حاضری: (Attendence)

تمام طلبا کے لیے ہر مضمون کے لیکچروں، ٹیوٹر یلز، عملی کاموں، زبانی، آزمائشی اور بیرونی کام (جہاں ضروری ہوں) میں حاضری لازمی ہے اور کسی طالب علم کو یونیورسٹی کے امتحان میں شرکت کی اجازت نہیں ہوگی تاوقتیکہ اُس نے ہر سیشن کے لیکچروں، ٹیوٹر یلز، عملی کاموں، زبانی، آزمائشی اور بیرونی کاموں میں، جیسی بھی صورت ہو، میں 75 فیصد شرکت نہ کی ہو۔

۳۴- حاضری میں پانچ فیصد کی حد تک کی کمی پرنسپلز، یا تدریسی شعبے کے سربراہ حقیقی وجوہ پر معاف کر سکتے ہیں۔ وائس چانسلر خصوصی مصیبت کی صورت میں مزید دس فیصد کی رعایت کر سکتا ہے۔ لیکن کسی طالب علم کو جس کی حاضری 60 فیصد سے کم ہوا کو یونیورسٹی کے کسی امتحان کے لیے نہیں بھیجا جائے گا۔

۳۵- میدانی کام کی حاضری دوسری حاضریوں سے الگ شمار کی جائے گی۔ متعلقہ شعبوں کے سربراہ تدریسی سال میں میدانی کام کے گھنٹوں کی تعداد کی صراحت کریں گے۔ فی صد حاضری کو منضبط کرنے والے ضابطے اور حاضری میں رعایت کا اطلاق میدانی کام کی حاضری پر ہی ہوگا۔

۳۶- حاضری جماعتوں کے شروع ہونے والی تاریخ سے گنی جائے گی نہ کہ ایک طالب علم کے داخلے کی تاریخ سے۔ تاہم اس طالب علم کی حاضری داخلے کی تاریخ سے شمار کی جائے گی۔ جس نے قومی خدمت ادا کرنے کے بعد داخلہ لیا ہو۔

۳۷- کلیہ یا مضمون کی تبدیلی: (Change of Faculty or Subject)

الف) (i) باقاعدہ طلبہ (Regular Students)

ایک پاس نصاب کے ایک طالب علم کو ڈگری نصاب کے پہلے سال میں جماعتیں شروع ہونے کی تاریخ سے تین ہفتوں کے اندر، متعلقہ کالج کے پرنسپل کی سفارش پر کلیہ یا مضمون/مضامین تبدیل کرنے کی اجازت دے دی جائے گی۔ مزید برآں متعلقہ پرنسپل کی سفارش پر ایسے کلیے یا مضمون کی تبدیلی کی مزید تین ہفتوں تک مضمون کی تبدیلی کی فیس مقررہ فیس اور کلیے کی تبدیلی کی مقررہ فیس ادا کرنے پر دے دی جائے گی۔

(ii) دوسرے سال پاس نصاب کے طالب علم کو جماعتیں شروع ہونے کی تاریخ سے چھ ہفتوں کے اندر مقررہ فیس ادا کرنے پر اس مضمون/مضامین کو تبدیل کرنے کی اجازت دے دی جائے گی جس میں وہ پہلے سال کے امتحان میں فیل ہو چکا ہو، تاہم فیل شدہ طالب علم کو پہلے سال کے نئے مضمون کے لیکچرز اور عملی کام (جہاں ضرورت ہو) میں پورے سال ایک وقتی طالب علم کی حیثیت سے شرکت کرنا ہوگی۔

(iii) حصہ دوم (پاس) کے امتحان کا ایک اُمیدوار جو حصہ اول اور حصہ دوم کے امتحان میں فیل ہو جاتا ہے اس کو جماعتوں کے شروع سے پہلے تین ہفتے قبل تک مقررہ فیس کی ادائیگی کرنے پر اس مضمون کو تبدیل کرنے کی اجازت دے دی جائے گی تاہم شرط یہ ہوگی کہ وہ نئے مضمون کی حصہ اول اور حصہ دوم دونوں کی جماعتوں میں نصاب کی پوری مدت میں وقتی طالب علم کی حیثیت سے شرکت کرے۔

(iv) یونیورسٹی کی پیشگی اجازت کے بغیر ایسے مضمون میں جس میں اس کا اندراج نہ ہوا ہو شرکت کرنے والے اُمیدوار کا نتیجہ منسوخ کر دیا جائے گا۔

ب) بیرونی طلبا: (External Students)

(i) ایک بیرونی اُمیدوار کو رجسٹریشن کا فارم داخل کرنے کے بعد ایک ماہ کی مدت تک فیس داخل کیے بغیر مضمون یا کلیہ تبدیل کرنے کی اجازت ہوگی (یعنی بی اے سے بی کام اور اس کے برعکس اہلیت کی شرط پر) شرط یہ ہے کہ مضمون کی تبدیلی کی اجازت مقررہ فیس کی ادائیگی پر اور کلیہ کی تبدیلی مقررہ فیس کی ادائیگی پر رجسٹریشن کی آخری تاریخ تک دی جائے گی۔ رجسٹریشن کی آخری تاریخ کے بعد کسی تبدیلی کی اجازت نہیں ہوگی۔

(ii) ایک فیل شدہ اُمیدوار کو اجازت ہوگی کہ وہ فیل ہو جانے والا مضمون رجسٹریشن کی آخری تاریخ تک مقررہ فیس داخل کر کے تبدیل کر لے۔ شرط یہ ہے کہ ایسی کسی تبدیلی کی اجازت رجسٹریشن کی تاریخ گزرنے کے بعد نہیں دی جائے گی۔

(iii) بی اے حصہ دوم کے امتحان کا ایک اُمیدوار جس نے بی اے حصہ اول کا امتحان باقاعدہ اُمیدوار کی حیثیت سے پاس کیا ہو اس کو بی اے حصہ اول کے تبدیل شدہ مضمون کے اس پرچے میں شرکت کرنا ہوگی جو اس کو بی اے کے حصہ دوم بیرونی اُمیدواروں پر بعض مضامین کی پابندی کی وجہ سے مجبوراً لینا پڑا ہو۔

(iv) یونیورسٹی کی پیشگی اجازت کے بغیر کسی مضمون میں شرکت کرنے والے اُمیدوار کا نتیجہ منسوخ کر دیا جائے گا (جس کے لیے اس کا اندراج نہ ہوا ہو)

ج) منتقلی/ تبادلے پر داخل ہونے والے طلباء:(Students admitted on transfer/ migration)

جن طلبا کو منتقلی پر داخلہ دیا گیا ہو انہیں کسی ایسے مضمون کے امتحان میں شرکت کرنے کی اجازت نہ ہوگی جسے وہ پہلے ہی امتحان کے لیے منتخب نہ کر چکے ہوں یا ایسی صورت میں جب یونیورسٹی کی جانب سے مختلف مضامین کے کمبینیشن (Combination) کی وجہ سے شرکت اور مقرر کردہ نئے مضمون کے لیکچروں یا عملی کاموں میں (جہاں ضروری ہو) نصاب کے دورانیہ کی تکمیل نہ کر چکے ہوں۔

د) نظم وضبط (Discipline)

یونیورسٹی کے جملہ طلبا یونیورسٹی کے مکمل انضباطی نگرانی میں ہوں گے۔ کسی طالبعلم کو عملی سیاست میں حصہ لینے کی اجازت نہ ہوگی۔
من جملہ دیگر امور کے ذیل کے افعال کو بدنظمی سمجھا جائے گا، جن کے سلسلے میں طالب علم یا طلبا کے خلاف کارروائی کی جاسکتی ہے۔

۱) اخلاق عامہ کے کسی قاعدے کی خلاف ورزی مثلاً
   (i) غیر شریفانہ یا گندی زبان کا استعمال
   (ii) غیر مہذب لباس کا استعمال
   (iii) ناپسندیدہ رائے زنی یا اشاروں کا استعمال
   (iv) امن عامہ میں خلل ڈالنے والا طرز عمل مثلاً چیخنا، چلانا، گالیاں بکنا، جھگڑا، دنگا فساد کرنا اور گستاخی
۲) اتھارٹی کی حکم عدولی
۳) مصنوعی تلبیس یا جھوٹی اطلاع دینا، جان بوجھ کر اطلاع کو دبانا، دھوکہ دہی یا فریب کاری
۴) بغیر پاس کے ان مقامات پر جانا جہاں بلا پاس جانا ممنوع ہو۔
۵) ان مقامات پر جانا جو طلبا کے لیے ممنوع قرار دیئے گئے ہوں۔
۶) ناراضگی کے اظہار کے لیے کلاسوں سے نکلنے یا ہڑتال کرنے یا کسی غیر قانونی جلوس میں شرکت کرنا یا ان امور کے لیے اُکسانا۔
۷) یونیورسٹی کی شان یا اس کے افسران اور اساتذہ کی شہرت کے منافی توہین آمیز نعرہ بازی کرنا۔
۸) کسی نشے کے زیر اثر پایا جانا
۹) بدکاری
۱۰) اسلام کے خلاف تحقیر آمیز یا اہانت آمیز کوئی فعل

تمام طلبا کو جب تک وہ یونیورسٹی کیمپس میں رہیں گے۔ گاؤن پہننا لازمی ہوگا۔ گاؤن پہننے کی ناکامی پر جرمانہ عائد کیا جاسکتا ہے۔ ان طلبا کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی جو بار بار کیمپس میں بغیر گاؤن کے پائے جائیں گے۔
ہر طالب علم کو اپنا شناختی کارڈ ہر وقت اپنے پاس رکھنا ہوگا۔ جس کی جانچ ہوتی رہے گی اور یونیورسٹی کے مختلف کلیوں اور تقاریب کے موقع پر اس کو دکھانا ہوگا۔
کسی طالب علم کو کتب خانے یا کینٹین کی سہولتوں سے مستفیض ہونے کی اجازت نہیں ہوگی تاوقتیکہ اس کے پاس شناختی کارڈ نہ ہو۔

ہ) کالجوں اور تدریسی شعبوں میں داخلے کی شرائط:(Conditions of Admissions to Colleges and Teaching Department)

۱- فارمیسی، فنون اور علوم (سائنس) میں آنرز کے نصابات، فنون، علوم اور تجارت میں ماسٹر کے نصابات اور تحقیقاتی ڈگریوں کے نصابات کے داخلے اور امتحانات صرف یونیورسٹی کے تدریسی شعبوں میں ہوں گے اور کسی الحاقی کالج یا دوسرے اداروں میں یونیورسٹی کی پیشگی اجازت کے بغیر نہیں کیے جائیں گے۔
یا- ایسے دوسرے ڈپلوما اور سرٹیفکیٹ جن کا آغاز اور تصریح کی جائے۔

۲- بی اے، بی ایس سی اور بی کام کی پاس ڈگری کے نصابات میں داخلہ ان کالجوں میں دیا جائے گا جو یونیورسٹی کی متعلقہ کلیات سے ملحق ہوں گے۔

۳- باتخصیص کسی نصاب یا کسی مخصوص ڈگری میں داخلے کے معیار کی کم از کم شرط اس امتحان کو پاس کرنا ہوگا جو ذیل کے جدول کے کالم ۳ میں مخصوص نصاب یا ڈگری کے سامنے دی گئی ہے۔ شرط یہ ہے کہ وہ تمام ڈگریاں اور امتحانات جو یونیورسٹی نے شرطیہ امتحان کے مساوی تسلیم کر لیے ہوں وہ داخلے کے لیے کافی سمجھے جائیں گے۔

سلسلہ نمبر	ڈگری کا نام یا نصابِ داخلہ	معیاری امتحان جو داخلے سے پہلے پاس کرنا ہے۔
۱-	بی اے (پاس) دو سالہ بی ایس چار سالہ	-انٹرمیڈیٹ فنون، سائنس، تجارت اور معاشیات خانہ داری میں -زراعت میں انٹر سائنس، سائنس/فنون کے کلیات کے مضامین کے ساتھ -ٹیکنیکل ایجوکیشن بورڈ سے تجارت میں -فنِ تعمیر میں ڈپلوما
۲-	بی ایس سی ☆ دو سالہ بی ایس چار سالہ	-انٹرمیڈیٹ سائنس میں -انٹر سائنس زراعت میں، صرف بی ایس سی حصہ اول کے لیے، ذیل کے تین اختیاری مضامین کے ساتھ اگر ان کا اتحاد جائز ہو۔ -نباتات-حیوانیات-خرد حیاتیات اور کیمیا

☆ ۱- ایک طالبعلم جو بی ایس سی کے مرحلے پر طبعیات لینا چاہتا ہو اس نے انٹرمیڈیٹ یا ہائر سیکنڈری مرحلے پر ریاضی ضرور پڑھی ہو۔

۲- ایک طالبعلم جس نے انٹرمیڈیٹ یا ہائر سیکنڈری کا امتحان حیاتیات کے بغیر پاس کیا ہو اس کو بی ایس سی میں حیاتیاتی گروپ کے کسی مضمون کو لینے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

۳- بیچلر آف کامرس (بی کام)

(i) تجارت میں انٹرمیڈیٹ

(ii) ہائر سیکنڈری تجارت کے ساتھ

(iii) ہائر سیکنڈری سائنس ریاضی کے ساتھ

(iv) ہائر سیکنڈری فنون ریاضی کے ساتھ

(v) کم از کم سیکنڈ کلاس ہائر سیکنڈری یا انٹرمیڈیٹ فنون اور سائنس میں

(vi) ٹیکنیکل ایجوکیشن بورڈ سے تجارت میں ڈپلوما

(vii) زراعت میں انٹرمیڈیٹ، معاشیات کے ساتھ

(viii) معاشیات خانہ داری میں کم از کم سیکنڈ کلاس انٹرمیڈیٹ

۴-	بی ایس سی (امتیازی) آنرز: ☆	سائنس میں کم از کم سیکنڈ کلاس انٹرمیڈیٹ
	ارضیات (Geology)	انٹرمیڈیٹ سائنس (پری میڈیکل/ پری انجینئرنگ)
	جغرافیہ (Geography)	انٹرمیڈیٹ سائنس (پری میڈیکل/ پری)
	حیوانیات (Zoology)	انٹرمیڈیٹ سائنس (پری میڈیکل)
	شماریات (Statistics)	انٹرمیڈیٹ سائنس/ آرٹس (ریاضی یا شماریات)
	نباتات (Botany)	انٹرمیڈیٹ سائنس (پری میڈیکل)

	علم الادویہ فارم ڈی (Pharm D)	انٹرمیڈیٹ سائنس (پری میڈیکل)
۵-	بی ایس (چار سالہ پروگرام)	
	حیاتی کیمیا (Biochemistry)	انٹرمیڈیٹ سائنس (پری میڈیکل)
	خردحیاتیات (Microbiology)	انٹرمیڈیٹ سائنس (پری میڈیکل)
	ریاضیاتی علوم (Mathematical Sciences)	انٹرمیڈیٹ سائنس، آرٹس (ریاضی کے ساتھ) یا ریاضی کا سرٹیفکیٹ کورس
	طبیعیات (Physics) ٹیلی کمیونیکیشن میں تخصیص	انٹرمیڈیٹ سائنس (طبیعیات اور ریاضی)
	کمپیوٹر سائنس و آئی ٹی (Computer Science & I.T.)	انٹرمیڈیٹ (پری انجینئرنگ/کمپیوٹر)
	کیمیا (Chemistry)	انٹرمیڈیٹ سائنس (کیمیاء کے ساتھ)
۶-	بی اے آنرز (امتیازی)	
	ابلاغِ عامہ (Mass communication)	انٹرمیڈیٹ (آرٹس/سائنس/کامرس/ہوم اکنامکس)
	اُردو (Urdu)	(i) انٹرمیڈیٹ اُردو اختیاری
	اسلامیات (Islamic Studies)	(ii) انٹرمیڈیٹ اُردو لازمی
	انگریزی (English)	(i) اے لیول انگریزی کے ساتھ (ii) انٹرمیڈیٹ او لیول کے ساتھ (iii) انٹرمیڈیٹ (اختیاری انگریزی) (iv) انٹرمیڈیٹ (ایڈوانسڈ انگریزی) (v) انٹرمیڈیٹ (لازمی انگریزی)
	بین الاقوامی تعلقات (International Relations)	(i) انٹرمیڈیٹ آرٹس (شہریت/عمومی تاریخ) (ii) انٹرمیڈیٹ سائنس (iii) انٹرمیڈیٹ کامرس
	تاریخ اسلام (Islamic History)	(i) انٹرمیڈیٹ آرٹس (اسلامی تاریخ کے ساتھ) (ii) انٹرمیڈیٹ آرٹس (ترجیحاً علوم اسلامی/تاریخ عام/عربی)
	تاریخ عام (General History)	-انٹرمیڈیٹ (آرٹس/سائنس/کامرس) ڈی اے ای
	تعلیم (Education)	-انٹرمیڈیٹ (آرٹس/سائنس/کامرس/ہوم اکنامکس) (تعلیم کے ساتھ انٹر کرنے والوں کو ترجیح دی جائے گی) ڈی اے ای
	خصوصی تعلیم (Special Education)	انٹرمیڈیٹ
	سماجی بہبود (Social Welfare)	-انٹرمیڈیٹ (آرٹس/سائنس/کامرس)
	سندھی (Sindhi)	-انٹرمیڈیٹ (آرٹس/سائنس/کامرس) اختیاری یا لازمی کے ساتھ
	سیاسیات (Political Science)	-انٹرمیڈیٹ
	عربی (Arabic)	-انٹرمیڈیٹ یا اس کے مساوی

معاشیات(Economics)	(i)	اے لیول/ انٹرمیڈیٹ معاشیات کے ساتھ
	(ii)	انٹرمیڈیٹ کامرس
	(iii)	انٹرمیڈیٹ سائنس(طبیعیات،ریاضی،شماریات)
نفسیات(Psychology)	(i)	انٹرمیڈیٹ(آرٹس/ سائنس/ کامرس)نفسیات کے ساتھ
	(ii)	انٹرمیڈیٹ (آرٹس/ سائنس/ کامرس/ ہوم اکنامکس/ کمپیوٹر سائنس/ اے لیول)
بی ایڈ (B.Ed)	(i)	بی اور ایل، بی ایس سی (زراعت) بیچلرز آف انجینئرنگ، بی ایس سی معاشیاتِ خانہ داری، بی اے/ بی ایس سی/ بی کام کی ڈگری (پاس) یا آنرز
قانون(Law)		-کم از کم فنون، سائنس اور تجارت میں سیکنڈ کلاس بیچلر کی ڈگری (پاس) یا آنرز میں بی او ایل، بی ایس سی (زراعت) بیچلر آف انجینئرنگ، بی ایس سی معاشیاتِ خانہ داری، علاجِ حیوانیات (ویٹرنری)، ایم بی بی ایس، بیچلر آف ڈینٹل سرجری، بزنس اسٹڈیز کا ہائر نیشنل ڈپلوما، ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن سائنس یو کے، بیچلر آف فارمیسی، بیچلر آف دینیات۔
۶-(الف) میڈیا سائنس(Media science)		انٹرمیڈیٹ آرٹس، سائنس، کامرس، ہوم اکنامکس)
(ب)		بی ایس چار سالہ کورس بی اے، ایل ایل بی(5 سالہ پروگرام)انٹرمیڈیٹ آرٹس، سائنس، کامرس یا مساوی
۷۔	نظمیاتِ کاروبار(Business Administration) بی ایس چار سالہ کورس	-انٹرمیڈیٹ آرٹس/ سائنس/ کامرس یا مساوی
۸۔	بیچلر آف بزنس ایڈمنسٹریشن (آنرز) بی بی اے (امتیازی)	-انٹرمیڈیٹ، بشرط داخلہ ٹیسٹ اور انٹرویو میں کامیابی پر
۹۔	ایم اے (ابتدائی)	
ابلاغِ عامہ(Mass communication)		گریجویشن(بی اے/ بی ایس سی/ بی کام/ بی ایس سی(ہوم اکنامکس)
اُردو(Urdu)		گریجویشن (اُردو اختیاری/ اُردو لازمی)
اسلامیات(Islamiat)		گریجویشن (علومِ اسلامی)

انگریزی	(English)	(گریجویشن (انگریزی اختیاری/ انگریزی لازمی)
بین الاقوامی تعلقات	(International Relation)	(گریجویشن (بین الاقوامی تعلقات/ سیاسیات/ معاشیات/ تاریخ عام/ عمرانیات/ فلسفہ/ ابلاغ عامہ)
تاریخ اسلام	(Islamic History)	(گریجویشن (تاریخ اسلام/ بی کام/ بی ایس سی)
تاریخ عام	(General History)	(گریجویشن (تاریخ عام/ بی کام/ بی ایس سی)
تعلیم	(Education)	بی اے/ بی اے (تعلیم) بی کام/ بی ایس سی/ بی ایس سی ہوم اکنامکس/ بی ایڈ
خصوصی تعلیم	(Special Eucation)	بی اے/ بی ایس سی (نفسیات/ ساجی بہبود/ عمرانیات/ تعلیم/ میڈیکل)
ساجی بہبود	(Social Welfare)	بی اے (ساجی بہبود/ عمرانیات/ نفسیات) بی ایس سی حیوانیات
سندھی	(Sindhi)	گریجویشن (اختیاری یا لازمی سندھی کے ساتھ)
سیاسیات	(Politics)	گریجویشن (سیاسیات)
عربی	(Arabic)	بی اے (عربی) بی اے/ بی ایس سی/ بی کام یا مساوی عربی میں سرٹیفکیٹ کسی منظور شدہ ادارے سے ''الشہادۃ العالمیہ'' مع میٹرک سیکنڈری بورڈ اور بی اے کی سطح کا پاکستان اسٹڈیز اور انگریزی کا امتحان پاس کرنا لازمی ہے۔
معاشیات	(Economics)	بی اے/ بی کام/ بی ایس سی (معاشیات)
نفسیات	(Psychology)	بی اے/ بی ایس سی (نفسیات کے ساتھ)
جغرافیہ	(Geography)	بی اے (جغرافیہ)

۸- ایم اے (آخری)

ایم اے (ابتدائی) یا بی اے (امتیازی- تین سالہ کورس انٹرمیڈیٹ نصاب) متعلقہ مضمون میں اور بی ایس چار سالہ پروگرام

۹- ایم ایس سی (ابتدائی)

(i) بی ایس سی (پاس) ڈگری متعلقہ مضمون میں

(ii) بی ایس سی (زراعت) برائے ایم ایس سی (ابتدائی) صرف حیوانیات، نباتیات اور جینیات میں

(iii) بیچلر آف ویٹرنری میڈیسن یا بیچلر آف ویٹرنری سائنس برائے ایم ایس سی- (ابتدائی) صرف خردحیاتیات میں

(iv) بی ایس سی (میڈیکل ٹیکنالوجی) ایم ایس سی (ابتدائی) کی جماعت کے لیے اس مضمون میں جس میں اُمیدوار نے بی ایس سی (میڈیکل ٹیکنالوجی) کا امتحان پاس کیا ہو۔ تاہم ایم ایس سی نصاب کے دوران اس کا بی ایس سی (پاس) کے لازمی مضامین میں کامیابی پر

(v) بیچلر آف فارمیسی، ایم ایس سی (ابتدائی) کی خردحیاتیات/ حیاتی کیمیا/ فعلیات میں داخلے کے لیے متعلقہ مضامین میں خامی دور کرنے کی شرط پر

(vi) بی ایس سی (انڈسٹریل ٹیکنالوجی) نواب شاہ، اطلاقی کیمیا کی ایم ایس سی (ابتدائی) کی جماعت میں براہ راست داخلے کے لیے

نمبر	مضمون		اہلیت
	ارضیات	(Geology)	بی ایس سی (ارضیات کے ساتھ)
	جغرافیہ	(Geography)	بی ایس سی (جغرافیہ کے ساتھ)
	حیاتی کیمیا	(Biochemistry)	بی ایس سی (حیاتی کیمیاء)
	حیوانیات	(Zoology)	بی ایس سی (حیوانیات)
	خردحیاتیات	(Microbiology)	بی ایس سی (خردحیاتیات)/ بی ایس سی میڈیکل ٹیکنالوجی (خردحیاتیات)
	ریاضیاتی علوم	(Mathematical Sciences)	بی اے/ بی ایس سی (ریاضی) یا بی اے/ بی ایس سی اور ریاضی کا پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما
	شماریات	(Statistics)	بی اے/ بی ایس سی (شماریات/ ریاضی)
	طبیعیات	(Physics)	بی ایس سی (طبیعیات۔ کیمیا۔ ریاضی)
	کمپیوٹر سائنس و آئی ٹی	(Comp.Sc. & I.T).	بی ایس سی ریاضی/ بی کام و بی اے بمعہ پی جی ڈی (کمپیوٹر سائنس)
	کیمیاء	(Chemistry)	بی ایس سی کیمیا کے ساتھ (پری انجینئرنگ)
	ماحولیاتی سائنس	(Environmental Science)	بی ایس سی/ بی فارمیسی، ایم بی بی ایس، بی ایس سی (نرسنگ یا مساوی) بی سول/ مکینکل، بی ٹیک آنرز
	نباتات	(Botany)	بی ایس سی (نباتات)
۱۰-	ایم ایس سی (آخری)		۔ایم ایس سی (ابتدائی) یا بی ایس سی (امتیازی) (تین سالہ پوسٹ انٹرمیڈیٹ کورس) متعلقہ مضمون میں
۱۱-	ایم بی اے	(M.B.A.)	۔گریجویشن (آرٹس/ سائنس/ کامرس/ انجینئرنگ/ میڈیسن)
۱۲-	ایم کام	(M.Com.)	۔بی کام
۱۳-	ایم ایس	(MS)	۔متعلقہ مضمون میں بی ایس چار سالہ
۱۴-	ڈی فارم (۵ سالہ نصاب)		
۱۵-	ریاضی میں ڈپلوما		انٹرمیڈیٹ یا ریاضی کا سرٹیفکیٹ کورس
۱۶-	ایم فل بیسک میڈیکل		

۱- ایم بی بی ایس کے ساتھ میڈیکل گریجویٹ یا اس کے مساوی اہلیت کو داخلے میں ترجیح دی جائے گی۔

۲- اگر نشستیں موجود ہوں تو ذیل کی لیاقتیں ہی اہل ہوں گی۔

(i) اناٹومی- ماسٹر ڈگری حیوانیات، ویٹرنری سائنسز اور دندان سازی میں

(ii) حیاتی کیمیاء- ماسٹر ڈگری کیمیا- حیاتی کیمیا- تعلیمات- حیوانیات- ویٹرنری سائنسز اور دندان سازی میں

(iii) خردحیاتیات- ماسٹر ڈگری خردحیاتیات، حیوانیات، ویٹرنری سائنسز اور دندان سازی میں

(iv) ارضیات- ماسٹر ڈگری ویٹرنری سائنسز اور دندان سازی میں۔

(v) دواشناسی۔ ماسٹر ڈگری فارمیسی میں (دواشناسی کے ساتھ)، فعلیات، حیاتی کیمیاء، ویٹرنری سائنسز اور دندان سازی

(vi) فعلیات۔ ماسٹر ڈگری فعلیات، حیاتی کیمیا، حیوانیات، ویٹرنری سائنسز اور دندان سازی میں

۱۷-	دکتور فلسفہ فنون میں	کم از کم فرسٹ کلاس ماسٹر ڈگری متعلقہ مضمون میں
۱۸-	دکتور فلسفہ سائنس میں	کم از کم فرسٹ کلاس ماسٹر ڈگری متعلقہ مضمون میں
۱۹-	پی ایچ ڈی نظمیات کاروبار میں	ایم بی اے فرسٹ کلاس یا (اے گریڈ) کی ڈگری متعلقہ شعبوں میں
۲۰-	پی ایچ ڈی بنیادی (بیسک) میڈیکل سائنسز میں	کسی اُمیدوار کو کسی ایک بنیادی (بیسک) سائنسز (اناٹومی، حیاتی کیمیاء، خردحیاتیات، علم الادویہ (فارماکولوجی) فعلیات اور امراضیات (پیتھالوجی) میں دکتور فلسفہ کی ڈگری حاصل کرنے والے نصاب میں شامل نہیں کیا جائے گا تاوقتیکہ وہ بیسک میڈیکل سائنسز میں ایم فل کے نصاب کی شرائط پوری نہیں کر لیتا۔
۲۱-	ڈی لٹ	بحیثیت پی ایچ ڈی کلیہ میں کم از کم پانچ سالہ تجربے کی طوالت
۲۲-	ڈاکٹر آف سائنس (دکتور سائنس)	بحیثیت پی ایچ ڈی کلیہ میں کم از کم پانچ سالہ تجربے کی طوالت
۲۳-	ایم ڈی	بحیثیت ایم بی بی ایس کم از کم پانچ سالہ تجربے کی طوالت
۲۴-	ایم ایس	بحیثیت ایم بی بی ایس کم از کم پانچ سالہ تجربے کی طوالت
۲۵-	ایل ایل ایم (ابتدائی)	ایل ایل بی
۲۶-	ایل ایل ایم (آخری)	ایل ایل ایم (ابتدائی)

-4 یونیورسٹی کے اس امر کو یقینی بنانے کے لیے کہ ایک تدریسی شعبہ یا انسٹیٹیوٹ طلبا کی ایک قابل لحاظ تعداد کو جگہ اساتذہ کی تعداد اور موجودہ ساز و سامان کے پیش نظر اپنی نگرانی میں رکھ سکتا ہے۔ نیز اس کا بھی تعین کرنے کے لیے کہ طلبا کی تعداد ایسی ہو تاکہ شعبہ یا انسٹیٹیوٹ کے اساتذہ کو مناسب مواقع مل سکیں کہ وہ اپنے شاگردوں سے ذاتی روابط قائم کر سکیں اور ان پر خوشگوار اثر ڈال سکیں۔ ہر شعبے یا انسٹیٹیوٹ میں داخلے کی تعداد کو محدود کر سکتی ہے۔

-5 اگر ایک طالب علم جس کو داخلے کے لیے قبول کر لیا گیا ہے، معینہ مدت میں شعبہ یا انسٹیٹیوٹ میں شرکت نہیں کرتا تو وہ اپنے داخلے کے حق سے محروم ہو جائے گا اور اس کی جگہ دوسرے درخواست گزار کو دے دی جائے گی۔ شعبے یا انسٹیٹیوٹ میں شرکت کے معنی یہ ہیں کہ داخلے کی جملہ کارروائیوں کی تکمیل اور جملہ واجبات کی ادائیگی۔

6- شعبے یا انسٹیٹیوٹ کے سربراہ کسی ایسے طالبعلم کو کسی حالت میں بھی رجسٹر حاضری پر نہیں رکھیں گے جس نے معینہ مدت کے اندر طے کردہ ضوابط کے تحت اپنے آپ کو یونیورسٹی میں رجسٹرڈ نہ کروایا ہو اور ایسے طالب علموں کو ان امتحانوں سے روک دینے کی صورت میں جن کے لیے وہ تعلیم پا رہے ہوں اور اس کے نتیجے میں وقت یا رقم کے ضیاع کی کوئی ذمہ داری یونیورسٹی پر عائد نہیں ہوگی۔

7- **مدتِ نصاب:** (Duration of Course)

جامعہ اُردو میں آنرز کے نصاب کی مدتِ تکمیل تین سال ہے، جبکہ بی اے (پاس)، بی ایس سی (پاس) اور بی کام کے بعد ایم اے، ایم ایس سی، ایم کام اور ایم بی اے کی تدریس دو سال میں مکمل ہوتی ہے۔ البتہ آنرز کی ڈگری کے بعد ماسٹر کا نصاب صرف ایک سال کا ہے۔ واضح رہے کہ فارم-ڈی (فارمیسی) کی تعلیم کا دورانیہ پانچ سال جبکہ بی-ایس کی تعلیم کا دورانیہ چار سال ہے۔ تفصیلات جدول نمبر ا 'الف' اور 'ب' میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

8- جامعہ اُردو میں سمسٹر/ سالانہ دونوں طرح کے نظامِ تدریس نافذ ہیں۔ سمسٹر نظام کے تحت ایک تعلیمی سال دو سمسٹر سالانہ نظام ایک سال پر مشتمل ہوتا ہے۔ طلبہ کو ہر سمسٹر میں مجموعی طور پر ۱۵ تا ۲۰ کریڈٹ آورز مکمل کرنے ہوتے ہیں۔ بی اے (آنرز)، بی ایس سی (آنرز) اور بی کام (آنرز) کی ڈگری کے لیے ۸۴ کریڈٹ آورز اور اس کے بعد ماسٹر کی ڈگری کے لیے ۳۰ کریڈٹ آورز مکمل کرنے لازمی ہیں۔ بی کام، بی اے (پاس) یا بی ایس سی (پاس) کرنے کے بعد ایم کام، ایم اے یا ایم ایس سی کی ڈگری کے لیے ۶۰ کریڈٹ آورز درکار ہوتے ہیں۔ بی-ایس کے پروگراموں کی تفصیل متعلقہ شعبوں سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

9- **مضامین برائے بی ایس سی آنرز** (Subjects for B.Sc. Honors)

لازمی مضامین: (Compulsory Subject)

(i) آنرز کے طلبا کو اپنے خصوصی مضمون کے علاوہ چار لازمی اور دو ضمنی مضامین منتخب کرنا ہوں گے۔ لازمی مضامین درج ذیل ہیں:

۱) اسلامیات یا (اخلاقیات، صرف غیر مسلم طلبا کے لیے) ۲) مطالعہ پاکستان

۳) انگریزی ۴) اُردو مادری زبان

(ii) **خصوصی مضامین:** (Major Subjects)

آنرز، بی ایس اور ایم ایس سی کے مضامین کی تفصیلات شعبہ جات کے حوالہ سے جدول نمبر ا (ب) میں درج ہیں۔

(iii) **ضمنی مضامین:** (Subsidiary Subjects)

ضمنی مضامین کے انتخاب کے لیے شعبہ جات سے رہنمائی حاصل کریں۔ ان مضامین کا انتخاب صدر شعبہ کی رائے اور اجازت سے ہوگا۔ ضمنی مضامین کی نشستیں محدود ہونے کے باعث یہ ضروری نہیں کہ طالب علم کو اس کی پسند کے مطابق ہی ضمنی مضمون مل جائے۔ ضمنی مضامین میں نشستوں کا تعین میرٹ کے لحاظ سے متعلقہ رئیسِ کلیہ صدور شعبہ جات کرتے ہیں۔

10- منتخب مضمون میں داخلہ حاصل کرنے کے بعد درج ذیل گروپس میں ضمنی مضامین کا انتخاب کیا جاسکتا ہے۔

نمبر شمار	آنرز کا مضمون	ضمنی مضمون	ضمنی مضمون
۱	ارضیات	ریاضی	طبعیات
۲	ارضیات	جغرافیہ	کیمیاء
۳	جغرافیہ	ارضیات	کیمیاء
۴	جغرافیہ	ریاضی	طبعیات
۵	حیاتی کیمیاء	خرد حیاتیات	کیمیاء
۶	حیوانیات	نباتیات	کیمیاء

۷	شماریات	معاشیات	ریاضی
۸	شماریات	طبیعیات	ریاضی
۹	نباتیات	حیوانیات	کیمیاء

-11 مضامین برائے بی اے آنرز Subjects for B.A (Honors)

لازمی مضامین:(Compulsory Subjects) ۱-اُردو ۲-انگریزی ۳-اسلامیات ۴-مطالعہ پاکستان

خصوصی مضامین:(Major Subjects) ۱-ابلاغ عامہ ۲-اُردو ۳-اسلامیات ۴-انگریزی ۵-معاشیات ۶-بین الاقوامی تعلقات

۷-تاریخ اسلام ۸-تاریخ عام ۹-نفسیات ۱۰-سماجی بہبود ۱۱-تعلیمات

۱۲-سیاسیات ۱۳-عربی ۱۴-جغرافیہ ۱۵-سندھی

ضمنی مضامین:(Subsidiary Subjects) ضمنی مضامین کے انتخابات کے وقت درج ذیل گروپس میں ایک مضمون ہر گروپ سے منتخب کیا جائے گا۔

(الف)	(ب)	(ج)	(د)	(ہ)
اُردو	سیاسیات	تعلیم	اسلامیات	تاریخ اسلام
انگریزی	شماریات	ابلاغ عامہ	نفسیات	جغرافیہ
سندھی	سماجی بہبود	معاشیات	بین الاقوامی تعلقات	تاریخ عام
عربی				

بی اے آنرز ''اسپیشل ایجوکیشن'' کے ساتھ اختیاری مضامین نفسیات اور سماجی بہبود ہوں گے

-12 ہدایات برائے غیر ملکی طلبا: (Instruction for Foreign Students)

غیر ملکی طلبا کے لیے درج ذیل اضافی کورسز مکمل کرنا لازمی ہے:

(الف) بی اے، بی ایس سی، بی کام آنرز، بی ایس کے طلبا کے لیے پہلے تعلیمی سال کے دوران انگریزی کا ایک زائد نصاب کامیاب کرنا لازمی ہے۔ یہ نصاب لازمی انگریزی کے مضمون کے علاوہ ہوگا جو دو سمسٹر پر مشتمل ہوگا۔

(ب) غیر ملکی طلبا کے لیے اُردو کا سرٹیفکیٹ کورس کامیاب کرنا لازمی ہے۔ یہ کورس جامعہ کا شعبہ اُردو منعقد کرائے گا۔ جامعہ اُردو ان غیر ملکی طلبا کو ہی داخلہ کی سہولت فراہم کرتی ہے جنہیں وزارتِ تعلیم یا وزارتِ خارجہ حکومتِ پاکستان منظوری دے کر نامزد کرتی ہے بشرطیکہ وہ مطلوبہ اہلیت پر پورے اُترتے ہوں۔

-13 تدریس اور حاضریاں: (Education and Attendance)

۱- تدریس بعض مضامین میں سمسٹر کی بنیاد پر ہوتی ہے اور بعض میں سالانہ بنیاد پر۔

۲- سالانہ تدریسی سیشن ساڑھے آٹھ ماہ تک جاری رہتا ہے جبکہ سمسٹر سسٹم میں تدریسی سیشن ساڑھے چار ماہ پر محیط ہوتا ہے۔ باقی ماندہ مدت تعطیلات و امتحانات کے انعقاد کے لیے مختص ہوتی ہے۔

۳- حاضریاں باقاعدگی سے لی جاتی ہیں۔ ہر طالب علم کے لیے کم سے کم 75 فیصد حاضریاں پوری کرنا ضروری ہے۔ حاضریاں کم ہونے کی صورت میں طالب علم کو یونیورسٹی کے سمسٹر یا سالانہ امتحان میں شریک ہونے کی اجازت نہ ہوگی۔

۴- سمسٹر سسٹم کے تحت سمسٹر III میں ترقی کے لیے دونوں سمسٹر کے 80 فیصد پرچوں میں پاس ہونا لازمی ہے۔

۵- سال سوم میں جانے کے لیے سال اول کے تمام مضامین کا پاس ہونا نیز سال دوم کے 80 فیصد پرچوں کا پاس ہونا لازمی ہے۔

۶- آنرز اور ماسٹرز کے مضامین میں پاس ہونے کے لیے ہر مضمون میں کم سے کم 40 فیصد، جبکہ مجموعی اوسط 45 فیصد حاصل کرنا لازمی ہے۔

۷- سالانہ امتحان کے تحت سال اول سے سال دوم میں ترقی کے لیے کم از کم 60 فیصد پرچے پاس کرنا لازمی ہے۔

۸- بی اے آنرز، بی ایس سی آنرز میں اول، دوم اور سوم پوزیشنیں جامعہ کی بنیاد پر دی جاتی ہیں۔ جبکہ ایم اے اور ایم ایس سی میں اپنے اپنے مضمون کی بنیاد پر دی جاتی ہیں۔

14- فیس: (FEE)

کلیہ فنون:

سمسٹر نظام	فی سمسٹر	سمسٹر نظام	فی سمسٹر
بی ایس (فنون)	Rs.3000/-	ایم اے	Rs.4500/-
بی ایس اسپیشل ایجوکیشن	Rs.3500/-	ایم کام اسپیشل ایجوکیشن	Rs.4500/-
بی ایڈ	Rs.10000/-	ایم ایڈ	12,000/-
ایل ایل بی	15,000/-		

کلیہ نظمیات کاروبار، تجارت و معاشیات:

سمسٹر نظام	فی سمسٹر	سمسٹر نظام	فی سمسٹر
بی ایس کامرس	4000/-	ایم کام	7000/-
بی بی اے	12,000/-	ایم بی اے	13,000/-

کلیہ فارمیسی:

سمسٹر نظام	فی سمسٹر
فارم ڈی	16,000/-

کلیہ سائنس:

سمسٹر نظام	فی سمسٹر	سمسٹر نظام	فی سمسٹر
بی ایس سائنس (حیوانیات، نباتیات، جغرافیہ، شماریات، ماحولیاتی سائنسز)	4000/-	بی ایس (کیمیاء، حیاتی کیمیاء، طبیعیات، خردحیاتیات، ریاضیاتی علوم)	8500/-
ایم ایس سی	6000/-	کمپیوٹر سائنس	12000/-
بی ایس ارضیات	7000/-		

ضوابط: بیرونی اُمیدوار (Regulations related to External Candidates)

۱- صرف بی اے- بی کام اور ایم اے کے امتحانوں میں بیرونی اُمیدواروں کو شرکت کی اجازت ہوگی بشرطیکہ وہ بی اے اور ایم اے میں کوئی ایسا مضمون نہ لیں جس میں کسی عملی امتحان کی گنجائش ہو مثلاً جغرافیہ، نفسیات، عمرانیات، سماجی بہبود، شماریات اور معاشیات خانہ داری کے خاکے، تاہم بیرونی اُمیدوار بی اے (پاس) میں عمرانیات لے سکتے ہیں۔

۲- (i) بیرونی اُمیدواروں کے لیے رجسٹریشن کی آخری تاریخ کا اعلان متعلقہ افسران کی جانب سے ہر سال کیا جایا کرے گا۔

(ii) کراچی میں مقیم سفارتی عملے کے قریبی رشتہ دار ارکان کو رجسٹریشن کی آخری تاریخ گزر جانے کے بعد وائس چانسلر کی خصوصی اجازت سے رجسٹرڈ کیا جاسکتا ہے۔

رجسٹریشن کی فیسیں حسب ذیل جماعتوں کیلیے مقرر کی جائیں گی جو فارموں پر درج ہوں گی۔

بی اے/ بی کام کے امتحان کے لیے

ایم اے کے امتحان کے لیے

۳- بی اے اور بی کام کے اُمیدواروں پر امتحانوں کی ان ہی اسکیموں کا اطلاق ہوگا جو اندرونی یا با قاعدہ اُمیدواروں کے لیے ہوں گی۔

۴- بیرونی اُمیدواروں کی حیثیت سے رجسٹریشن کُل پاکستان بنیاد پر ہوگا۔

۵- متوقع بیرونی اُمیدوار کا یہ فرض ہوگا کہ وہ رجسٹریشن کی درخواست دینے سے پہلے اس بات کا یقین کرلے کہ وہ یونیورسٹی کے قواعد کے مطابق اس امتحان کے لیے جس کے واسطے وہ رجسٹریشن کا خواہاں ہو، اہل ہے۔ایسی صورت کہ وہ قواعد کے مطابق نااہلیت کے باوجود رجسٹریشن کی درخواست دیتا ہے تو اس نے رجسٹریشن کی جو فیس ادا کی ہو وہ ضبط کرلی جائے گی تاہم بڑی معقول وجوہات کی بنا پر انفرادی نوعیت کی صورت میں وائس چانسلر استثناد ے سکتے ہیں۔وہ جنھوں نے انٹرمیڈیٹ یا اس کے مساوی تسلیم شدہ امتحان کم از کم دوسال پہلے پاس کرلیا ہو بی اے/ بی کام حصہ اول اور دوم کے امتحانات ایک ساتھ دینے کے اہل ہوں گے۔

ایم اے یا ایم ایس سی کے درجے کو بہتر بنانا (Improvement of Class in M.A or MSc)

۱- ایک اُمیدوار جس نے کسی پاکستانی یونیورسٹی سے ایم اے کا امتحان ایسے مضمون میں پاس کیا ہو جس میں عملی کام کا دخل نہ ہو دوسرے یا تیسرے درجے میں یا تیسرے درجے میں بھارتی یا بنگلہ دیشی یونیورسٹی سے اس کو ایم اے کے اسی مضمون میں اپنے درجے کو بہتر بنانے کے لیے، مزید لیکچروں میں شرکت کے بغیر دوبارہ امتحان میں بیٹھنے کی اجازت دی جاسکتی ہے۔

۲- امتحان میں شرکت کی شرائط حسب ذیل ہیں:

(i) ایک سے زیادہ موقع نہیں دیا جائے گا۔

(ii) امتحان میں دوبارہ شرکت کے لیے وقت کی کوئی قید نہیں ہوگی۔

(iii) اُمیدوار امتحان کے لیے، اس تاریخ کے اندر جس کا اس غرض سے اعلان کیا جائے گا، رجسٹریشن اور امتحان کی فیس ادا کر کے اپنا رجسٹریشن کرائے گا۔

(iv) اُس کو ابتدائی اور آخری دونوں امتحانوں میں الگ الگ شرکت کرنا ہوگی اور اس کو آخری امتحان میں شرکت کی اجازت صرف اس کے بعد دی جائے گی جبکہ اس نے ابتدائی امتحان پاس کرلیا ہو، شرط یہ ہے کہ تین سالہ آنرز ڈگری کا حامل آخری (فائنل) امتحان میں براہ راست شرکت کا اہل ہوگا۔ مزید یہ شرط ہے کہ ایک اُمیدوار جس نے ابتدائی امتحان میں ۴۵ فیصد سے کم نمبر حاصل نہ کئے ہوں اس کو ابتدائی امتحان کی شرکت سے مستثنیٰ کیا جاسکتا ہے۔ کسی صورت میں بھی ایک اُمیدوار کو آخری امتحان میں شرکت سے مستثنیٰ نہیں کیا جائے گا۔

(v) اس کو ابتدائی اور آخری امتحانوں کی فیس علیحدہ علیحدہ ادا کرنا ہوگی۔

(vi) ایسی صورت میں اگر اُمیدوار فیل ہو جاتا ہے تو اس کی سابقہ ڈگری متاثر نہیں ہوگی۔

(vii) کامیاب اُمیدوار کو جو ڈگری دی جائے گی وہ معمول کے مطابق ہوگی اور اس میں اس کی سابقہ ڈگری کا کوئی حوالہ نہیں ہوگا۔

(viii) وہ کسی حیثیت (پوزیشن) انعام، تمغا اور وظیفے کا مستحق نہیں ہوگا۔

۳- ایسے مضمون میں جس میں عملی کام شامل ہو اُمیدوار کو میقاتی نظام میں باقاعدہ طالب علم کی حیثیت سے دوبارہ شرکت کرنا ہوگی۔ایسے اُمیدوار کو لازماً پورے آخری امتحان میں شرکت کرنا ہوگی وہ ابتدائی امتحان کے صرف ان پرچوں سے استثناء کا مستحق ہوگا جس کو اُمیدوار نے کم از کم "سی گریڈ" یعنی ۴۵ فیصد نمبروں سے پاس کیا ہو۔

بی اے، بی ایس سی اور بی کام کے درجے کو بہتر کرنا: (Improvement of Class B.A, BSc, B.Com)

۱- ایک اُمیدوار جس نے بی اے، بی ایس سی اور بی کام کا آخری امتحان اس یونیورسٹی سے پاس کیا ہو، اپنی ڈویژن بہتر بنانے کے لیے اس امتحان میں دوبارہ شریک ہوسکتا ہے۔

۲- امتحان میں شرکت کی شرائط حسب ذیل ہیں:

(i) ایک سے زیادہ موقع نہیں دیا جائے گا۔

(ii) امتحان میں دوبارہ شرکت کے لیے وقت کی کوئی قید نہیں ہوگی۔

(iii) اُمیدوار اپنے آپ کو بیرونی اُمیدوار کی حیثیت سے اس امتحان کے لیے مقررہ رجسٹریشن فیس اور ہر حصے کی امتحانی فیس ادا کر کے رجسٹرڈ کرائے گا۔

(iv) حصہ دوم کے امتحان میں شرکت لازمی ہوگی لیکن حصہ اول کے امتحان میں شرکت اختیاری ہوگی۔

(v) اُمیدوار حصہ اول اور دوم کے امتحانات ایک ساتھ یا الگ الگ دے سکتا ہے۔

(vi) اسی امتحان کے حصہ اول کے علاوہ امیدوار کوئی دوسرا امتحان اسی کے ساتھ نہیں دے سکتا۔

(vii) اُمیدوار بی ایس سی حصہ اول کے عملی امتحان سے مستثنٰی ہوگا جو وہ پاس کر چکا ہو۔

(viii) بی اے، بی ایس سی اور بی کام میں ڈویژن کی بہتری کا حق صرف ان ہی کو حاصل ہوگا جنہوں نے اب تک کوئی اعلیٰ ڈگری پاس نہ کی ہو۔

(ix) بہتر شدہ ڈگری اسی سال کے واسطے جاری کی جائے گی جس سال اُمیدوار نے ڈویژن بہتر کی ہو۔

(x) ڈویژن کا تعین حصہ اول اور دوم کے مشترکہ نمبرات پر ہوگا۔

(xi) امتحان کے فارم اور فیس حصہ اول اور دوم کے لیے الگ الگ داخل کئے جائیں گے۔

(xii) اگر اُمیدوار فیل ہو جاتا ہے تو اس کی پچھلی ڈگری متاثر نہیں ہوگی۔

(xiii) کامیاب اُمیدوار کو جو ڈگری دی جائے گی وہ معمول کے مطابق ہوگی۔ پچھلی ڈگری کے کسی حوالے کے بغیر:

(xiv) وہ کسی حیثیت (پوزیشن) انعام، تمغا اور وظیفے کا مستحق نہیں ہوگا۔

(xv) اس کو حلفاً اقرار کرنا ہوگا کہ اس نے اس سے پہلے ڈویژن کو بہتر کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ اگر اقرار نامہ غلط پایا گیا تو اس کی پچھلی ڈگری ضبط کر لی جائے گی۔

امتحان میں داخلے کی شرائط (Conditions of Admission to Examinations)

اہلیت:(Eligibility)

۱- کسی صورت میں بھی ایک امیدوار کو یونیورسٹی کے امتحان میں شرکت کی اجازت نہیں دی جائے گی تاوقتیکہ وہ حسب ذیل شرائط کی تکمیل نہ کرلے۔

الف) اس کو یونیورسٹی میں رجسٹرڈ ہونا چاہیے۔

ب) اُمیدوار نے وہ امتحان پاس کر لیا ہو جو شرکت کرنے والے امتحان کی مقررہ پیشگی شرط ہو نیز اس نے اپنے پورے تدریسی نصاب کے ہر مضمون کی تکمیل کر لی ہو جو امتحان کے لیے مقرر کیا گیا ہے خواہ وہ الحاقی کالج یا ادارے میں ہو یا یونیورسٹی کے تدریسی شعبے میں۔

ج) امتحان دینے والے ہر مضمون میں اس کی حاضری کا مطلوبہ فیصد ہونا لازمی ہے۔ درخواست میں اس کی تصدیق شعبے یا انسٹیٹیوٹ کے سربراہ یا متعلقہ کالج کے پرنسپل کی جانب سے کی جائے گی۔

د) اس نے یونیورسٹی یا انسٹیٹیوٹ یا کالج کے مفاد کو نقصان پہنچانے والا کوئی کام نہ کیا ہو بصورتِ دیگر وہ اچھے کردار اور چال چلن کا مالک ہو۔

ہ) اس نے امتحان کی مقررہ فیس ادا کر دی ہو۔

۲- کسی شخص کو یونیورسٹی کے امتحان میں بیرونی اُمیدوار کی حیثیت سے شرکت کی اجازت نہیں دی جائے گی تاوقتیکہ وہ حسب ذیل شرائط کو پورا نہ کرلے:

الف) اس کا یونیورسٹی میں بیرونی اُمیدوار کی حیثیت سے رجسٹرڈ ہونا لازمی ہے۔

ب) اس نے کوئی ایسا کام نہ کیا ہو جو یونیورسٹی کے مفاد کے لیے نقصان دہ ہو اور بصورتِ دیگر وہ اچھے کردار کا مالک ہو۔

۳- داخلے کا فارم:(Application Form)

الف) باقاعدہ طلبا کی صورت میں امتحان میں داخلے کی جملہ درخواستیں مقررہ فارم پر دی جائیں جو کنٹرولر امتحانات تدریسی شعبوں کے سربراہوں یا متعلقہ کالج یا انسٹیٹیوٹ کے پرنسپلوں کو فراہم کریں گے۔

ب) بیرونی اُمیدواروں کی صورت میں یہ فارم براہ راست کنٹرولر امتحانات سے حاصل کئے جاسکتے ہیں اور خانہ پُری کے بعد امتحان کی مقررہ فیس اور گزیٹڈ افسر یا نوٹری پبلک کے اچھے چال چلن کے سرٹیفکیٹ کے ساتھ اسی کو پیش کئے جائیں گے۔

ج) امتحانی فارمز اور فیسیں واجب الادا تاریخ کے بعد مقررہ شرح سے زیادہ سے زیادہ مقررہ تاخیری فیس کے ساتھ قبول کی جاسکتی ہیں۔

د) مقررہ درخواست فارم اور امتحان کی فیس کی وصولی پر کنٹرولر امتحانات امیدوار کو درخواست ارسال کرنے والی اتھارٹی کے ذریعے داخلہ کارڈ بھیجے گا جس کے پیش کرنے پر اُمیدوار کو امتحانی ہال میں آنے کی اجازت ہوگی۔ بیرونی اُمیدواروں کو اپنے کارڈ براہ راست کنٹرولر سے حاصل کرنا ہوں گے۔

ہ) اگر کسی تدریسی شعبے سے تعلق رکھنے والا کوئی اُمیدوار کسی حسابی مد میں کسی رقم کا قرض دار یا کسی اور شے کا خواہ وہ خود یونیورسٹی کی ہو یا اس کی کسی تسلیم شدہ سوسائیٹیوں یا ایسوسی ایشنوں کی تو وائس چانسلر ایسے اُمیدوار کا ایڈمٹ کارڈ روک سکتا ہے یا روکنے کی ہدایت کرسکتا ہے جب تک کہ وہ ایسی جملہ رقم ادا نہ کردے یا مذکورہ شے واپس یا اس کی قیمت ادا نہ کردے۔

و) اگر کسی الحاقی کالج یا انسٹیٹیوٹ کا کوئی اُمیدوار کالج یا انسٹیٹیوٹ کی کسی حسابی مد میں کسی رقم کا قرض دار ہو یا کسی اور شے کا خواہ وہ خود کالج کی ہو یا اس کی کسی تسلیم شدہ سوسائیٹیوں یا ایسوسی ایشنوں کی تو وائس چانسلر ایسے اُمیدوار کا ایڈمٹ کارڈ روک سکتا ہے یا روکنے کی ہدایت کرسکتا ہے جب تک کہ وہ ایسی جملہ رقم ادا نہ کردے یا مذکورہ شے واپس یا اس کی قیمت ادا نہ کردے۔

ز) اگر کنٹرولر امتحانات مطمئن ہو کہ داخلہ کارڈ کھو گیا ہے یا ضائع ہوگیا ہے تو وہ مزید مقررہ فیس لے کر امتحانی آرڈر کی مثنیٰ جاری کرسکتا ہے اسطرح دیئے ہوئے مثنیٰ پر نمایاں جگہ پر اصل کارڈ کا نمبر اور تاریخ درج ہوگی۔

۴- امتحانی فیسوں کی واپسی (Refund of Examination Fees)

امتحان کی فیس جو ایک مرتبہ ادا کردی گئی ہو وہ نہ تو واپس ہوں گی اور نہ آئندہ کے امتحان کے لیے محفوظ ہوگی سوائے ذیل کی متذکرہ مد اور صورتوں میں:

الف) جہاں ایک اُمیدوار کا امتحان شروع ہونے سے پہلے انتقال ہو جاتا ہے تو کُل فیس اس کے قانونی ورثاء کو واپس کردی جائے گی۔

ب) وائس چانسلر کی صوابدید پر پوری فیس واپس کی جاسکتی ہے یا آئندہ امتحان کے لیے محفوظ رکھی جاسکتی ہے جبکہ اُمیدوار کا داخلے کا فارم تکنیکی بنیاد پر مسترد کردیا گیا ہو۔

ج) جبکہ امتحان شروع ہونے سے پہلے اُمیدوار بیمار ہو جاتا ہے یا کسی شدید حادثے کا شکار ہو جاتا ہے اور اس وجہ سے امتحان میں شرکت سے روک دیا جاتا ہے اور وہ سرکاری ملازمت کے رجسٹرڈ میڈیکل معالج کے سرٹیفکیٹ کے ساتھ ری فنڈ (Refund) کی درخواست بھیجتا ہے جو کنٹرولر امتحانات کو امتحان شروع ہونے کے ۴۸ گھنٹے کے اندر پہنچ جاتی ہے تو وائس چانسلر کے احکام کے تحت امتحان کی فیس واپس کردی جائے گی۔

د) کسی اور سبب سے جس کو وائس چانسلر مناسب سمجھتے ہوں نصف یا پوری فیس ری فنڈ یا اگلے امتحان کے لیے محفوظ کی جاسکتی ہے۔

ہ) جہاں ایک اُمیدوار قومی فرائض کی وجہ سے امتحان دینے سے قاصر رہتا ہے وہاں پوری فیس ری فنڈ کردی جائے گی یا اس کی خواہش پر اس کے اگلے امتحان کیلئے جمع کی جاسکتی ہے۔

۵- بے قاعدگیاں:(Irregularities)

اگر سنڈیکیٹ کے اطمینان کے مطابق ثابت ہو جائے کہ کسی شخص کا امتحان میں داخلہ کسی وجہ سے بے قاعدہ تھا یا کوئی حقیقی شہادت غلط بیان کی گئی یا دانستہ چھپائی گئی تو امکان ہے کہ سنڈیکیٹ اعلان کردے کہ اس کے امتحان یا نتیجے کو منسوخ کردیا جائے اسی طرح سنڈیکیٹ مطمئن ہو کہ ایک شخص نے آیا دورانِ امتحان اس کے اختتام پر کوئی ایسا طرزِ عمل اختیار کیا، جس پر اس کے خلاف تادیبی کارروائی کی جاسکتی ہو تو سنڈیکیٹ مجاز ہوگی کہ اس کے امتحان کا نتیجہ منسوخ کردے اور اس کے خلاف مزید ایسی کارروائی کرے جس کا صورتِ حال تقاضہ کرتی ہوں۔

ضوابط: نام/خاندانی نام کی تبدیلی (Regulations:Change of Name / Surname)

۱- ایک طالب علم کا نام جب ایک مرتبہ طلبا کے رجسٹر میں درج ہو جائے تو پھر اس میں ردوبدل ترمیم یا اضافہ یا اس کے برعکس صورت اختیار نہیں کی جائے گی۔ ماسوائے استثنائی صورتوں کے جب تک وائس چانسلر کو اس کے والد یا قانونی سرپرست کی جانب سے تسلی بخش ثبوت فراہم نہ کر دیا جائے تاہم ایک دوشیزہ طالبہ کا نام اس کی شادی کے بعد اس کی یا اس کے شوہر کی درخواست پر مسز فلاں فلاں کی صورت میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ اور یہی طریقہ بعد میں دوسری شادی کی صورت میں اختیار کیا جائے گا۔

۲- اگر تبدیلی کی اجازت دے دی گئی ہو تب بھی ڈپلوما یا امتحانات کے ان سرٹیفکیٹوں پر جن کو طالب علم پاس کر چکا ہو تبدیلی اثر انداز نہیں ہوگی البتہ اس کا اطلاق تبدیلی کے بعد لیے جانے والے امتحان پر ہوگا۔ اگر تبدیلی کی اجازت دے دی گئی ہو تو ترمیمی نام طلبہ کے رجسٹر میں پہلے نام کے پہلو بہ پہلو درج کر لیا جائے گا اور اس قسم کے اندراجات رجسٹر حاضری اور طالب علموں کو جاری ہونے والے شناختی کارڈ میں کر دئے جائیں گے۔

۳- نام میں تبدیلی کی درخواست تدریسی شعبے کے سربراہ یا کالج کے پرنسپل (جو بھی صورت ہو) کے ذریعے ارسال کی جائے گی اور اس کے ہمراہ یونیورسٹی کی مقررہ فیس بھی آنا چاہیے۔ بیرونی اُمیدواروں کی صورت میں درخواستیں کسی گزیٹڈ افسر کے توسط سے بھیجی جائیں۔

۴- طالب علم کو یونیورسٹی کے امتحان میں بھیج دینے کے بعد تبدیلی نام کی کسی درخواست پر غور نہیں کیا جائے گا۔

سرٹیفکیٹوں اور ڈپلوماؤں کے مثنیٰ کا اجراء (Duplicate issuance of Certificate and Diplomas)

یونیورسٹی کے سرٹیفکیٹوں اور ڈپلوماؤں کے مثنیٰ نہیں دئے جائیں گے سوائے اس صورت میں کہ جہاں وائس چانسلر ایک تحریری حلفیہ بیان پیش کرنے یا بہ صورت دیگر درخواست گزار کا اپنی سرٹیفکیٹ یا ڈپلوما کھو گیا ہے یا وہ ضائع ہو گیا ہے پر مطمئن ہو۔ ایسی صورت میں مقررہ فیس ادا کرنے پر مثنیٰ کی منظوری دی جا سکتی ہے۔

ضوابط: طلباء کے چال چلن اور نظم وضبط کی دیکھ بھال

(Regulations related to conduct and maintanance of discipline of students)

وفاقی اُردو یونیورسٹی آرڈیننس CXIX of 2002 :بمطابق دفعہ 21(2)(S)

انضباطی کمیٹی برائے (طلبہ):(Discipline Committee For Students)

(۱) انضباطی کمیٹی مشتمل ہوگی:

(i) شیخ الجامعہ یا ان کی جانب سے نامزد کردہ فرد۔

(ii) دو (۲) پروفیسرز جنھیں اکیڈمک کونسل نامزد کرے۔

(iii) ایک رُکن جسے سنڈیکیٹ نامزد کرے۔

(iv) استاد جو اُمورِ طلباء سے متعلق ہو۔

(v) ناظم امتحانات

(vi) رجسٹرار

(۲) بلحاظ عہدہ ممبران کے علاوہ مدتِ تقرر دو (۲) سال ہوگی۔

(۳) انضباطی کمیٹی کے اجلاس کا کورم چار (۴) اراکین پر مشتمل ہوگا۔

(۴) انضباطی کمیٹی کے وظائف:

(i) اکیڈمک کونسل کے مرتب کردہ قواعد وضوابط کے تحت یونیورسٹی کے طالبعلموں کے طرزِ عمل کا جائزہ، نظم وضبط کے قیام اور نظم و نسق کی خلاف ورزی کے معاملات کا جائزہ لینا۔

(ii) ضابطے میں دیئے ہوئے دیگر اُمور انجام دینا۔

۱۔ انضباطی کمیٹی طلبا کے نظم وضبط سے تعلق رکھنے والے معاملات کی رپورٹوں پر غور کرنے کے لیے جب اور جس وقت ضرورت ہو منعقد ہوا کرے گی اور یہ تعین کرنے والی آخری اتھارٹی ہوگی کہ آیا بدنظمی کا عمل ثابت ہوا یا نہیں۔ پھر یہ وائس چانسلر کو مشورہ دے گی کہ ان ضابطوں کی روشنی میں جو بعد میں بیان کئے جارہے ہیں۔ کیا کارروائی کی جانی چاہیے۔

۲۔ یونیورسٹی اور اس کے کالجوں کے طلبا کے درمیان نظم وضبط کا نفاذ اور دیکھ بھال وائس چانسلر کریں گے۔

۳۔ وائس چانسلر مندرجہ ذیل افسران کے ذریعہ سے نظم وضبط کی نگرانی اور انتظام کریں گے۔

(الف) یونیورسٹی کے تدریسی شعبوں میں متعلقہ تدریسی شعبوں کے چیئرمینوں کے ذریعہ۔

(ب) اقامت خانوں کے ان ہالوں میں جو یونیورسٹی کے زیرِ انتظام ہوں پرووسٹ کے ذریعہ۔

(ج) اداروں میں متعلقہ اداروں کے ڈائریکٹروں کے ذریعہ

(د) کالجوں میں متعلقہ کالجوں کے پرنسپلوں کے ذریعہ

(ہ) عام مقامات اور یونیورسٹی کیمپسز کے اندر اور باہر عام اجتماعات کے موقع پر یونیورسٹی کے مشیر طلباء کے ذریعہ۔

(و) بین الکالجیٹ، بین الشعبہ جات، بین الجامعات طلبا کے تعلقات کے سلسلے میں ان تمام افسران کے اشتراک کے ذریعہ سے جن کا ذکر ذیلی شق (الف)،(ب)،(ج)،(د) اور (ہ) میں کیا گیا ہے۔

۴۔ وائس چانسلر مشیر طلبا کا تقرر ان شرائط اور قواعد پر کریں گے جو سینڈیکیٹ وقتاً فوقتاً جاری کرے گی۔

۵۔ مشیر طلبا کے نائب ضرورت کے مطابق ایک یا زائد وائس چانسلر مشیر طلباء کی سفارش پر ان شرائط اور قواعد پر مقرر کر سکتے ہیں جن کا تعین سینڈیکیٹ کرے۔

۶۔ منجملہ دیگر امور کے ذیل کو بدنظمی کے افعال سمجھا جائے گا جن کے سلسلے میں طالب علم یا طلبا کے خلاف شق (۳) کے افسران کی جانب سے کارروائی کی جا سکتی ہے۔

(i) غیر شریفانہ یا گندی زبان کا استعمال

(ii) ناشائستہ/غیر مہذب لباس کا استعمال

(iii) ناپسندیدہ رائے زنی یا اشاروں کا استعمال

(iv) امن عامہ میں خلل ڈالنے والا طرز عمل مثلاً چیخنا چلانا، گالیاں بکنا، جھگڑنا، لڑنا اور گستاخی

(v) اسلحہ اور مہلک ہتھیاروں کا اپنے پاس رکھنا، استعمال کرنا یا استعمال کرنے کی دھمکی دینا۔

(ب) اتھارٹی کی حکم عدولی کرنا۔

(ج) مصنوعی تلبیس یا جھوٹی اطلاع دینا یا جان بوجھ کر کسی اطلاع کو دبانا، دھوکہ دہی اور فریب کاری

(د) ان مقامات پر جانا جو طلباء کے لیے ممنوع قرار دے دیئے گئے ہوں۔

(ہ) بغیر پاس کے ان مقامات پر جانا جہاں بغیر پاس کے جانا ممنوع ہو۔

(و) کلاس وغیرہ سے ناراضگی کا اظہار کر کے نکل جانا، ہڑتال کرنا، یا کسی غیر قانونی جلوس میں شرکت کرنا یا ان امور کے لیے اکسانا۔

(ز) یونیورسٹی کی شان یا اس کے افسران اور اساتذہ کی شہرت کے منافی توہین آمیز نعرہ بازی کرنا۔

(ح) کسی شے کے زیر اثر پایا جانا۔

(ط) بدکاری

(ی) اسلام اور پاکستان کے خلاف اہانت آمیز اور تحقیر آمیز کوئی فعل

(ک) امتحان میں ناواجب (دھاندلی) ذرائع کے استعمال میں اعانت کرنا۔

(ل) ایسی کارروائیوں میں مصروف ہونا جو کیمپس کے عمدہ نظم و نسق کے لیے نقصان دہ اور ضرر رساں ہوں۔

(م) یونیورسٹی کی منقولہ یا غیر منقولہ املاک کا غیر قانونی استعمال یا اس کو نقصان پہنچانا۔

(س) جملہ ارکین دوسری کارروائیاں جن کو وائس چانسلر نظم و نسق کی خلاف ورزی سے تعبیر کرے۔

۷۔ پچھلی شق میں متذکرہ میں سے کسی ایک کو سزا یا جرمانہ معاملے کی سنگینی کے لحاظ سے ذیل میں کوئی ایک یا زائد کی صورت میں دی جائے گی۔

(i) مشیر طلباء کے جو مشتبہ طلباء کا رجسٹر (بلیک بک) رہتا ہے اس میں اندراج

(ii) جرمانہ جو 500/= سے 5000/= روپے تک ہو سکتا ہے۔

(iii) جماعت ہال یا اقامت خانے سے ایک مقررہ مدت تک کے لیے اخراج

(iv) امتحان سے روک دینا۔

(v) امتحانی نتائج کو منسوخ کر دینا یا دیا ہوا سرٹیفکیٹ ڈگری واپس لے لینا۔

(vi) اخراج یا یونیورسٹی سے ایک معینہ مدت کے لیے یا ہمیشہ کے لیے نکال دینا۔

۸۔ سزا یا جرمانہ عائد کرنے کا اختیار اس حد تک جو ذیل میں دی گئی ہے۔افسران کے ذریعہ عمل میں آئے گا۔

(الف) وائس چانسلر کا اختیار

(i) ہر ایک طالب علم پر ایک واحد بدعنوانی کے لیے =/500 سے =/5000 روپے تک کا جرمانہ اور اس کو ان رعایات اور مراتب سے محروم کر سکتا ہے۔ جو طلبا کے لیے مخصوص ہیں۔

(ii) طالب علم کو یونیورسٹی کے امتحان سے روک سکتا ہے۔

(iii) طالب علم کا داخلہ منسوخ کر سکتا ہے یا وجہ بتائے بغیر طالب علم کو داخلہ دینے سے انکار کر سکتا ہے۔

(iv) طالب علم کے داخلے کو منسوخ کرنے کے لیے پرنسپل کو ہدایت کر سکتا ہے یا پرنسپل کو طالب علم کو داخلہ نہ دینے کی ہدایت کر سکتا ہے اور

(v) طالب علم کو روک سکتا ہے، خارج کر سکتا ہے یا ایک معینہ مدت یا ہمیشہ کے لیے نکال سکتا ہے۔

(ب) مشیر طلبا کا اختیار

(i) طالب علم پر ہر ایک واحد بدعنوانی کے لیے =/250 سے =/2500 روپے تک جرمانہ کر سکتا ہے۔

(ii) طالب علم کو زیادہ سے زیادہ پندرہ دن کے لیے یونیورسٹی کیمپس سے نکال سکتا ہے۔

(iii) طالب علم کے اچھے سرٹیفکیٹ کو روک سکتا ہے اور

(iv) وائس چانسلر کو امیدوار کے داخلے کی بابت مخالف رپورٹ دے سکتا ہے۔

مشیر طلباء یونیورسٹی کے جملہ طلباء کے چال چلن کا ایک رجسٹر رکھے گا۔

(ج) کلیہ کے ڈین/کالج کے پرنسپل کا اختیار

(i) طالب علم پر ہر ایک بدعنوانی پر =/250 سے =/2500 روپے تک جرمانہ

(ii) طالب علم کو کلیہ/کالج سے ۱۵ ریوم کے لیے اخراج

(د) شعبے کے سربراہ یا ادارے کے ڈائریکٹر کا اختیار:

(i) طالب علم پر ہر ایک واحد بدعنوانی پر =/100 سے 1000 روپے تک کا جرمانہ۔

(ii) طالب علم کو شعبے/ادارے سے ایک ہفتے کے اخراج

(ہ) پرووسٹ کا اختیار:

(i) طالب علم پر ہر ایک واحد بدعنوانی پر =/250 سے =/2500 روپے تک جرمانہ اور

(ii) طالب علم کو ہال یا اقامت خانے سے ایک ماہ کے لیے اخراج

۹۔ مشیر طلباء وقتاً فوقتاً ایسے مقامات کی فہرست تیار کرتا رہے گا جن کو اس کی رائے میں طلباء کے لیے ممنوع قرر دیا جانا چاہیے اور اس فہرست کو منظوری کے لیے وائس چانسلر کو پیش کرے گا۔ اس کی منظوری کے بعد مشیر طلباء ان تمام افسران کو مطلع کرے گا جن کا ذکر شق (۳) میں کیا گیا ہے۔ اس طرح مشیر طلباء ان مقامات کی بھی ایک فہرست تیار کرے گا جہاں مخصوص اوقات میں پاس کے بغیر جانے کی اجازت نہ ہو اور وائس چانسلر کی منظوری کے بعد اس سے بھی ان تمام افسران کو مطلع کرے گا۔ جن کا ذکر شق (۳) میں کہا گیا ہے۔

۱۰۔ یونیورسٹی کے قوانین اور ضابطوں کے تحت تدریسی شعبوں کے سربراہ اور اداروں کے ڈائریکٹرز اپنے شعبوں/اداروں میں طلباء کے درمیان نظم وضبط قائم رکھنے کے ذمہ دار ہوں گے۔

۱۱۔ یونیورسٹی کے قوانین اور ضابطوں کے تحت الحاقی کالجوں کے پرنسپلز اپنے انفرادی کالجوں میں طلباء کے درمیان نظم وضبط قائم رکھنے کے ذمہ دار ہوں گے۔

۱۲۔ ایسا طالب علم جو نظم وضبط کی کسی خلاف ورزی کا مرتکب ہوا ہو اس کا سرٹیفکیٹ/ڈگری/ڈپلوما اور دوسری دستاویزات اس کے معاملے کا قطعی فیصلہ ہونے تک روکی جاسکتی ہیں۔

۱۳۔ کسی ایسے معاملے میں جس کا اطلاق سابق الذکر ضابطوں میں نہ ہوتا ہو، انضباطی کمیٹی کی رپورٹ پر سینڈیکیٹ متعلقہ طالب علم یا طالب علموں کے خلاف ایسی انضباطی کارروائی کرے گی جس کا معاملے کی صورتحال تقاضا کرتی ہو۔

ضوابط: عطیہ، تحفہ، زرامداد (Regulations Related to Donations, Gifts etc)

وفاقی اُردو یونیورسٹی آرڈیننس CXIX of 2002 :بمطابق دفعہ 27(1)(J)

تحائف وغیرہ سے تعلق رکھنے والے ضابطے:

۱۔ جملہ عطیات جو کسی غرض سے یونیورسٹی سے متعلق ہوں وہ یونیورسٹی کو ملنے چاہیں نہ کہ کسی فرد، سوسائٹی یا شعبہ کو جو ایسے عطیات وصول کرنے کا مجاز نہیں۔

۲۔ طلبہ کی کوئی تنظیم عطیات، تحائف یا روپے پیسے کی امداد کسی فرد یا تنظیم سے وائس چانسلر یا کالج کے پرنسپل، جو بھی صورت ہوگی پیشگی اجازت کے بغیر قبول نہیں کی جائیگی۔

۳۔ ایک طالب علم جو کسی تنظیم کی جانب سے کوئی عطیہ، تحفہ یا زرامداد کسی ایک ذریعہ سے بجز ایسی صورت کہ جہاں کسی ذریعہ کو وائس چانسلر یا پرنسپل نے، جو بھی صورت ہو، وصول کرتا ہے تو وہ اپنے آپ کو تادیبی کارروائی کا مستوجب قرار دیتا ہے۔

ضوابط: میقاتی نظام (Regualtions Related to Semester System)

وفاقی اُردو یونیورسٹی آرڈیننس 2002 CXIX of: بمطابق دفعہ 27(1)(e)

تعلیمی کلینڈر برائے کراچی (صبح)

طاق میقات (داخلہ) Odd Semester (Intake)

تکمیلِ داخلہ:	15 جنوری
نئے سمسٹر کا تعارفی دن:	20 جنوری
آغازِ سمسٹر:	21/جنوری
انرولمنٹ:	یکم/جنوری تا 15/فروری
داخلی/عملی امتحان:	مارچ
امتحانی فیس اور فارم جمع کرانا:	یکم/تا 15/اپریل
ٹرمینل امتحان کے لیے ایڈمٹ کارڈ کا اجراء:	20/تا 30/اپریل
16 ہفتوں کی تعلیم کی تکمیل:	**20/مئی**
ٹرمینل امتحان:	25 مئی تا 15 جون
نتیجہ:	30/جون
سمسٹر تعطیلات	16 جون تا 31 جولائی

جفت میقات Even Semester

تکمیلِ داخلہ:	اگست
نئے سمسٹر کا تعارفی دن:	یکم/اگست
آغازِ سمسٹر:	2/اگست
داخلی/عملی امتحان:	اکتوبر
امتحانی فیس اور فارم جمع کرانا:	اکتوبر
ٹرمینل امتحان کے لیے ایڈمٹ کارڈ کا اجراء:	15/تا 25/نومبر
16 ہفتوں کی تعلیم کی تکمیل:	30/نومبر
ٹرمینل امتحان:	5/دسمبر تا 20/دسمبر
نتیجہ:	30/دسمبر
سمسٹر تعطیلات	21/دسمبر تا 14/جنوری (25 دن)

پہلے اور دوسرے سمسٹر کے تمام کورسز کے 80% میں کامیابی کے بعد دوسرے سال کے سمسٹر میں ترقی دی جائے گی۔

تعلیمی کلینڈر برائے الحاقی ادارے

طاق میقات (داخلہ خزاں) Odd Semester (Intake Fall)

تکمیلِ داخلہ:	25/نومبر
نئے سمسٹر کا تعارفی دن:	30/نومبر
آغازِ سمسٹر:	یکم/دسمبر
انرولمنٹ:	15/دسمبر تا یکم/فروری
داخلی/عملی امتحان:	فروری
امتحانی فیس اور فارم جمع کرانا:	مارچ
ٹرمینل امتحان کے لیے ایڈمٹ کارڈ کا اجراء:	20تا25/مارچ
16 ہفتوں کی تعلیم کی تکمیل:	**یکم/دسمبر تا 31/مارچ**
ٹرمینل امتحان:	یکم تا 15/اپریل
نتیجہ:	25/اپریل
سمسٹر تعطیلات	16تا27/اپریل

جفت میقات (موسم بہار) Even Semester (Spring)

تکمیلِ داخلہ:	25/اپریل
نئے سمسٹر کا تعارفی دن:	28/اپریل
آغازِ سمسٹر:	یکم/مئی
16 ہفتوں کی تعلیم کی تکمیل:	یکم/مئی تا 30 اگست
داخلی امتحان	جون
امتحانی فیس اور فارم جمع کرانا:	جون
ٹرمینل امتحان کے لیے ایڈمٹ کارڈ کا اجراء:	20تا25/اگست
ٹرمینل امتحان:	یکم تا 15/ستمبر
نتیجہ:	25/ستمبر
سمسٹر تعطیلات	16/ستمبر تا 29/اکتوبر

پہلے اور دوسرے سمسٹر کے تمام کورسز کے 80% میں کامیابی کے بعد دوسرے سال کے سمسٹر میں ترقی دی جائے گی۔

تعلیمی کلینڈر برائے اسلام آباد

Odd Semester (Intake) طاق میقات (داخلہ)

تکمیلِ داخلہ:	25/اکتوبر
نئے سمسٹر کا تعارفی دن:	30/اکتوبر
آغازِ سمسٹر:	یکم/نومبر
انرولمنٹ:	15/نومبر تا یکم/جنوری
داخلی/عملی امتحان:	جنوری
امتحانی فیس اور فارم جمع کرانا:	فروری
ٹرمینل امتحان کے لیے ایڈمٹ کارڈ کا اجراء:	20 تا 25/فروری
16 ہفتوں کی تعلیم کی تکمیل:	یکم/نومبر تا اختتام فروری
ٹرمینل امتحان:	یکم تا 15/مارچ
نتیجہ:	25/مارچ
سمسٹر تعطیلات	16 تا 27/مئی

Even Semester (Spring) جفت میقات (موسمِ بہار)

تکمیلِ داخلہ:	25/مارچ
نئے سمسٹر کا تعارفی دن:	28/مارچ
آغازِ سمسٹر:	یکم/اپریل
16 ہفتوں کی تعلیم کی تکمیل:	یکم/اپریل تا 30 جولائی
داخلی امتحان	جون
امتحانی فیس اور فارم جمع کرانا:	جولائی
ٹرمینل امتحان کے لیے ایڈمٹ کارڈ کا اجراء:	20 تا 25/جولائی
ٹرمینل امتحان:	یکم/تا 15/اگست
نتیجہ:	25/اگست
سمسٹر تعطیلات	16/اگست تا 29/ستمبر

پہلے اور دوسرے سمسٹر کے تمام کورسز کے 80% میں کامیابی کے بعد دوسرے سال کے سمسٹر میں ترقی دی جائے گی۔

BS پروگرام کے لیے مطالعہ کی منصوبہ بندی

کل کریڈٹ آورز	136-124
سمسٹر دورانیہ	18-16 ہفتہ
کورس دورانیہ	آٹھ سمسٹر 3.5-4 سال
موسم گرما میں سیشن کی تعداد	ایک تعلیمی سال میں 1-2
سمسٹر کے مطابق نصابی بار	18-15 کریڈٹ آورز

کریڈٹ آورز (Credit hours)

(الف) ۳ کریڈٹ آورز کے ایک نصاب کا مطلب ایک ہفتہ میں ۳ لیکچر ہے

(ب) لیب یا پروجیکٹ میں ایک کریڈٹ آور کے لیے ایک ہفتہ میں ۲ گھنٹے رابطہ مطلوب ہوگا۔

کورس کا اعادہ (Repeating Course)

☆ سمسٹر سسٹم میں کوئی اضافی یا خصوصی امتحان نہیں ہوگا۔ اگر کوئی طالب علم کسی کورس میں فیل یا ناکام ہوجاتا ہے تو اسے اعادہ کرنا ہوگا۔

☆ جب بھی کوئی طالبِ علم ناکام ہوجائے یا "F" گریڈ حاصل کرے تو دوبارہ اس کو اس کا امتحان جب یونیورسٹی کرائے گی تو وہ شریک ہوسکتا ہے، خصوصی امتحان نہیں ہوگا۔ پیشکش کے مطابق نصاب کا اعادہ کرنا ہوگا۔

☆ جو انڈر گریجویٹ طالبِ علم گریڈ "C" حاصل کریں گے انہیں اس کورس کا گریڈ بہتر بنانے کی اجازت دی جائے گی۔

☆ ادارہ اپنے بنائے گئے ضابطہ کے تحت کورس (Repeat) اعادہ کرنے کی تعداد کا تعین کرسکتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ 6 کورسز میں گریڈ بہتر بنایا جاسکتا ہے۔

☆ جب ایک طالبِ علم کورس کا اعادہ کرے گا تو نیا گریڈ پرانے گریڈ کی جگہ لے لے گا۔

گریڈنگ پالیسی (Grading Policy)

ا۔ مطلق گریڈنگ سسٹم (Absolute Grading System) (جامعہ کا اختیار کردہ)

۲۔ موازناتی (Relative)

۳۔ روبرک میتھڈ (Rubric Method)

گریڈ کی معلومات (Grade Information)

فی صد حاصل کردہ نمبر	ابجدی گریڈ	عددی گریڈ
100 - 90	A+	4.0 Dist.
89 - 80	A	4.0
79 - 70	B+	3.5
69 - 60	B	3.0

55 - 59	C+	2.5
50 - 54	C	2.0
Below - 50	Fails	------

گریڈ پوائنٹ

ایک طالب علم کے حاصل کردہ فی صد نمبر بالا عددی گریڈ (x) کریڈٹ آورز کے مساوی اس مخصوص کورس کے گریڈ پوائنٹ ہوں گے۔

مثلاً:

نصاب (اے) حاصل کردہ نمبر 85= (4 عددی گریڈ) نصاب کے کریڈٹ آورز =3 گریڈ پوائنٹ (عددی گریڈ x کریڈٹ آورز)=3x4=12

تمام کورسز کے گریڈ پوائنٹ کا مجموعہ سمسٹر کا حاصل ہوگا۔

کورس	حاصل کردہ نمبر	گریڈ	عددی گریڈ	کریڈٹ آورز	گریڈ پوائنٹ
W	70	B+	3.5 x	3 =	10.5
X	80	A	4.0 x	3 =	12
Y	60	B	3.0 x	3 =	9
Z	50	C	2.0 x	3 =	6
				12	37.5

کل گریڈ کے ذریعے تقسیم پوائنٹ / کل کریڈٹ گھنٹے	برابر	گریڈ پوائنٹ اوسط (GPA)
/ 37.5 12	=	3.13

CGPA مختلف سمسٹرز میں پیش کردہ نصابوں کے جملہ گریڈ پوائنٹس کو جمع کرکے، میزان کو کل کریڈٹ گھنٹوں کی تعداد سے (متعلقہ میقات میں پیش کئے گئے ہوں) تقسیم کرکے حاصل کیا جاتا ہے۔

<u>ڈگری کی تکمیل کے لیے مطلوبہ CGPA (انڈر گریجویٹ/ ماسٹرز) 2.5 ہے</u>

جب کبھی کسی طالب علم کا سی جی پی اے 2.5 سے کم ہوجائے تو وہ آئندہ سمسٹر کے لیے پہلی آزمائش پر ہوگا۔ اگر طالب علم 2.5 سی جی پی اے کے اضافے میں ناکام رہتا ہے تب پھر وہ آخری آزمائش پر چلا جائے گا۔

136-124 کریڈٹ آورز کے لیے انڈر گریجویٹ طالب علموں کا نصابی خاکہ

جنرل کورس	کریڈٹ آورز	کورسز
انگریزی	6	2
اُردو	3	1
مطالعہ پاکستان	3	1
اسلامک اسٹڈیز	3	1

ریاضی	6	2
کمپیوٹر	6	2
کل	**27**	**9**
اختیاری	24	8
بنیادی کورس	57	19
خصوصی کورسز	12	4
	120	**40**
انٹرن شپ/منصوبے	6	1
ٹوٹل	**126**	**41**

گریڈ کی معلومات (Grade Information)

عددی گریڈ	ابجدی گریڈ	فیصد میں حاصل کردہ نمبر
4.0 Dist.	A+	90 - 100=
4.0	A	80 - 89=
3.5	B+	70 - 79=
3.0	B	60 - 69=
2.5	C+	55 - 59=
2.0	C	50 - 54=
------	Fails	Below 50=

بی ایس پروگرام کے عام قواعد (General Rules for BS Program)

۱۔ کل 124 تا 136 کریڈٹ آورز

۲۔ چار سال میں آٹھ سمسٹر

۳۔ سمسٹر کا دورانیہ 16 سے 18 ہفتے

۴۔ زیادہ سے زیادہ باقاعدگی سے آٹھ سمسٹر

۵۔ آٹھ سمسٹر میں 41 کورسز

دوسرے سال کے تیسرے سمسٹر کے لیے قواعد ترقی: پہلے سال کے 80% کورسز میں کامیابی

تیسرے سال کے پانچویں سمسٹر کے لیے قواعد ترقی: پہلے سال کے تمام کورسز میں کامیابی اور دوسرے سال کے 80% کورسز میں کامیابی

چوتھے سال کے ساتویں سمسٹر کے لیے قواعد ترقی: پہلے اور دوسرے سال کے تمام کورسز میں کامیابی اور تیسرے سال کے 80% کورسز میں کامیابی

ایسے طلبہ جو چھٹے سمسٹر تک 3 سی جی پی اے سے کم حاصل کریں وہ آٹھویں سمسٹر میں (5a) پروجیکٹ یا 3 کریڈٹ آورز کا کورس ورک کریں گے۔

ایسے طلبہ جو چھٹے سمسٹر میں 3 سی جی پی اے سے زائد حاصل کریں وہ 6 کریڈٹ آورز کے (5b) مقالہ کرنے کے اہل ہوں گے۔

ایسے طلبہ آخری دو سمسٹر (ساتویں اور آٹھویں) کے دو کورس کم کریں گے تاکہ کریڈٹ آور متوازن ہو جائیں۔ یہ طلبہ مقالہ کا آغاز ساتویں سمسٹر سے کریں گے۔

ڈگری حاصل کرنے کے لیے تمام سمسٹر کا 2.5 سی جی پی اے ہونا ضروری ہے۔

کورس کی قسم	نمبر	کریڈٹ گھنٹے
خصوصی	4 کورسز	16 کریڈٹ گھنٹے
اختیاری	8 کورسز	32 کریڈٹ گھنٹے
جنرل کورس	9 کورسز	27 کریڈٹ گھنٹے
بنیادی	20 کورسز	60 کریڈٹ گھنٹے
	41 کورسز	135 کریڈٹ گھنٹے

ایم فل لیڈنگ ٹو پی ایچ ڈی

گریڈ کی معلومات		
عددی گریڈ	ابجدی گریڈ	فیصد حاصل کردہ نمبر
4.0 Dist	A+	90 - 100
4.0	A	80 - 89
3.5	B+	70 - 79
3.0	B	60 - 69
2.5	C+	55 - 59
2.0	C	50 - 54
—	Fails	Below - 50
60% سے کم پی ایچ ڈی کا اہل نہیں		

کلیہ سائنس

نمبر شمار	شعبہ	پروگرام			
		بی ایس	ایم ایس سی	ایم فل/ایم ایس	پی ایچ ڈی
1	ارضیات	☆			
2	جغرافیہ	☆			

3	حیوانیات	☆	☆	☆	☆
4	حیاتی کیمیاء	☆	☆		
5	خردحیاتیات	☆	☆		
6	ریاضی	☆	☆	☆	☆
7	شماریات	☆	☆		
8	طبیعیات	☆	☆	☆	☆
9	اطلاقی طبعیات	☆	☆		
10	کیمیاء	☆	☆	☆	
11	کمپیوٹر سائنس	☆	☆		
12	ماحولیاتی سائنس	☆	☆	☆	
13	نباتیات	☆	☆	☆	☆

کلیہ فنون

		پروگرام			
نمبر شمار	شعبہ	بی ایس	ایم اے	ایم فل/ایم ایس	پی ایچ ڈی
1	اُردو	☆	☆	☆	☆
2	ابلاغِ عامہ	☆	☆	☆	
3	اسلامیات	☆	☆	☆	
4	انگریزی	☆	☆		
5	عربی	☆	☆		
6	تعلیم	☆	☆		
7	بین الاقوامی تعلقات	☆	☆		
8	تاریخِ اسلام	☆	☆		
9	سیاسیات	☆	☆		
10	نفسیات	☆	☆		
11	سندھی	☆	☆		
12	خصوصی تعلیم	☆	☆		
13	تعلیمِ اساتذہ	☆	☆		

کلیہ نظمیات کاروبار، تجارت و معاشیات

پروگرام					
پی ایچ ڈی	ایم فل/ایم ایس	ماسٹرز	بی ایس	شعبہ	نمبر شمار
		☆	☆	نظمیات کاروبار	1
		☆	☆	تجارت	2
		☆	☆	معاشیات	3

کلیہ فارمیسی

پروگرام					
پی ایچ ڈی	ایم فل/ایم ایس	فارم ڈی اپ گریڈیشن	فارم ڈی	شعبہ	نمبر شمار
		☆	☆	فارمیسی	1

کلیہ قانون

پروگرام					
		ایل ایل ایم	ایل ایل بی	شعبہ	نمبر شمار
		☆	☆	قانون	1

کلیہ انجینئرنگ

پروگرام						
پی ایچ ڈی	ایم فل/ایم ایس	بی ٹیک	بی ایس	بی ایس سی	شعبہ	نمبر شمار
				☆	الیکٹریکل	1
					الیکٹرونکس	2
					سول	3

۱۴- ناجائز ذرائع: (Unfair Means)

ناجائز ذرائع کے معاملات کمیٹی کو بھیج دیئے جائیں گے جو اس غرض سے مقرر کی جائے گی اور معاملہ پر کمیٹی یونیورسٹی کے متعلقہ قواعد اور ضوابط کے مطابق کارروائی کرے گی۔

۱۵- تبادلے کی بنیاد پر داخلے: (Admission on transfer Basis)

دوسری یونیورسٹی سے آنے والے اُمیدواروں کو شعبے کے سربراہ اور مشاورتی کمیٹی کی سفارش پر داخلہ دیا جاسکتا ہے۔ تاہم اس کو اپنے ساتھ وہ گریڈ لانا ہوں گے جو اُس نے پچھلے ادارے سے حاصل کئے ہوں۔ باقی شرائط "طلبہ کا داخلہ اور رجسٹریشن" کی دفعہ 12 کے مطابق ہوں گی۔

۱۶- فیس: (Fee)

(i) کسی طالب علم کو جماعت میں شرکت یا کسی آزمائشی امتحان میں بیٹھنے کی اجازت نہیں دی جائے گی تاوقتیکہ وہ مقررہ فیس کی ادائیگی کی رسید پیش نہ کرے۔

(ii) وہ طالب علم جو کسی نصاب کا مکمل یا جزوی اعادہ کر رہا ہو اس کو اس نصاب کے لیے دوسرے مطلوبہ نصابوں کے ساتھ میقات کے شروع میں رجسٹریشن کروانا ہوگا۔ پوری میقات کی علیحدہ فیس اور جن نصابوں کا اعادہ کر رہا ہو ان کی امتحانی فیس ادا کرنا ہوگی مزید برآں باقاعدہ نصابوں کی تعلیمی اور امتحانی فیس بھی۔

(iii) ایک فیس (جو وقتاً فوقتاً مقرر کی جائے) ہر میقات میں نقل جاری کرنے کے لیے وصول کی جائے گی۔

(iv) ایسی صورت میں جہاں ایک طالبعلم انتہائی استثنائی وجوہ مثلاً اسپتال میں زیر علاج ہو، سیلاب یا کسی دوسری قدرتی آفات کی بنا پر آخری امتحان میں شرکت نہ کرسکا ہو تو وہ آخری امتحان میں جب بھی وہ معمول کے مطابق دوبارہ منعقد ہو مقررہ فیس ادا کرکے شرکت کرسکتا ہے۔ ایسی صورت میں جب ایک طالب علم کو ان میں سے کسی وجہ کی بنا پر جو میقات کے قواعد بیان کئے گئے ہیں تو وہ آخری امتحان کے آغاز کی تاریخ سے ایک ماہ کے اندرنی نصاب کی مقررہ فیس دے کر شرکت کرسکتا ہے۔ متعلقہ ڈین، سربراہ کے مشورے سے امتحان کی تاریخ کا اعلان کریں گے۔

قابلِ توجہ: قاعدہ نمبر (iv) جی پی آر/سی جی پی آر کی ان شرائط کے تابع ہے جو ترقی کے قواعد میں مقرر کی گئی ہیں:

۱۷- آنرز کے دوسرے سال کے پاس شدہ اُمیدوار کو پاس ڈگری کا استحقاق:

(Eligilbilty of Hons 2nd Year passed Candidates for the pass Degree)

آنرز کا ایک طالب علم جو خاص (پرنسپل) مضمون کے ۱۸ کریڈٹ، ذیلی مضامین کے ۲۴ کریڈٹ اور لازمی مضمون کے ۱۰ کریڈٹ ۲۰۰ گریڈ پوائنٹ کے اوسط حاصل کرلینے کے بعد اپنی تعلیم منقطع کردیتا ہے یا ڈگری کے آخری امتحان میں فیل ہوجاتا ہے تو پاس ڈگری کا مستحق ہوگا۔

۱۸- ایک شعبے سے دوسرے شعبے میں تبادلہ: (Transfer from one department to another)

(الف) آنرز کے پہلے سال کی جماعت کے طلبہ کو ضمنی مضمون تبدیل کرنے کی اجازت دی جاسکتی ہے اگر متعلقہ سربراہ کو کوئی اعتراض نہ ہو۔

(ب) آنرز کے پہلے سال ایم اے/ایم ایس سی (ابتدائی) کی جماعت میں طلبہ کو اپنا خاص (میجر) مضمون تبدیل کرنے کی اجازت دی جاسکتی ہے اگر ان کے نام داخلے کی فہرست میں ایک شعبے سے زائد میں آگئے ہوں/یا ان کے فیصد ان طلبہ کے مساوی ہوں جن کو شعبے میں پہلے سے داخل دیا جاچکا ہو اور سربراہ کو کوئی اعتراض نہ ہو۔

(ج) آنرز سالِ دوم کی جماعت کے طلبہ مقررہ فیس ادا کرکے اپنا ضمنی مضمون تبدیل کرسکتے ہیں اگر وہ کسی ضمنی مضمون میں فیل ہوگئے ہوں، بشرطیکہ متعلقہ سربراہ کو کوئی اعتراض نہ ہو۔

(د) آنرز سالِ دوم کی جماعت کے طلبہ کو اپنا خاص مضمون تبدیل کرنے کی اجازت دی جاسکتی ہے اگر انھوں نے دونوں میقاتوں میں اپنے اختیاری مضمون میں کم سے کم "اے" گریڈ حاصل کیا ہو اور سربراہ کو کوئی اعتراض نہ ہو۔

۱۹- جائزے پر نزاع: (Dispute about evaluation)

امتحان/اسائنمنٹ/پریکٹیکل وغیرہ کے جائزے کے سلسلے میں اگر کوئی نزاع یا شکایت کسی شعبے کی جانب سے کی جائے تو اس کا فیصلہ ایک کمیٹی کرے گی جو متعلقہ استاد اور تین سینئر ترین مُعلموں پر مشتمل ہوگی۔ شعبہ کا سربراہ کمیٹی کی صدارت کرے گا۔ کمیٹی اپنی سفارشات متعلقہ کلیہ کے ڈین کو از سرِ نو غور کرنے کے لیے بھیجے گی۔ معاملہ پر ڈین کا فیصلہ قطعی ترین ہوگا۔

۲۰- قواعد کی توضیح (Interpretation of Rules)

ان قواعد کی توضیح کے بارے میں کسی سوال کے پیدا ہونے کی صورت میں سربراہ اپنا نقطۂ نظر بیان کرتے ہوئے ڈین کو لکھے گا اور معاملہ ڈین کمیٹی کے سپرد کیا جائے گا۔ تاہم متاثرہ فریق کو وائس چانسلر کو اپیل کرنے کا اختیار ہے جو یا تو فیصلہ اپنے اختیار تمیزی سے کرے یا اگر وہ مناسب سمجھتا ہو تو معاملہ اکیڈمک کونسل کے سامنے رکھا جائے۔

۲۱۔ ذریعہ تعلیم اور امتحان (Medium of Instruction and Examination)

تعلیم اور امتحان کا ذریعہ انگریزی یا اُردو ہوگا۔

۲۲۔ ان اساتذہ کو تسلیم کرنا جو براہ راست یونیورسٹی کے ملازم نہیں

(Recognition of teachers not in direct employment of the University)

۱- کوئی شخص بھی اس وقت تک یونیورسٹی کا استاد تسلیم کئے جانے کا اہل نہیں ہوگا تاوقتیکہ وہ ہائر ایجوکیشن کی شرائط یا مندرجہ ذیل شرائط پوری نہ کرتا ہو۔

(الف) اس نے قانونی تشکیل شدہ کسی پاکستانی یا ہندوستانی یونیورسٹی سے کم از کم فرسٹ یا سیکنڈ کلاس میں ماسٹر کی ڈگری حاصل نہ کی ہو۔ وہ اشخاص جن کو دعویٰ ہے کہ انھوں نے اسی معیار کی ڈگری دوسری یونیورسٹیوں سے حاصل کی ہوں، اکیڈمک کونسل ان کی لیاقت کے لحاظ سے غور کرے گی۔

(ب) اس نے ڈگری کی کلاسوں کو کم از کم پانچ سال پڑھایا ہو، شرط یہ ہے کہ سنڈیکیٹ انتخابی بورڈ کی سفارش پر اس مدت کو گھٹا کر دو سال کر سکتی ہے اس صورت میں کہ اُمیدوار اعلیٰ تدریسی صفات کے حامل ہوں۔

۲- اس غرض سے مقررہ فارم پر ایک درخواست رجسٹرار کو ادارے کے سربراہ کی وساطت سے (جہاں درخواست گزار ملازم ہو) اس سیشن سے کم از کم ۳۰ روز قبل دینا ہوگی جس میں تسلیم کرانا مقصود ہو۔ سربراہ یہ درخواست اپنی رائے کے ساتھ جو کچھ بھی ہو آگے بڑھائی جائے گی، شرط یہ ہے کہ وائس چانسلر ناگہانی صورت یا مخصوص حالات میں وقت کے دورانیہ کو نظر انداز کردے۔

۳- انتخابی بورڈ وہی ہوگا جس کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔

۴- (الف) سنڈیکیٹ تسلیم کئے جانے کے سوال پر احکام جاری کرے گی اور وہ شرائط بھی جن کے تحت تسلیم کیا جانا منظور کیا گیا ہے۔

(ب) وائس چانسلر بالائی طریقہ کار میں رعایت کر سکتا ہے اور ایک لیکچرار، اسسٹنٹ پروفیسر یا پوسٹ گریجویٹ استاد کو بعد میں سنڈیکیٹ کی منظوری سے مشروط تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ شرط یہ ہے کہ اس قسم کا تسلیم کیا جانا ایک سال کے عرصے سے متجاوز نہیں ہوگا۔

۵- سنڈیکیٹ، وائس چانسلر کے ایماء پر ان ضوابط کے تحت تسلیم کئے جانے کے عمل کو واپس لے سکتی ہے۔

۲۳۔ تدریسی شعبے (Teaching Department)

۱- ہر ایک مضمون جو ایک کلیہ کے سپرد کیا جائے گا اس کو عام طور پر ایک ہی تدریسی شعبے کے ذریعے پڑھایا جائے گا تاہم اکیڈمک کونسل، کلیہ کی سفارش پر ہدایت کر سکتی ہے کہ ایک ہی شعبے میں ایک سے زیادہ مضمون پڑھائے جائیں گے اور ایسے مضامین کی صراحت بھی کردی جائے گی۔

۲- شعبے کا سربراہ اس مضمون یا مضامین میں جو اس کے شعبے کے سپرد کئے گئے ہوں ان کی تدریس و تحقیق کا ذمہ دار ہوگا۔ وہ شعبے کے اسٹاف کی نگرانی کرے گا اور ان کو پڑھائی اور تدریس کے دوسرے کام اساتذہ کے مختلف مدارج کے لحاظ سے جو زیادہ سے زیادہ یا کم سے کم اوقات کار مقرر ہیں، تفویض کرے گا۔ وہ میقات کے کام کا پروگرام بنائے گا اور اپنے مضمون یا مضامین کے لیکچروں ٹیوٹوریلز، عملی کام، مظاہراتی کام اور میدانی کام کا نقشہ اوقات مرتب کر کے منظوری کے لیے ڈین کو پیش کرے گا۔ ڈین مختلف مضامین کے شعبوں کے سربراہان کو مشترکہ طور پر نقشہ اوقات بنانے کی ہدایت کر سکتا ہے۔ شعبے کے سربراہ کو ایسے دوسرے کام کرنا ہوں گے جو اکیڈمک کونسل، کلیہ یا یونیورسٹی کی کسی اور اتھارٹی کی جانب سے سپرد کئے گئے ہوں یا یہ تحقیق و تدریس کے مفاد، علم کے پھیلاؤ اور طلبہ کی تربیت سے متعلق ہوں، سربراہ شعبہ اپنی تدریس و تحقیق کے فرائض کے علاوہ تحقیق کرنے والوں کی رہنمائی اور تدریس اور تحقیق کو منظم کرنے کا بھی ذمہ دار ہوگا۔

۳۔ شعبے کا سربراہ اپنے مضمون کی تدریسی بورڈ کے تمام اجلاسوں کی صدارت کرے گا اور شعبے کے اسٹاف کے ایک رُکن کو بورڈ کے سیکریٹری کی خدمت انجام دینے کے لیے منتخب کرے گا۔

۴۔ شعبے کا سربراہ طلبہ کی ترقی کا جائزہ لیتا رہے گا۔ پہلی میقات کے آخر میں ڈین کے ذریعہ وائس چانسلر کو رپورٹ کرتا رہے گا۔ اگر کوئی طالب علم یا طلبہ اپنی تعلیم سے مستفید نہ ہو رہے ہوں تو ایسے طلبہ کا نام شعبے کے رجسٹر سے خارج کیا جاسکتا ہے۔

۵۔ سربراہ شعبہ ان تمام طلبہ پر بھی جو شعبے میں مختلف جماعتوں میں شرکت کررہے ہوں کے نظم وضبط کا پورا خیال رکھے گا اور ان کی لیکچروں، ٹیٹوریلز، عملی، مظاہراتی اور میدانی کاموں میں روزانہ انفرادی حاضری کا تحریری ریکارڈ رکھے گا۔

۲۴۔ مضامین برائے بی ایس (سائنس) Subject for BS (Science)

لازمی مضامین (Compulsory Subjects)

پہلے دوسال میں طلبہ کو اپنے خصوصی مضمون کے علاوہ چار لازمی اور دو ضمنی مضامین منتخب کرنا ہوں گے۔ لازمی مضامین درج ذیل ہیں

(1) اسلامیات یا (اخلاقیات، صرف غیر مسلم طلبہ کیلئے)

(2) مطالعہ پاکستان

(3) انگریزی

(4) اُردو لازمی

خصوصی مضامین (Major Subjects)

بی ایس اور ایم ایس سی کے مضامین کی تفصیلات شعبہ جات کے حوالہ سے جدول نمبر ا (ب) میں درج ہیں۔

ضمنی مضامین (Subsidiary Subjects)

ضمنی مضامین کے انتخاب کیلئے شعبہ جات سے رہنمائی حاصل کریں۔ ان مضامین کا انتخاب صدر شعبہ کی رائے اور اجازت سے ہوگا۔ ضمنی مضامین کی نشستیں محدود ہونے کے باعث یہ ضروری نہیں کہ طالب علم کو اس کی پسند کے مطابق ضمنی مضمون مل جائے۔ ضمنی مضامین میں نشستوں کا تعین میرٹ کے لحاظ سے متعلقہ رئیس کلیہ وصدور شعبہ جات کرتے ہیں۔

منتخب مضمون میں داخلہ حاصل کرنے کے بعد درجِ ذیل گروپس میں ضمنی مضامین کا انتخاب کیا جاسکتا ہے۔

نمبر شمار	بی ایس کا مضمون	ضمنی مضمون	ضمنی مضمون
1	ارضیات	ریاضی	طبعیات
2	ارضیات	جغرافیہ	کیمیاء
3	جغرافیہ	ارضیات	کیمیاء
4	جغرافیہ	ریاضی	طبعیات
5	حیاتی کیمیاء	حیوانیات/خردِحیاتیات/ نباتیات	کیمیاء
6	حیوانیات	خردحیاتیات/ نباتیات/ حیاتی کیمیاء	کیمیاء
7	شماریات	معاشیات	ریاضی
8	شماریات	طبعیات	ریاضی
9	نباتیات	خردحیاتیات/حیوانیات/ حیاتی کیمیاء	کیمیاء
10	کیمیاء	خردِحیاتیات	حیاتی کیمیاء
11	کیمیاء	طبعیات	ریاضی

12	طبیعیات	شماریات	ریاضی
13	طبیعیات	کیمیاء	ریاضی
14	ریاضی	طبیعیات	شماریات
15	ریاضی	طبیعیات	کیمیاء
16	خردحیاتیات	حیاتی کیمیاء	کیمیاء
17	خردحیاتیات	نباتیات	حیوانیات

۲۵۔ مضامین برائے بی ایس فنون   Subjects for BS(Arts)

پہلے دو سال میں طلبہ کو اپنے خصوصی مضمون کے علاوہ چار لازمی اور دو ضمنی مضامین منتخب کرنا ہوں گے۔ لازمی مضامین درج ذیل ہوں گے۔

۱۔اسلامیات/اخلاقیات   ۲۔مطالعہ پاکستان   ۳۔انگریزی   ۴۔اُردو

خصوصی مضامین برائے بی ایس   Major Subjects for BS

1۔ابلاغ عامہ   2۔اُردو   3۔اسلامیات   4۔انگریزی   5۔معاشیات
6۔بین الاقوامی تعلقات   7۔تاریخ   8۔نفسیات   9۔سماجی بہبود   10۔تعلیمات
11۔سیاسیات   12۔عربی   13۔جغرافیہ   14۔سندھی   15۔شماریات
16۔خصوصی تعلیم

ضمنی مضامین کے انتخابات کے وقت درج ذیل گروپس میں ایک مضمون ایک گروپ سے منتخب کیا جائے، اور صرف دو مضامین منتخب کیے جائیں۔

I	II	III	IV	V	VI
اُردو	سیاسیات	تعلیم	اسلامیات	جغرافیہ	معاشیات
انگریزی	سماجی بہبود	ابلاغ عامہ	بین الاقوامی تعلقات	تاریخ	نفسیات
سندھی	شماریات	خصوصی تعلیم			
عربی					

۲۶۔ مضامین برائے کلیہ نظمیاتِ کاروبار   Subjects for Faculty of Business Administration

۱۔ تجارت   ۲۔ معاشیات   ۳۔ نظمیاتِ کاروبار

۲۷۔ مضامین برائے کلیہ فارمیسی   Subjects for Faculty of Pharmacy

۱۔ فن دواسازی   ۲۔ علم الادویہ   ۳۔ ادویاتی نباتات   ۴۔ ادویاتی کیمیاء

۲۸۔ مضامین برائے کلیہ انجینئرنگ   Subjects for Faculty of Engineering

۱۔ الیکٹریکل انجینئرنگ

ضوابطِ امتحان(Regulations of Examination)

وفاقی اُردو یونیورسٹی آرڈیننس2002 CXIX of: بمطابق دفعہ27(1)(e)

۱- کوئی بھی طالب علم یونیورسٹی کے کسی امتحان میں شرکت نہ کر سکے گا جب تک اس نے درج ذیل شرائط کی تکمیل نہ کر لی ہو۔

(اے) اس کا یونیورسٹی میں رجسٹریشن نہ ہو۔

(بی) اس نے امتحان میں شرکت کے لیے منظور شدہ نصاب کی تکمیل کر لی ہو قبل ازیں وہ امتحان کسی منظور شدہ ادارے سے پاس کر لیا ہو جو امتحان میں شرکت کے لیے لازمی ہو خواہ وہ الحاقی کالج، ادارے یا یونیورسٹی کے کسی شعبہ کا طالبعلم ہو۔

(سی) وہ امتحان میں شرکت کے لیے یونیورسٹی کی جانب سے مقررہ شرح 75% حاضری رکھتا ہو، اس کی تصدیق درخواست فارم پر صدر شعبہ ادارہ و ملحقہ کالج کا پرنسپل کرے گا۔

(ڈی) اُس نے یونیورسٹی ادارے یا ملحقہ کالج کے مفاد کے خلاف کوئی کام نہ کیا ہو اور وہ درست چال چلن رکھتا ہو۔

(ای) اُس نے امتحان کی مقررہ فیس ادا کر دی ہو۔

۲- کوئی بھی بیرونی طالبعلم یونیورسٹی کے کسی امتحان میں شرکت نہ کر سکے گا جب تک اس نے درج ذیل شرائط کی تکمیل نہ کر لی ہو۔

(اے) اُس کا یونیورسٹی میں بیرونی طالبعلم کی حیثیت سے رجسٹریشن کارڈ جاری نا ہوا ہو۔

(بی) اُس نے یونیورسٹی کے مفاد کے خلاف کوئی کام نہ کیا ہو اور وہ درست چال چلن رکھتا ہو۔

(سی) اُس نے امتحان کی مقررہ فیس ادا کر دی ہو فیس کی رسید ہونا ضروری ہے۔

۳- درخواست فارم:(Application Form)

(اے) امتحان میں شریک ہونے کی تمام درخواستیں اُن مقررہ فارموں پر ہوں گی جنہیں یونیورسٹی کا شعبہ امتحانات، تدریسی شعبہ جات یا الحاق کالج و ادارے کو جاری کرے گا۔

(بی) بیرونی طالبعلم ہونے کی صورت میں فارم براہ راست یونیورسٹی کے مجاز بنک سے حاصل کئے جائیں گے اور وہیں مقررہ فیس کے ساتھ جمع ہوں گے۔
فیس و دیگر معلومات فارم پر ہی درج ہوں گی اچھے چال چلن کا تصدیق نامہ/سرٹیفیکیٹ گزیٹڈ آفیسر یا نوٹری پبلک یا علاقہ کونسلر سے لے کر فارم کے ساتھ منسلک کرنا ہوگا۔

(سی) مقررہ امتحانی فارم کی تاریخ گزر جانے کے بعد، اضافی فیس کے ساتھ بھی نئی تاریخ کا اعلان کیا جا سکتا ہے۔

(ڈی) ایک امتحان کے لیے مقررہ فیس اور مقررہ درخواست فارم وصول کرنے کے بعد شعبہ امتحانات امیدواروں کی فہرست مجاز اتھارٹی کی منظوری سے تیار کرے گا۔
ایک طالب علم کو ایک ایڈمٹ کارڈ جاری کرے جو امتحانی ہال (کمرہ امتحان) میں داخلے اور شناخت کے لیے استعمال ہوگا۔ بیرونی امیدواروں کو یہ کارڈ شعبہ امتحانات کا متعلقہ عملہ براہ راست یا بذریعہ ڈاک ارسال کرے گا۔

(ای) اگر یونیورسٹی کے ملازمین میں کوئی امیدوار یونیورسٹی کے کسی بھی کھاتہ کی رقم یا دیگر کسی سامان کا، یونیورسٹی یا اس کے تسلیم شدہ ادارے کا مقروض ہے تو وائس چانسلر اس کا ایڈمٹ کارڈ روکنے یا روکے رکھنے کے مجاز ہیں اور اس معاملے میں آخری فیصلہ وائس چانسلر کا ہوگا۔

(ایف) اگر الحاقی کالج یا ادارے کا امیدوار کالج یا ادارے کی کسی کھاتہ کی رقم یا سامان کا، کالج یا اس کے تسلیم شدہ ادارے کا مقروض ہے تو پرنسپل یا سربراہ ادارے کی تحریری اطلاع پر ناظم امتحانات اس کا ایڈمٹ کارڈ کے روکنے کا مجاز ہے اور اس معاملے میں آخری فیصلہ وائس چانسلر کا ہوگا۔

(جی) اگر ناظم امتحانات اس امر پر مطمئن ہو کہ امتحانی داخلہ کارڈ گم ہو گیا ہے یا ضائع ہو گیا ہے تو وہ مقررہ ادائیگی پر ثنیٰ کارڈ جاری کر سکتا ہے۔ ثنیٰ کارڈ میں مقام، اعداد، تاریخ اصل کارڈ کے مطابق درج کی جائے گی اُس میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی۔

۴- امتحانی فیس کی واپسی (Refund of Examination fees)

ایک مرتبہ امتحانی فیس ادا کر دینے کے بعد واپس نہ ہوگی یا آئندہ امتحان کے لیے محفوظ نہ کی جائے گی ماسوائے ان حالات کے جو ذیل میں بیان کئے گئے ہیں۔

(اے) جہاں ایک امیدوار امتحان کے آغاز سے قبل وفات پا جائے وہاں اس کے قانونی ورثاء کو تمام فیس واپس کی جا سکتی ہے۔

(بی) جہاں ٹیکنیکل بنیادوں پر اگر کوئی فارم مسترد کر دیا جائے تو وائس چانسلر کی صوابدید پر تمام فیس واپس کی جا سکتی ہے۔

(سی) جہاں امتحان کے آغاز سے قبل ایک امیدوار شدید بیمار ہو جائے یا کسی حادثے کا شکار ہو جائے اور اس کی درخواست برائے فیس واپسی آغاز امتحان سے قبل موصول ہو جائے تو وائس چانسلر کے حکم پر فیس واپس کی جا سکتی ہے بشرطیکہ بیماری کی تصدیق سول سرجن یا حکومتی ہسپتال کا درجہ ۱۷ کا ڈاکٹر کرے۔

(ڈی) نہایت غیر معمولی حالات میں امتحان کی نصف یا پوری فیس واپس کی جا سکتی ہے یا اسے آئندہ امتحان کے لیے محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ اگر امتحان نہ دینے کے اسباب سے وائس چانسلر مطمئن ہو جائے۔

(ای) سرکاری ایمرجنسی جہاں ایک امیدوار اپنے فوجی فرائض کی انجام دہی کی وجہ سے امتحان میں شریک نہ ہو سکے تو اس کی پوری فیس واپس کی جا سکتی ہے یا اس کی مرضی پر اسے آئندہ امتحان کے لیے محفوظ کیا جا سکتا ہے۔

۵- بے قاعدگیاں (Irregularities)

اگر سنڈیکیٹ اس پر مطمئن ہو کہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ کسی شخص کا امتحانی داخلہ کسی بھی وجہ سے بے قاعدہ ہے یا کسی معاملے میں حقائق کو چھپایا گیا ہے یا غلط بیانی کی گئی ہے تو سنڈیکیٹ اس کا امتحان یا نتیجہ منسوخ کر سکتی ہے۔ اسی طرح اگر سنڈیکیٹ اس امر پر مطمئن ہو کہ کسی شخص نے دورانِ امتحان یا امتحان کے بعد کسی ایسی حرکت کا ارتکاب کیا ہے جو اس کے خلاف انضباطی کارروائی کا متقاضی ہے تو سنڈیکیٹ مجاز ہے کہ وہ ایسے شخص کا نتیجہ منسوخ کر دے یا کوئی دوسری انضباطی کارروائی عمل میں لائے۔

امتحان کا انعقاد (Conduct of Examination)

۱- امتحان کا مقام:(Place of Examination)

یونیورسٹی کے تمام امتحانات ان تاریخوں اور اس شیڈول کے مطابق ہونگے جس کا اعلان کیا گیا ہو۔ سنڈیکیٹ اکیڈمک کونسل کی سفارش پر دیگر مقامات پر یا کیمپس پر امتحانات منعقد کرنے کی اجازت دے سکتی ہے۔ اگر ضروری ہو تو وائس چانسلر امتحان کی تاریخوں میں تبدیلی کے مجاز ہیں۔ علاوہ ازیں سنڈیکیٹ بعض مخصوص حالات میں پاکستان سے باہر امتحان کی اجازت بھی دے سکتی ہے۔

۲- امتحان کی تاریخیں: (Dates of Examination)

تمام امتحانات کے آغاز کی تاریخوں کا اعلان امتحانی فارم وفیس کی وصولیابی کی آخری تاریخ کے بعد کیا جائے گا۔ یہ اعلان کم از کم ایک ماہ قبل ہوگا۔

۳- مرتب پرچہ اور ممتحن: (Paper Setters and Examiners)

ہر بورڈ آف اسٹڈیز، پرچہ بنانے والوں اور ممتحنوں کا پینل ترتیب دے گا۔

(اے) بورڈ فہرست بناتے ہوئے کسی مضمون یا مضامین جن کا امتحان لینا مقصود ہو متعدد متبادل نظر میں رکھے اور عام طور پر پرچہ بنانے والوں کے کم از کم دو نام تجویز کرے۔

(بی) کسی ایسے شخص کا نام پرچہ بنانے کے لیے تجویز نہیں کیا جائے گا جس کے بارے میں امتحانی حوالے سے خراب شہرت ہو۔

(سی) کسی ایسے شخص کو پرچہ بنانے کے لیے مقرر نہیں کیا جائے گا جس کے پہلے رشتے دار (اس ضابطے کے تحت حسب ذیل افراد رشتہ دار تصور کئے جائیں گے، بیوی، خاوند، بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، بہن، بھائی، بھانجا، بھانجی، بھتیجا، بھتیجی، نواسہ، نواسی، چچا، چچی، چچا یا ماموں زاد بھائی، سالا، سالی، ساڑو، داماد، بہو) امتحان میں شرکت کر رہے ہوں۔

ہر پرچہ بنانے والے کو یہ حلف نامہ داخل کرنا ہوگا کہ اس نے کسی طالب علم کو یا طالب علموں کو امتحان کے لیے بحیثیت ٹیوٹر نہیں پڑھایا اور نہ ہی وہ ممتحن مقرر ہونے کے دوران کسی ایسے کام میں مصروف رہا۔

(ڈی) سوائے ماسٹر ڈگری کے امتحان کے کسی کو بھی ایک سے زیادہ پرچوں کا ممتحن مقرر نہیں کیا جائے گا تمام ممتحن حضرات کا تقرر وائس چانسلر کی منظوری سے مشروط ہوگا۔

(ای) الحاق کی صورت میں پیشہ ورانہ امتحانات کے لیے ان کی منظور شدہ کونسلوں کے ضابطوں کا خیال رکھا جائے گا۔

(ایف) پرچہ بنانے والے اور ممتحن ایک سال کے لیے مقرر کئے جائیں گے۔ انہیں دوبارہ بھی ممتحن مقرر کیا جاسکتا ہے لیکن ایک ہی مضمون میں لگاتار اس کی مدت ۳ (تین) سال سے زیادہ نہ ہوگی۔

(جی) نائب ممتحوں کا تقرر بھی پرچہ جانچنے کے لیے کیا جاسکتا ہے لیکن اس کی مدت بھی لگاتار ۳ (تین) سال سے زیادہ نہ ہوگی۔

(ایچ) جن پرچوں میں ایک سے زیادہ ممتحن شریک کئے گئے ہوں وہاں پرچہ بنانے والا ممتحن اعلیٰ ہوگا۔

۴- شعبہ امتحانات پرچہ بنانے والوں اور ممتحوں کی فہرست کی تیاری کا کام شعبہ کی بورڈ آف اسٹڈیز کی سفارش پر وائس چانسلر سے منظور کروائے گا۔

(الف) ہر تدریسی شعبہ یا مضمون کا بورڈ آف اسٹڈیز نصف پرچے یونیورسٹی اساتذہ جبکہ نصف پرچے بیرونی اساتذہ کو تفویض کرے گا۔ بیرون یونیورسٹی پرچہ بنانے والے کی عدم موجودگی کی صورت میں نصف کے اصول میں صرف شیخ الجامعہ تبدیلی کر سکتے ہیں۔

۵- بورڈ آف اسٹڈیز کی منظوری سے وائس چانسلر ہر تدریسی شعبہ یا مضمون کے لیے ایک ماڈریشن کمیٹی کا تقرر کرے گا، جو امتحانی سوالات ماڈریٹ کرے گی۔

۶- اگر کوئی پرچہ ماڈریشن کمیٹی کے لیے قابل قبول نہیں ہے تو ماڈریشن کمیٹی پرچے کو واضح ہدایات کے ساتھ، نظر ثانی یا تبدیلی کے لیے پرچہ بنانے والوں کو واپس کر سکتی ہے۔ اگر پرچہ بنانے والا نظر ثانی یا تبدیلی سے انکار کرتا ہے یا وہ موجود نہیں ہے یا وقت نہیں ہے تو ماڈریشن کمیٹی بذات خود پرچے پر نظر ثانی یا تبدیلی و ترمیم کرے گی اور اگر ضروری ہوا تو خود یا کسی دوسرے ممتحن سے پرچہ تیار کروائے گی۔

۷- جیسے ہی پرچہ جات ماڈریشن کے عمل سے گزر جائیں شعبہ امتحانات وائس چانسلر کی منظوری سے ان کی طباعت کا بندوبست محفوظ اور قابل بھروسہ طریقے سے کرے گا۔

۸- پرچہ بنانے والوں، ممتحوں اور ماڈریٹرز کے نام انتہائی خفیہ رہیں گے ان کی فہرست بورڈ آف اسٹڈیز کی عام کارروائی میں شامل نہ ہوگی۔

۹- پرچہ بنانے والوں اور ممتحوں کی تعداد، مضمون یا پرچہ رکھنے والے امیدواروں کی تعداد پر منحصر ہوگی جیسا کہ ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔

(i) جب اُمیدواروں کی تعداد ۳۰۰ (تین سو) یا اس سے کم ہو تو پرچہ بنانے والا ہی ممتحن ہوگا۔

(ii) جہاں امیدواروں کی تعداد ۳۰۰ (تین سو) سے زیادہ لیکن ۶۰۰ (چھ سو) تک ہو ایک نائب ممتحن جانچنے کے طریقہ کار اور مطلوبہ معیار کے مطابق پرچہ بنانے والے کا معاون مقرر ہوگا جسے منظور شدہ فہرست سے پرچہ بنانے والا خود مقرر کرے گا۔

(iii) جہاں امیدواروں کی تعداد ۶۰۰ (چھ سو) سے زیادہ ہو پرچہ بنانے والا ممتحن اعلیٰ ہوگا اس کے ماتحت اس کی ضرورت کے مطابق نائب ممتحن مقرر ہوں گے۔ کوئی نائب ممتحن ۳۰۰ (تین سو) سے زیادہ کاپیاں جانچنے کے لیے حاصل نہیں کرے گا۔

۱۰۔ ایک پرچہ بنانے والے سے بجا طور پر یہ توقع ہوتی ہے کہ وہ اس پرچے کی امتحانی کاپیاں بھی جانچے گا لیکن اگر وہ اس سے انکار کرتا ہے یا قابل رسائی نہیں ہے تو وائس چانسلر شعبہ کے سربراہ کی سفارش پر ایک دوسرا ممتحن مقرر کردے گا جو اس کام کو انجام دے گا۔

۱۱۔ ممتحن اعلیٰ کے فرائض: (Duties of Head Examiner)

(i) ان تمام امتحانات میں جہاں ممتحن اعلیٰ موجود ہے اپنے متعلقہ مضمون یا پرچے کے امتحان ہو جانے کے فوری بعد وہ دفتر امتحانات میں ممتحوں کا اجلاس منعقد کرے گا اور ایک یادداشت مرتب کرے گا جو ان ہدایات سے متعلق ہوں گے جس کے تحت جوابات کی کاپیوں پر نمبر دینے کا طریقہ اختیار کیا جائے گا۔ اس کی پیروی تمام ممتحن حضرات پر لازمی ہوگی۔

(ii) ممتحن اعلیٰ کا یہ فرض ہوگا کہ وہ تمام ممتحن حضرات کی یکساں جانچ و نمبروں کے معیار کو برقرار رکھیں۔ اس امر کو یقینی بنانے کے لیے ضروری ہدایات جاری کریں۔ ممتحن، اعلیٰ ممتحوں کی بطور نمونہ جانچی ہوئی جوابات کی کاپیوں میں سے پہلی دس کاپیاں دوبارہ جانچے اور واپس کردے وہ ممتحن کے دیئے ہوئے نمبروں میں کسی بھی تبدیلی کا مجاز ہے۔ ممتحن اعلیٰ اپنی جانچی ہوئی کاپیاں ممتحن کو واپس کردے گا تا کہ دوسری کاپیوں کو اس کے مطابق جانچا جائے۔

(iii) اگر کسی ممتحن کے مبعوں میں ممتحن اعلیٰ کی ہدایات کے خلاف بہت زیادہ فرق یا تضاد پایا جائے تو ممتحن اعلیٰ اس ممتحن سے نظر ثانی کروائے گا اور معاملے کی رپورٹ ناظم امتحانات کو کردے گا۔ ناظم امتحان یہ معاملہ وائس چانسلر کے علم میں لائے گا، سنگین صورتحال میں شیخ الجامعہ اپنی صوابدید پر ممتحن اعلیٰ سے جوابات کی کاپی دوبارہ جانچ کروائے گا یا کسی اور ممتحن کو مقرر کرے گا اس صورت میں اصل ممتحن کسی معاوضے کا مستحق نہ ہوگا۔

(iv) ممتحن اعلیٰ و دیگر ممتحن کے جوابات کی کاپیوں کی جانچ مکمل ہونے کے بعد ممتحن اعلیٰ ایک خفیہ رپورٹ ہر ممتحن کے بارے میں مرتب کرے گا۔ رپورٹ وائس چانسلر کو پیش کی جائے گی ممتحن اعلیٰ تمام جانچی ہوئی کاپیاں اور ان کے نمبروں کے ساتھ ناظم امتحان کے دفتر میں جمع کروا دیگا۔

۱۲۔ ممتحن کے فرائض: (Duties of Examiner)

(i) ممتحن پوری طرح ممتحن اعلیٰ کی یادداشت میں شامل ہدایات کی مکمل پابندی کرے گا، یا جو اُسے بعد میں جاری کی جائیں گی اُن پر بھی عمل کرے گا

(ii) جانچی ہوئی پہلی دس کاپیاں بطور نمونہ ممتحن اعلیٰ کو پیش کرے گا اور مارکس کی منظوری لے گا اس کے بعد جوابی کاپیوں کی قسط حاصل کرے گا۔

(iii) جوابی کاپیوں کی جانچ پڑتال کیلیے یونیورسٹی کی مقررہ میعاد کی پابندی کرے گا۔

(iv) جانچ کے اختتام پر جوابات کے معیار کے بارے میں ممتحن ایک رپورٹ مرتب کرے گا۔

۱۳۔ عملی امتحانات: (Practical Examinations)

ان تمام مضامین میں جہاں عملی امتحان وضع کیا گیا ہے اس کا انتظام درج ذیل کے مطابق عمل میں آئے گا۔

(اے) عام طور پر عملی امتحانات نظری امتحانات کے بعد منعقد ہوتے ہیں لیکن خصوصی حالات میں وائس چانسلر کی اجازت سے نظری امتحان سے پہلے بھی ہو سکتے ہیں۔

(بی) عملی امتحانات کے لیے امیدواروں کو گروپوں میں تقسیم کیا جائے گا لیکن کوئی گروپ ۱۵ (پندرہ) سے کم یا ۲۰ (بیس) سے زائد نہ ہو۔

(سی) ہر گروپ کا امتحان دو ممتحن لیں گے، پہلا ممتحن اس ادارے سے متعلق ہوگا جہاں کے امیدوار امتحان دے رہے ہوں گے جبکہ دوسرا ممتحن باہر سے ہوگا۔ پہلا ممتحن داخلی ممتحن کہلائے گا اور دوسرا ممتحن بیرونی کہلائے گا۔ جہاں کہیں متعلقہ اہلیت کا داخلی ممتحن قابل رسائی نہ ہوگا وہاں وائس چانسلر کسی ممتحن کو مقرر کرے گا جو داخلی ممتحن کے طور پر کام کرے گا۔

(ڈی) (i) جہاں امتحان کا صرف واحد سینٹر کسی مضمون کے لیے ہوگا، وہاں ایک داخلی اور ایک بیرونی ممتحن مقرر کیا جائے گا۔

(ii) جہاں کہیں کسی مضمون کے ایک سے زائد سینٹر ہوں گے وہاں ایک یا ایک سے زیادہ ممتحن اعلیٰ برائے عملی امتحانات مقرر کئے جائیں گے جو اپنے چارج میں شامل تمام سینٹرز کے امتحانات کی نگرانی کریں گے۔

(iii) گروپس کے امتحانات صبح وشام دونوں اوقات میں منعقد ہونگے۔

(iv) عملی پرچے کے سوالات داخلی ممتحن صدر شعبہ کے مشورے سے تیار کریگا ان پرچہ سوالات کو ماڈریشن کی ضرورت نہیں ہوگی۔

(v) امتحان کے اختتام پر داخلی ممتحن اور بیرونی ممتحن مشترکہ مارکس یونیورسٹی کی طرف سے مہیا کردہ ایوارڈ لسٹ میں درج کرینگے۔ ان تمام معاملات میں جہاں دوران سیشن امیدواروں کے مارکس ریکارڈ کے طور پر رکھے جاتے ہیں وہاں ممتحن اس امر پر اطمینان کرے گا کہ عطا کردہ مارکس اور ریکارڈ اصل ہیں اور اس استاد کے دستخط کردہ ہیں جس کے تحت امیدواروں نے کام کیا ہے۔ ایوارڈ لسٹ داخلی ممتحن اور بیرونی ممتحن دونوں کے مشترکہ دستخطوں سے ترتیب پائے گی جنھیں ممتحن اعلیٰ برائے عملی امتحانات مقرر کیا جائیگا وہاں ممتحن اعلیٰ و دیگر ممتحن امتحان کے اختتام پر فوری طور عطا کردہ مارکس سیل شدہ لفافے میں ناظم امتحانات کے پاس جمع کروائیں گے۔

(vi) امتحان کے اختتام پر داخلی ممتحن اور ممتحن اعلیٰ برائے عملی امتحانات جیسا بھی ہو امیدواروں کے عام معیار کی رپورٹ دینگے۔

(vii) لیب اسٹاف: ۱) لیب اسسٹنٹ ۲) ایکسپرٹ ۳) عمال

۱۴۔ امتحانی قواعد کی خلاف ورزی:(Breach of Rules of Examinations)

(i) اگر کسی امیدوار کے قبضہ سے امتحان کے دوران، کاغذات، کتابیں، نوٹس یا کوئی اور مواد (جو امتحان میں معاون ہو) پایا گیا تو وہ مستوجب ہوگا کہ اسے اس دن یا بعد کے دنوں میں امتحان سے خارج کر دیا جائے۔ اگر امتحان کا نگران اعلیٰ اس کی رپورٹ ناظم امتحان کو ضروری کاروائی عمل میں لانے کے لیے کرے، ایسے امیدوار کا نتیجہ منسوخ کر دیا جائے گا اور یونیورسٹی کے تمام امتحانات دینے، یونیورسٹی کے کسی جماعت میں یا کسی الحاقی کالج یا اداروں میں داخلہ لینے کے لیے نااہل ہونے کا مستوجب ہوگا جس کی مدت ۲(دو) سال سے زیادہ نہ ہوگی۔

(ii) اگر کوئی امیدوار کسی کو بتاتے ہوئے یا مدد کرتے ہوئے پایا گیا یا کسی کاغذ، کتاب یا نوٹس سے نقل کرتے ہوئے پکڑا گیا یا کسی اور ناجائز ذریعے کا استعمال کرتے ہوئے دیکھا گیا اسے نگران اعلیٰ امتحان و ویجیلنس کمیٹی خاص اس دن یا بعد کے دنوں کے لیے بھی امتحان سے خارج کر سکتا ہے۔ اگر یہ معاملہ بصورت رپورٹ ناظم امتحانات کے علم میں لایا گیا تو ایسے امیدوار کا نتیجہ منسوخ کر دیا جائیگا اور وہ یونیورسٹی کے تمام امتحانات دینے، یونیورسٹی کی کسی کلاس میں داخلہ لینے اور الحاق کالج یا اداروں میں داخلہ لینے سے روک دیئے جانے کا مستوجب ہوگا جس کی مدت دو (۲) سال سے زیادہ نہ ہوگی۔

(iii) کوئی امیدوار اپنے ایڈمٹ کارڈ میں غلط اندراج کے ذریعے امتحان میں شریک ہوتا ہے یا غلط تصویر لگاتا ہے یا جوابی کاپی میں بیہودہ زبان استعمال کرتا ہے تو اس کا امتحانی نتیجہ منسوخ کر دیا جائے گا اور وہ یونیورسٹی کے تمام امتحانات دینے یونیورسٹی کی کسی کلاس یا الحاق کالج یا ادارے میں داخلہ لینے سے روک دیئے جانے کا مستوجب ہوگا جس کی مدت چار (۴) سال سے زائد نہ ہوگی۔

(iv) اگر کسی امیدوار کے داخلہ فارم یا درخواست فارم پر پہلے سے کسی دوسرے شخص کے دستخط ہوں تو اس کے امتحان کا نتیجہ منسوخ کر دیا جائے گا اور اسے یونیورسٹی کے امتحانات دینے، یونیورسٹی کی کسی کلاس یا ملحقہ کسی کالج یا اداروں میں داخلہ لینے سے روک دیا جائے گا جس کی مدت چار (۴) سال سے زیادہ نہ ہوگی۔

(v) اگر کوئی امیدوار اپنی شناخت ظاہر کرنے یا جوابی کاپی پر مخصوص نشان لگانے کا مجرم پایا گیا تو اس کے امتحان کا نتیجہ منسوخ کر دیا جائے گا اور اسے یونیورسٹی کے امتحانات دینے، یونیورسٹی کی کسی کلاس یا کسی ملحقہ کالج یا اداروں میں داخلہ لینے سے روک دیا جائے گا۔ جس کی مدت دو (۲) سال سے زائد نہ ہوگی۔

(vi) اگر کوئی امیدوار ممتحن سے رابطہ کرنے یا رابطہ کرنے کی کوشش اس پر مارکس دینے کے حوالے سے اثر انداز ہونے کے لیے کرتا ہے تو اس کی اس کوشش کو ناجائز ذرائع کے استعمال کرنے کی کوشش کے مترادف سمجھا جائے گا اور اس کی سزا وہی ہوگی جو ضابطے کے تحت مقرر کی گئی ہے۔ یہی نوعیت رجسٹرار تک رسائی یا ناظم امتحانات تک رسائی یا رابطے کے حوالے سے ہوگی اس کی سزا بھی وہی ہوگی جو درجہ بالا میں بیان کی گئی ہے۔

امیدوار کے دوستوں، سرپرست، رشتہ داروں کی رسائی کی کوشش کو امیدوار کی کوشش سمجھا جائے گا جو مستوجب سزا ضابطے کے تحت ہوگی۔ اگر کوئی امیدوار اپنی جوابی کاپی کے ذریعے ممتحن سے کوئی اپیل کرتا ہے تو وہ ضابطے کے تحت مستوجب سزا ہوگی۔

(vii) ان تمام معاملات میں جہاں امیدوار یا امیدواروں کی تعداد امتحانی ہال میں یا امتحانی ہال کے باہر یا امتحان کے مقام پر خلل ڈالنے کی کوشش کرتی ہے۔

(اے) چیخنا چلانا یا تشدد کے ذریعے امتحان دینے والوں پر خلل انداز ہونا

(بی) امتحان دینے والوں کو چھوڑ دینے، بائیکاٹ کرنے یا کسی اور قسم کی ہڑتال پر اکسانا یا اس نظریئے کے تحت تشدد استعمال کرنا کہ امتحان کا عمل رُک جائے۔

(سی) امتحانی سینٹر پر طاقت کے ذریعے امتحان دینے والوں کو روکنا یا جلوس نکالنا تا کہ اے اور بی میں مذکورہ مقاصد پورے ہوسکیں۔ کوئی ایک یا ان میں سے تمام افعال انفرادی یا اجتماعی طور پر انجام دیئے جائیں یہ امتحانی قواعد کی خطرناک خلاف ورزی تصور کی جائے گی۔

(viii) کوئی اور ایسا معاملہ جو درج بالا ضوابط کے تحت نہ آتا ہو لیکن کسی مجاز اتھارٹی نے اس کی شکایت کی ہو لیکن سنڈیکیٹ ایسے امیدوار یا امیدواروں کے خلاف حالات وواقعات کے مطابق کارروائی کرے گی۔

(ix) سنڈیکیٹ تمام سزائیں اس مقصد کے لیے اپنی قائم کردہ ان ناجائز ذرائع کمیٹی (Unfairmeans) کی سفارشات پر ضابطے کے تحت نافذ کرے گی۔ علاوہ ازیں سنڈیکیٹ بذات خود یا کسی ممبر کی چھان بین کے لیے مقرر کرسکتی ہے۔ ایسے معاملات جن میں طالبعلموں کے بارے ثبوت کی فراہمی مشکل امر ہو سنڈیکیٹ کو روانہ کردئے جائیں گے۔

(x) ان فیئر مینس کمیٹی کلی طور پر اس بات کی مجاز ہوگی کہ امتحانی قواعد کی خلاف ورزی سے متعلق فراہم کردہ اطلاعات کی روشنی میں الزامات کا جائزہ لے اور ان کے ثابت ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ دے۔ ایسے معاملات جن میں طالبعلموں کے بارے میں ثبوت کی فراہمی مشکل امر ہو سنڈیکیٹ کو روانہ کردیئے جائیں گے۔

۱۵- اگر سنڈیکیٹ کو یہ اطمینان ہو جائے کہ کسی مضمون یا مضامین کا دوبارہ امتحان ناگزیر ہے تو وہ اس سلسلے میں ضروری ہدایات جاری کرسکتی ہے۔

۱۶- نمبروں کا اجراء اور نتیجہ کی چھان بین: (Issuance of Marks and Scrutiny of Result)

(i) امیدوار کو یونیورسٹی کی جاری کردہ مارکس شیٹ میں انفرادی سوالات کے نمبر جاری نہیں کیے جائیں گے۔ مارکس شیٹ یونیورسٹی کے مقررہ فارم پر مقررہ فیس کی ادائیگی کے بعد جاری کی جائے گی۔

(ii) امیدواروں کے رزلٹ کی درستگی کی درخواستیں ہر مضمون کی مقررہ فیس کے ہمراہ اس وقت قابل قبول ہوں گی جب اس ادارے/ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ کے سفارشی دستخط ہوں گے جہاں سے طالبعلم نے امتحان میں شرکت کی ہے۔ بیرونی امیدوار کی حیثیت سے شریک طلبہ کی تمام درخواستیں براہ راست ناظم امتحان کو قابل قبول ہوں گی۔

یہ درخواستیں صرف نتیجہ کی درستگی کی بابت معلومات تک محدود ہونگی ان کا تعلق جوابی کاپی کی دوبارہ جانچ پڑتال سے نہ ہوگا۔ ایسی کوئی درخواست قابل قبول نہ ہوگی جو رزلٹ کی اشاعت کے تیس (۳۰) دنوں کے اندر یونیورسٹی کے دفتر امتحانات کو موصول نہ ہو جائے۔ غلط نام یا نمبروں کا اندراج یا غلط نتیجہ کی صورت میں ناظم امتحانات درست کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔ تمام جوابی کاپیاں نتیجہ کے اٹھارہ ماہ بعد تلف کردی جائیں گی، اس کے بعد ادارہ کسی جوابدہی کا ذمہ دار نہ ہوگا۔

۱۷- امتحانی مرکز: (Center of Examination)

جیسے ہی یہ معلوم ہوجائے کہ امیدواروں کی کتنی تعداد امتحان میں شرکت کرے گی۔ ناظم امتحانات ان جگہوں کا وائس چانسلر کے مشورے سے تعین کردے گا۔ جہاں امتحان منعقد ہونگے انہیں امتحانی مراکز کہا جائے گا۔ وائس چانسلر کی توثیق کے بعد جیسا کہ معاملہ ہو آغازِ امتحان سے دو ہفتے قبل امتحان میں شرکت کرنے والے متعلقہ امیدواروں کو ان جگہوں کی فہرست سے کالج پرنسپل یا صدر شعبہ کے ذریعے مطلع کردیا جائے گا۔ بہرکیف ہنگامی حالات میں کلیہ وائس چانسلر کے قرینِ انصاف ہو اس سلسلے میں ایک مختصر نوٹس بھی دیا جاسکتا ہے۔

۱۸- وائس چانسلر ناظم امتحانات کے مشورے سے ہر امتحانی مرکز کے لیے امتحان کا نگراں اعلیٰ و نگراں امتحان مقرر کرے گا۔

۱۹- ناظم امتحانات وائس چانسلر کی توثیق سے ایک فہرست ان اشخاص کی بنائے گا جو امتحان منعقد کرانے اور نگرانی کرنے کی صلاحیتوں کے حامل ہوں گے۔ ان کا عام طور پر انتخاب اساتذہ میں سے کیا جائے گا۔ اس میں دیگر اشخاص کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے۔ بشرطیکہ امتحان کی سالمیت برقرار رہے۔ ایک ایسا امتحانی نگراں جس کے خلاف سخت شکایت آئی ہو اس کا دوبارہ تقرر نہ ہوگا۔

۲۰- نگراں اعلیٰ امتحان کے فرائض: (Duties of Head Invigilator)

(اے) سینٹر پر امتحان میں شرکت کرنے والوں کے لیے مناسب بیٹھنے کا انتظام کرے، عام طور پر ۱۲۲ اسکوائر فٹ یا مخصوص حالات میں کم از کم ۱۲۰ اسکوائر فٹ کی جگہ مقرر کرے۔

طالب علموں کی نشستوں کی منصوبہ بندی ممتحن اعلیٰ پیشگی کرے گا۔ ہر طالب علم کے لیے ایک کاپی سینٹر پر انتظام کرے گا باقی کاپیاں امتحانی سینٹر کے قریب مخصوص جگہ پر رکھی جائیں گی۔ کوئی تبدیلی نشستوں کے انتظام کے سلسلے میں نگراں اعلیٰ امتحان کے احکامات کے سوا عمل میں نہیں آئے گی۔

(بی) نگراں اعلیٰ امتحان ممتحنوں کی ایک فہرست تیار کرے گا۔ عام طور پر بیس (۲۰) امتحان دینے والے امیدواروں کے لیے ایک نگراں ممتحن مقرر کیا جائے گا اور ہر ایک سو (۱۰۰) امیدواروں پر ایک ان کا متبادل مقرر ہوگا۔ لیکن جہاں کمرے چھوٹے ہوں اور ان کی تعداد زیادہ ہو تو دو (۲) کمروں کے لیے کم از کم تین (۳) نگراں ممتحن کی اجازت ہوگی۔ جہاں کمروں میں گنجائش زیادہ ہو یا ہال ہو تو وہاں تعداد گھٹا کر ہر سو (۱۰۰) پر پانچ (۵) نگراں ممتحن بمعہ ریزرو نگرانوں کے ہوں۔ البتہ وائس چانسلر مخصوص حالات میں ایک اضافی نگراں امتحان مقرر کرسکتا ہے۔

(سی) کلرک اسٹاف یا دیگر ملازمین جو امتحان کرانے کی کارکردگی کے لیے ضروری ہو وہ بتائے ہوئے حدود کے اندر اچھے کردار و ایمانداری کو مدنظر رکھتے ہوئے نگراں امتحان کے اپنے اطمینان کے مطابق مقرر کیے جائیں گے۔

(ڈی) ناظم امتحانات کی جانب سے ہر شام جوابی کاپیوں کی وصولیابی کا انتظام نگراں اعلیٰ امتحان کرے گا اور جوابی کاپیاں دیگر سامان اور اسٹیشنری جو امتحان کے استعمال کے لیے ہو انہیں محفوظ کرے گا۔ وہ ہر طرح سادہ جوابی کاپی کے کھوجانے یا غلط استعمال کیے جانے کا ذمہ دار ہوگا۔

(ای) نگراں اعلیٰ امتحان ناظم امتحان کی جانب سے ارسال کردہ سوالیہ پرچہ جات اپنے سینٹر پر ہر امتحانی نشست کے لیے وصول کرے گا۔ انہیں سیل حالت میں اپنی تحویل میں رکھے گا جب تک ان کی تقسیم عمل میں نہ آئے سیل پیکٹ نگراں اعلیٰ امتحان کم از کم دو (۲) نگراں ممتحنوں کے سامنے کھولے گا وہ ذاتی طور پر سینٹر سے پرچے کے کھوجانے یا نکل جانے کا ذمہ دار نہ ہوگا۔

(ایف) نگراں اعلیٰ امتحان، نگراں ممتحنوں کو مختلف کمروں پر فرائض مختص کرے گا وہ نگراں اعلیٰ امتحان کے تمام احکامات و ہدایات کی پابندی کریں گے۔ نگراں اعلیٰ امتحان اس بات کا مجاز ہے کہ وہ کسی بھی نگران کو ایک جگہ سے دوسری جگہ تبادلہ کردے بغیر کسی وجہ کے بتائے ہوئے یا کسی نگران ممتحن کو ڈیوٹی سے ہٹادے کہ اس کی رائے میں وہ اس بات کی اہلیت نہیں رکھتا کہ نگراں ممتحن کی حیثیت سے فرائض انجام دے۔ اس کی رپورٹ ناظم امتحانات کے توسط سے وائس چانسلر کو کی جائے گی۔

(جی) نگراں اعلیٰ امتحان، امتحان کے انعقاد کے سلسلے میں جاری ہدایات کا جائزہ ہر روز لیتا رہے گا جو ہدایات نگراں اعلیٰ امتحان اور نگران ممتحنوں کے لیے ہیں۔

(ایچ) امتحانی پرچے میں کسی غلطی یا دھاندلی طباعت کی شکایت فوری طور پر ناظم امتحانات کو کرے گا۔

(آئی) کسی امیدوار کی جانب سے تمام ناجائز ذرائع استعمال کرنے یا نقل کرنے کے معاملات میں امیدوار کو امتحان سے خارج کر دے گا اور مفصل رپورٹ معہ نقل کے مواد و ثبوت کے سیلڈ پیکٹ میں ناظم امتحانات کو بھیجے گا۔ متعلقہ نگراں ممتحن کی رپورٹ بھی اس کے ہمراہ ارسال کرے گا اگر اپنے حق میں طالبعلم کوئی وضاحت کرنا چاہے تو اسکی وضاحت نگران اعلیٰ امتحان اپنا تبصرہ اور حتمی رائے بھی کیس پر دے گا۔

(جے) اور امتحانی امیدواروں کے کسی حصے سے امتحان میں گڑبڑ پیدا کرنے یا امتحان سے واک آؤٹ کرنے کی صورت میں نگراں اعلی امتحان فوری طور پر وائس چانسلر کو مطلع کرے گا اور ایک تفصیلی رپورٹ تیار کرے گا اور بتوسط ناظم امتحانات وائس چانسلر کو ارسال کرے گا۔

(کے) اس کو یہ دیکھنا ہوگا کہ سینٹر پر جمع شدہ کاپیاں صحیح گن لی گئیں ہیں ان کی نمبروار ترتیب دی گئی ہے اور مضمون وار پیکٹوں میں سیل کر کے ناظم امتحانات کو اسی تاریخ کو کہ جس تاریخ کو امتحان منعقد ہوا ہے ارسال کر دی گئیں ہیں۔

(ایل) امتحان کے اختتام پر وہ ناظم امتحانات کے توسط سے وائس چانسلر کو سینٹر پر امتحان کے بارے میں ایک تفصیلی رپورٹ پیش کرے گا جس میں امتحانی افسران کو درپیش مشکلات کی طرف توجہ دلائے گا اور امتحان کے انعقاد کے بہتری کے سلسلے میں تجاویز دے گا۔

(ایم) وہ کسی حالت میں امتحانی سینٹر کو چھوڑ کر نہیں جائے گا سوائے اس کے وائس چانسلر نے اس کی اجازت مرحمت فرمائی ہو۔

۲۱- نگراں امتحان کے فرائض:(Duties of Invigilator)

(اے) نگراں امتحان، امتحان کے آغاز سے قبل کم از کم ایک روز پہلے نگراں اعلیٰ امتحان کو اطلاع دے گا اور اس سے اپنے فرائض کے سلسلے میں ضروری ہدایات حاصل کرے گا۔

(بی) امیدواروں کے نشستوں پر بیٹھنے سے پندرہ منٹ قبل وہ سینٹر پہنچے گا اور نگراں اعلیٰ امتحان کو اطلاع دے گا اگر نگراں امتحان، امتحان شروع ہو جانے کے پانچ منٹ یا اس کے بعد سینٹر پہنچتا ہے تو نگراں اعلیٰ امتحان کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ اس کی جگہ کوئی دوسرا نگراں امتحان مقرر کر دے اور اس نام کی اطلاع ناظم امتحانات کو پہنچادے۔ اگر نگراں امتحان کی کمی جو امتحان کے انعقاد کو متاثر کرے تو نگراں اعلیٰ امتحان، نگران امتحان مقرر کر کے اس کی اطلاع ناظم امتحانات کو کرے گا۔

(سی) وہ سوالیہ پرچہ، سادہ جوابی کاپیاں اور دوسرا امتحانی مواد جس کے استعمال کا استحقاق امتحان دینے والے امیدوار ہوں ان کی تقسیم میں نگراں اعلیٰ امتحان کی معاونت کرے گا۔

(ڈی) امتحان شروع ہو جانے کے ڈیڑھ گھنٹے کے اندر غیر حاضر طالبعلموں کی تعداد کی تحریری اطلاع نگران اعلیٰ امتحان کو کر دے گا۔

(ای) وہ یہ دیکھے گا کہ امتحانی قواعد اور رہنمائی کی پابندی کی جارہی ہے۔

(ایف) نگراں اپنے کمرے میں مستقل نگاہ رکھے گا اور ادھر سے ادھر حرکت کرتا رہے گا۔ خاص طور پر نگاہ رکھے کہ امتحانی امیدوار کوئی کوشش نقل کی یا اطلاع بسلسلہ سلپ، نوٹس یا کاغذ ایک دوسرے سے نہ کریں۔ نہ اپنی جوابی کاپی کسی اور امیدوار کو دکھائیں یا کوئی ناجائز ذریعہ امتحان میں استعمال نہ کریں یا امیدوار کی جانب سے کسی شے یا مواد کو کسی دوسرے امیدوار تک منتقلی کی حوصلہ شکنی کرے اور اگر اس طرح کا کوئی عمل وقوع پذیر ہوتا ہے تو امیدوار کے سیٹ نمبر کے ساتھ نقل یا ناجائز ذرائع استعمال کی نوعیت سے نگراں اعلیٰ امتحان کو مطلع کرے گا۔

(جی) امتحان ختم ہو جانے پر وہ تمام امیدواروں سے جوابی کاپیاں اکٹھی کرے گا، نمبروار ترتیب دے گا اور مضمون وار علیحدہ کرے گا انکی گنتی کرے اور یہ امر یقینی بنائے گا کہ کسی امیدوار کی کاپی کم تو نہیں ہے۔ کاپیاں حاضری شیٹ کے مطابق ہونا ضروری ہے کاپی کسی بھی صورت امتحانی ہال سے باہر نہیں جائے گی اور نہ ہی ایک اُمیدوار دوسرے امیدوار سے کاپی تبدیل کرے گا۔

(ایچ) تحریر کردہ جوابی کاپیاں جمع کر کے ریٹرن فارم میں درج کی جائینگی۔ وہ کاپیاں ساتھ ہی سادہ کاپیاں اور دوسرا امتحانی سامان فوری طور پر نگراں اعلیٰ امتحان کی تحویل میں دے دیا جائے گا۔ اپنے ذمہ سینٹر پر موجود تمام امیدوار کا حساب جب تک نگران اعلیٰ امتحان کو نہ دیدے نگراں امتحان کو یہ آزادی نہ ہوگی کہ وہ سینٹر کو چھوڑ دے۔

(آئی) دفتریوں، پانی فراہم کرنے والوں دیگر مجاز ملازمین کو جنہیں امتحانی ہال میں آنے جانے کی آزادی ہے نگراں امتحان ان پر بھی نظر رکھے گا اور یہ دیکھے گا کہ کسی قسم کا مواد جو امتحان کے لیے کارآمد ہو وہ امتحانی ہال میں کسی ذریعے سے بھی نہ لایا جائے اگر اس قسم کی کوئی شکایت اس کے سامنے آتی ہے تو وہ فوری طور پر نگراں اعلیٰ کو مطلع کرے گا۔

۲۲- تحریر شدہ جوابی کاپیوں کی سپردگی: (Disposal of Written Answer-Books)

جوابی کاپیوں کی وصولیابی، انہیں محفوظ تحویل میں رکھنا اور انہیں ممتحوں کو ارسال کرنا ناظم امتحان کی ذمہ داری ہوگی اور اس مقصد کے لیے حسب ذیل قدم اُٹھائے گا۔

(اے) وہ نگراں اعلیٰ امتحان سے تحریر شدہ امتحانی کاپیاں وصول کر کے خفیہ کاموں کے کمرے میں تالے چابی کے ساتھ رکھے گا۔ اس وقت تک کہ جب تک کہ انہیں متعلقہ ممتحوں کو نہ بھیج دی جائیں۔ نگران اعلیٰ امتحان کی جانب سے کاپیاں تاخیر سے ارسال کرنے پر ناظم امتحان رپورٹ طلب کرے گا اور وجوہات معلوم کرے گا۔

(بی) تحریر شدہ کاپی اگر نگراں اعلیٰ امتحان یا نگراں امتحان کو وصول ہو جانے کے بعد کھو جاتی ہے اور امیدوار بقیہ تمام پرچوں میں کامیاب ہو جاتا ہے یا شریک ہوتا ہے تو مذکورہ طالب علم کو متعلقہ پرچے کا امتحان دینے کی اجازت اور تاریخ کے تعین کا اختیار صرف وائس چانسلر کو ہوگا۔ کسی ایسے معاملے کی تحقیق جس میں تنازعہ ہو کہ طالبعلم نے کاپی جمع کروائی ہے یا نہیں وائس چانسلر فیصلہ کرے گا اور اس کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

(سی) عام طور پر ممتحن کو جانچنے کے لیے تین سو (۳۰۰) کاپیوں سے زائد نہیں دی جائے گی۔ تین سو (۳۰۰) کاپیوں سے زائد کی صورت میں ناظم امتحانات پہلے سے منظور شدہ یعنی فہرست کے مطابق دو (۲) یا دو سے زائد ممتحوں میں تقسیم کر دے گا۔ یہ حقیقت بھی مدنظر رہے کہ ایک ممتحن امیدواروں کی جوابی کاپیاں اس کالج کی وصول نہیں کرے گا جس کالج سے وہ خود تعلق رکھتا ہے لیکن اس کا اطلاق یونیورسٹی کے شعبہ جات، میڈیکل اور قانون کے کلیات پر نہ ہوگا۔

(ڈی) ناظم امتحانات ممتحوں کو وہ سامان اور اطلاع فراہم کرے گا جو کاپیاں جانچنے کے لیے ضروری ہوں۔

(ای) ناظم امتحانات تمام مقامی ممتحوں کو اپنے آفس بلائے گا اور انہیں جوابی کاپیوں کے سیلڈ پیکٹ وصول کرائے گا یا اسپیشل میسنجر کے ذریعے سیلڈ کور پیکٹ انہیں ان کے گھر پر ارسال کرے گا۔ کراچی سے باہر کے غیر مقامی ممتحوں کو رجسٹرڈ یا ریلوے پارسل محفوظ سیلڈ پیکٹوں کے ذریعے بھجوائے جائیں گے۔

(ایف) ناظم امتحانات یہ دیکھے گا کہ ممتحوں نے جوابی کاپیوں پر نمبروں کا اندراج کر دیا ہے اور انہیں بروقت اس کے پاس جمع کروا دیا ہے۔ تاخیر کی صورت میں ممتحوں کو یاددھانی کروائی جائے گی اور غیر معمولی تاخیر کی صورت میں وائس چانسلر کو رپورٹ کردی جائے گی۔ اور وائس چانسلر جو ہدایت دے گا اس کے مطابق عملدرآمد کیا جائے گا۔

۲۳- ٹیبولیٹرز اور چیکرز: (Tabulators and Checkers)

ہر علیحدہ امتحان کے نتیجے کیلئے کم از کم دو (۲) ٹیبولیٹرز کو مقرر کیا جائے گا جنہیں دو ہزار (۲۰۰۰) امیدواروں سے زائد کا کام نہیں سونپا جائے گا۔ اگر کسی امتحان میں امیدواروں کی تعداد دو ہزار (۲۰۰۰) سے زیادہ ہے تو مزید ٹیبولیٹرز کو نتیجے کا یہ کام سونپا جائے گا اور ایک ہیڈ ٹیبولیٹر کا تقرر کیا جائے گا جو تمام ٹیبولیٹر کی نگرانی کرے گا۔ ٹیبولیٹر کا تقرر یونیورسٹی ٹیچنگ اسٹاف، الحاقی کالجوں یا یونیورسٹی کے باہر کے تعلیمی حلقہ سے کیا جاسکتا ہے۔ ہر ٹیبولیٹر پہلے مرحلے پر تنہا رزلٹ تیار کرے گا۔ جب تمام اندراج جزوی ٹوٹل اور ایگریگیٹ کو پوسٹ کرلے گا یا پھر اپنے ساتھ کے ساتھ ہر اندراج کا موازنہ کرے گا اسے ناظم امتحانات کو پیش کرے گا۔ رزلٹ شیٹوں پر دونوں ٹیبولیٹر کے دستخط لازمی ہیں۔ ہر ٹیبولیٹر نتیجہ و دیگر اطلاعات کو خفیہ رکھنے کا پابند ہوگا اور نتیجہ کی درستگی، تصحیح اور نتیجہ کی تیاری کی درستگی کا ذمہ دار ہوگا۔ ٹیبولیٹر کا تیار کردہ نتیجہ اشاعت سے قبل وائس چانسلر کے تقرر کردہ چیکرز کے حوالے کیا جائے گا جو نتائج کو حتمی طور پر چیک کر کے ناظم امتحانات کے حوالے کریں گے۔

۲۴۔ امتحان کے نتیجے کی اشاعت (Publication of Result of Examination)

جیسے ہی ایک امتحان کا نتیجہ ناظم امتحانات کے اطمینان کے مطابق ٹیبو لیٹ اور چیک ہو جائے گا نتیجہ کیٹی کے سامنے ضروری شماریات کے ساتھ رکھا جائے گا۔ جیسے ہی رزلٹ کمیٹی سے پاس ہو جائے وہ وائس چانسلر کے اختیارات کے تحت شائع کر دیا جائے گا اور اس کی اطلاع اکیڈمک کونسل اور سنڈیکیٹ کو دی جائے گی۔ اگر کسی میدوار کا نتیجہ غلط جاری ہو جائے تو وائس چانسلر ایک حکم جاری کرے گا تا کہ قاعدے کے مطابق غلطی کو درست کیا جائے یہ عمل صحیح طریقے اور انصاف کے مطابق ہونا ضروری ہے۔

۲۵۔ اگر وائس چانسلر اس امر پر مطمئن ہو کہ ایسا کرنا یونیورسٹی کے مفاد میں ہے تو وہ حکم جاری کر سکتا ہے کہ کسی مخصوص امیدوار یا امیدواروں کا نتیجہ روک لیا جائے۔

۲۶۔ کوئی طالبعلم یا طالبعلموں نے زور سے چلا کر یا امتحانی پرچے کے اندراج کے خلاف بآواز بلند احتجاج کر کے یا امتحان سے واک آوٹ کرانے پر اصرار کر کے یا امتحان دینے کی خواہش رکھنے والے امیدواروں کو امتحان سے روکنے کے لیے دھمکائے۔ بذریعہ تشدد پرچے پھاڑنے یا امتحانی کمرے سے باہران پر دباؤ ڈالے تو اسے امتحانی قواعد کے تحت خلاف ورزی تصور کرتے ہوئے وائس چانسلر اس امر کا مجاز ہوگا کہ انہیں آئندہ امتحان دینے سے خارج کر دے یا ان کے امتحان کا نتیجہ منسوخ کر دے یا مزید انضباطی کاروائی عمل میں لائے جیسے بھی حالات ہوں یا جیسا ان کے جرم کا تقاضہ ہو۔

۲۷۔ سند و دیگر سٹرفکیٹ کا اجراء: (Issuance of Degree and other Certificates)

(اے) ہر کامیاب امیدوار ڈگری کے امتحان کی سند کونووکیشن میں حاصل کرے گا جو اس مقصد کے لیے منعقد ہوگا۔ ڈپلوما یا ڈگری منظور شدہ فارم پر عطا کی جائے گی۔ سند پر وائس چانسلر و رجسٹرار کے دستخط ہوں گے۔ ایسے کامیاب امیدواروں کو جو کانوکیشن میں شریک نہ ہوں انہیں بعد میں سند جاری کی جائے گی۔

(بی) ہر کامیاب امیدوار کہ جس نے نان ڈگری امتحان میں شرکت کی ہو امتحان پاس کرنے کے بعد سٹرفکیٹ منظور شدہ فارم پر ناظم امتحانات کے دستخطوں سے حاصل کرے گا۔

۲۸۔ ہدایات برائے نگران اعلیٰ امتحان، نگران امتحان، امیدواروں، ٹیبو لیٹرز، چیکرز کے لیے وہ ہوں گی جن کی سنڈیکیٹ نے وقتاً فوقتاً منظوری دی ہو اور تمام پر اس کی پابندی لازمی ہوگی۔

۲۹۔ ممتحن اعلیٰ امتحان، معاون ممتحن، اندرونی و بیرونی ممتحن، عملی امتحانات کے ممتحن، زبانی امتحان، نگران اعلیٰ امتحان، نگران امتحان، فیکلوٹم، ٹیبو لیٹر، چیکرز اور دیگر اراکین کا معاوضہ وقتاً فوقتاً سنڈیکیٹ سے منظور شدہ ہوگا۔

ضوابط: یونیورسٹی کا جلسہ تقسیمِ اسناد

(Regulations Related to Convocation of the University)

وفاقی اُردو یونیورسٹی آرڈیننس 2002 CXIX of :بمطابق دفعہ 27(1)(j)

۱۔ جلسہء تقسیمِ اسناد دو قسم کا ہوگا:-(Convocation shall be of two kinds)

(الف) روایتی جلسہ تقسیمِ اسناد جو ایک مخصوص سال یا سالوں کی، اگر پچھلے سال/سالوں تقسیمِ اسناد کے جلسے نہ ہوئے ہوں، ڈگریوں کو عطا کرنے کے لیے منعقد ہوتا ہے۔

(ب) خصوصی جلسہ تقسیمِ اسناد جو نامور ماہرینِ تعلیم اور دوسرے افراد کو اعزازی ڈگریاں دینے کے لیے منعقد ہوتا ہے۔

۲۔ چانسلر ہر تقسیمِ اسناد کے جلسے کی تاریخ وائس چانسلر کی سفارشات پر مقرر کرے گا جیسے ہی تقسیمِ اسناد کے جلسے کی تاریخ مقرر ہو جائے، رجسٹرار تقسیمِ اسناد کے جلسے میں ڈگری پانے والے تمام گریجویشن کو پریس اور ان کے متعلقہ شعبوں کے سربراہوں کے ذریعہ مطلع کرے گا۔ اس کارروائی کے بعد رجسٹرار پر اس سلسلے میں کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوگی کہ کسی گریجویٹ کو تقسیمِ اسناد کے جلسہ کی اطلاع نہیں ملی۔

رجسٹرار اس طرح سینیٹ، سنڈیکیٹ، اکیڈمک کونسل، کلیات اور رجسٹرڈ گریجویٹس کے جملہ ممبران کو پریس میں اعلان کے ذریعہ مطلع کرے گا اور ان میں سے ایسے جو تقسیمِ اسناد کے سلسلے میں شرکت کے خواہاں ہوں ان کو اپنے تحریری خط سے رجسٹرار کو تقسیمِ اسناد کے جلسے کی تاریخ سے پندرہ روز قبل اطلاع دینا چاہیئے۔

تقسیمِ اسناد کے جلسے میں ڈگریاں پانے والے گریجویٹس کو اپنا وہ علمی لباس جو ہر ڈگری کے لیے مقرر ہے خود فراہم کرنا ہوگا۔ اس طرح جملہ رئیس کلیہ جات یا دوسرے افسران جو تقسیمِ اسناد کے جلسے میں شرکت کر رہے ہوں وہ تعلیمی لباس زیب تن کریں گے جس کے وہ مجاز ہیں۔ کسی گریجویٹ کو تقسیمِ اسناد کے جلسے میں داخلے کی اجازت نہیں ہوگی تاوقتیکہ وہ مناسب علمی لباس میں نہ ہوں۔

۳۔ تقسیمِ اسناد کے روایتی جلسے کا طریقہ کار یہ ہوگا:(The procedure at an ordinary convocation shall be as follows)

(الف) یونیورسٹی کے ارکان اور وہ گریجویٹس جو اپنی ڈگریاں وصول کرنے والے ہوں رجسٹرار کی مطلع کی ہوئی جگہ اور وقت پر جمع ہو جائیں گے۔ تقسیمِ اسناد کے ہال یا احاطے میں گریجویٹس کا داخلہ جلسہ شروع ہونے سے نصف گھنٹہ قبل بند کر دیا جائے گا۔ یونیورسٹی کے تمام افسران نیز شعبوں کے سربراہ جلسے کے ہال میں نظم و ضبط برقرار رکھنے کے لیے رجسٹرار سے تعاون کریں گے۔

(ب) مقررہ وقت پر ایک جلوس ترتیب دیا جائے گا جو تقسیمِ اسناد کے ہال یا احاطے میں حسب ذیل ترتیب کے ساتھ داخل ہوگا۔

(۱) رجسٹرار
(۲) لیکچرارز (ترتیب طویل ملازمت کے برعکس)
(۳) اسسٹنٹ پروفیسر (ترتیب طویل ملازمت کے برعکس)
(۴) لائبریرین
(۵) ناظمِ امتحانات
(۶) ناظمِ مالیات
(۷) ایسوسی ایٹ پروفیسر (جو شعبوں کے سربراہان نہ ہوں، طویل ملازمت کے برعکس)
(۸) پروفیسر
(i) اکیڈمک کونسل کے ارکان
(ii) الحاقی کالجوں کے پانچ اساتذہ

(iii) الحاقی کالجوں کے پرنسپلز

(۹) ارکانِ سنڈیکیٹ

(۱۰) ارکانِ سینیٹ

(۱۱) مشیرِ طلبہ

(۱۲) طلبہ کی رہنمائی، مشاورت اور بحالی کے ادارے کا ڈائریکٹر

(۱۳) پرووسٹ

(۱۴) صدور شعبہ جات

(۱۵) کلیات کے ڈینز (ترتیب طویل ملازمت کے برعکس)

(۱۶) وائس چانسلر

(۱۷) پرو چانسلر

(۱۸) چانسلر

(ج) چانسلر، پرو چانسلر، وائس چانسلر اور جن اصحاب کو تقسیم اسناد کے جلسے سے خطاب کے لیے مدعو کیا گیا ہو، شہ نشین پر بیٹھیں گے، دیگر افراد اپنی مقرر شدہ نشستوں پر تشریف فرما ہوں گے۔

(د) صدارت کرنے والا عہدہ دار تقسیم اسناد کے جلسے کے آغاز کا اعلان کرے گا۔

(i) ڈگریاں پانے والوں کو متعلقہ رؤسائے کلیات مناسب گروپس میں وائس چانسلر کے سامنے پیش کریں گے۔

(ii) پرائیویٹ اُمیدواروں کو رجسٹرار پیش کریں گے۔

(iii) وائس چانسلر ڈگریاں عطا کریں گے۔

(iv) جب تمام گریجویٹس پیش ہو جائیں گے تب رجسٹرار ان گریجویٹس کی فہرست پڑھیں گے جو موجود نہیں ہیں اور ان کو ان کی ڈگریوں پر غیر حاضری میں فائز کیا جائے گا۔

وہ افراد جن کو غیر حاضری میں ڈگریوں پر فائز کیا گیا ہے۔ ان سے (باقاعدہ سے..........روپے اور بیرونی سے..........روپے) فی ڈگری وصول کئے جائیں گے۔

۴۔ تعارفِ طلبہ اور عطائے ڈگری کے لیے یہ الفاظ استعمال کئے جائیں گے۔

(The presenatation for degrees and the conferment of degrees shall be made in the following words)

(الف) تعارف طلبہ (Introduction of students)

میں آپ کے روبرو پیش کرتا ہوں ____________ جن کا امتحان لیا گیا اور جو ____________ کی ڈگری کے اہل قرار پائے، لہٰذا میں ملتمس ہوں کہ ان کو اس ڈگری پر فائز کیا جائے۔

(ب) عطائے ڈگری (Award of Degree)

ان اختیارات کی رُو سے جو مجھے بحیثیت شیخ الجامعہ حاصل ہیں، میں آپ کو ____________ کے درجہ پر فائز کرتا ہوں اور ہدایت کرتا ہوں کہ آپ اپنے کردار اور گفتار سے خود کو اس کا اہل ثابت کریں۔ اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

۵- عطائے اسناد کے بعد تمغے اور انعامات صدر نشین عطا کریں گے، تقریب کے آخر میں صدر نشین جلسے کے اختتام کا اعلان کریں گے اور جلوس ہال یا احاطہ اسی ترتیب سے چھوڑے گا جس ترتیب سے داخل ہوا تھا۔

۶- خصوصی تقسیم اسناد کے جلسے کے لیے بھی جہاں تک ضابطوں کے اطلاق کا تعلق ہے وہی ہوں گے جن کا ذکر اُوپر کیا گیا ہے۔ لیکن ایسے افراد جن کو اعزازی ڈگریوں میں داخل کیا جانا ہے ان کو وائس چانسلر، صدر نشین کی خدمت میں پیش کریں گے اور صدر نشین ان کو ڈگریاں عطا کریں گے۔ تعارف اور عطائے ڈگری کی شکل وائس چانسلر کی جانب سے متعلقہ افراد کی حیثیت سے متعین کی جائے گی۔

علمی لباس: (Academic Costume)

۷- یونیورسٹی کا علمی لباس ذیل پر مشتمل ہوگا۔ (The academic costume of the University shall consist of)

(الف) سیاہ رنگ کا گاؤن (جبہ)

(ب) ایک ہڈ بہ تفصیل ذیل۔

(ج) ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرنے والوں کے سر کا لباس روایتی علمی طرز کا ہوگا جس میں ایک پٹی کلیے کے رنگ کی لگی ہوئی ہوگی۔

(د) چانسلر کے لیے:- مخملی گہرے سبز رنگ کا گاؤن، سامنے اور آستینوں کے بیرونی سروں پر چار انچ چوڑی سنہری بیل اور گچھوں کے ساتھ۔

(ح) پرو چانسلر کے لیے: مخملی گہرے سبز رنگ کا گاؤن، سامنے اور آستینوں کے بیرونی سروں پر دو انچ چوڑی سنہری بیل اور گچھوں کے ساتھ۔

(و) وائس چانسلر کے لیے:- مخملی گہرے سبز رنگ کا گاؤن، سامنے اور آستینوں کے بیرونی سروں پر تین انچ چوڑی سنہری بیل اور گچھوں کے ساتھ۔
تینوں عہدیداروں کے سر کے لباس روایتی علمی طرز کے ہوں گے۔

(ز) رجسٹرار (مسجل) کے لیے: (For the Registrar)

(i) ریشمی گہرے سبز رنگ کا گاؤن، سامنے اور آستینوں کے بیرونی سروں پر چار انچ کا سفید ریشمی فیتہ۔

(ii) ہڈ-یونیورسٹی کے جملہ کلیات کے رنگوں کی نمائندگی کرنے والا۔

(iii) سر کا روایتی لباس (ایسی ٹوپی جس کا سخت مربع سفید و سبز کپڑے سے منڈھا ہوا اور سبز پُھندنے لگے ہوں)

(ح) ڈائریکٹر مالیات کے لیے: (For the Director Finance)
ریشمی گہرے سبز رنگ کا گاؤن، سامنے اور آستینوں کے بیرونی سروں پر ایک انچ چوڑا سبز فیتہ، ہڈ-زرد
سر کا لباس روایتی (سبز رنگ اور سبز پھندنے والی روایتی ٹوپی)

(ط) کنٹرولر امتحانات کے لیے: (For the Controller of Examination)
ریشمی گہرے سبز رنگ کا گاؤن، سامنے اور آستینوں کے بیرونی سروں پر ایک انچ چوڑا زرد فیتہ، ہڈ-زرد سفید استر کے ساتھ، سر کا لباس روایتی (سبز رنگ اور سبز پھندنے والی روایتی ٹوپی)

(ی) مشیر طلبہ اور طلبہ کی رہنمائی، مشاورت کے ڈائریکٹر کے لیے:
(For the Students Adviser and the Director, Students Guidance & Counselling)
گہرے سبز رنگ کا ریشمی گاؤن، سامنے چار انچ چوڑی زرد ریشمی پٹی، اور ایک انچ چوڑا زرد ریشمی فیتہ آستینوں پر، ہڈ-زرد سفید استر کے ساتھ

(ک) پرووسٹ کے لیے: (For the Provost)
گہرے سبز رنگ کا ریشمی گاؤن، سامنے چار انچ والی چوڑی زرد ریشمی پٹی، اور ایک انچ چوڑی زرد ریشمی فیتہ آستینوں پر، ہڈ-زرد سفید استر کے ساتھ

(ل) شعبوں کے سربراہوں کے لیے: (For the Heads of Departments)

گہرے سبز رنگ کا ریشمی گاؤن، ایک انچ چوڑا سفید فیتہ سامنے اور آستینوں پر، ہڈ- کلیے کے رنگ کا سفید استر کے ساتھ

(م) رؤسائے کلیات کے لیے: (For the Deans)

گہرے سبز رنگ کا ریشمی گاؤن، چار انچ چوڑی ریشمی پٹی سامنے اور ایک انچ چوڑا ریشمی فیتہ آستینوں پر کلیے کے رنگ کا، ہڈ- کلیے کے رنگ کا سفید استر کے ساتھ

(ن) رفقاء (فیلوز) اور کالج کے پرنسپلوں کے لیے: (For the Fellows and Principals of Colleges)

گہرے سبز رنگ کا ریشمی گاؤن، ایک انچ چوڑا سفید فیتہ سامنے اور آستینوں پر، ڈاکٹر کی ڈگری کے لیے گاؤن پر کلیے کے رنگ کی تین انچ چوڑی گوٹ ہوگی جو سامنے اور آستینوں کے بیرونی سروں پر لگی ہوگی۔ ہڈ- کلیے کے رنگ سے پوری طرح ڈھکا ہوا ہوگا۔

ماسٹر ڈگری کے لیے گاؤن پوری آستینوں کا ہوگا جبکہ بیچلرز ڈگری کے لیے چوڑی کھلی ہوئی آدھی آستینوں کا۔ ایم اے کے لیے ہڈ سفید سلک کا ہوگا جس کے کناروں پر کلیے کے رنگ کا دو انچ کا حاشیہ ہوگا اور بیچلر ڈگری کے واسطے کلیے کے رنگ کا ایک انچ حاشیہ۔

حسب ذیل رنگ کلیات کو تفویض کئے جائیں گے اور کلیات کے گریجویٹس کے ہڈوں پر ان ہی کی نمائندگی ہوگی۔ جیسا کہ نیچے درج ہے:

(i)	کلیہ فنون	گلابی	(Pink)
(ii)	کلیہ سائنس	گہرا سُرخ	(Dark Red)
(iii)	کلیہ نظمیات کاروبار و تجارت	ارغوانی	(Purple)
(iv)	کلیہ فارمیسی	خاکستری	(Grey)
(v)	کلیہ انجینئرنگ	زرد	(Yellow)
(vi)	کلیہ قانون	گہرا نیلا	(Dark Blue)
(vii)	کلیہ تعلیم	ہلکا بھورا	(Light Brown)
(viii)	کلیہ معارف اسلامیہ	سفید	(White)

الحاقی کالج میں جلسہ تقسیم اسناد کا منعقد ہونا: (Convocation to be held in an affiliated college)

۱- جلسہ تقسیم اسناد کی تاریخ کالج کا پرنسپل، وائس چانسلر کی پیشگی منظوری کے بعد مقرر کرے گا اور ان جملہ گریجویٹس کو پرنسپل اور کالج کے نوٹس بورڈ کے ذریعہ مطلع کرے گا جو تقسیم اسناد کے جلسے میں ڈگریاں لینے کے مجاز ہوں گے۔

۲- جو گریجویٹس تقسیم اسناد کے جلسے میں ڈگریاں وصول کرنے والے ہوں وہ اپنے علمی ملبوس کا جو زیر بحث ڈگری کے لیے مقرر کیا گیا ہے خود مہیا کریں گے کسی گریجویٹ کو تقسیم اسناد کے جلسے میں داخلہ نہیں دیا جائے گا تاوقتیکہ وہ مناسب علمی لباس میں نہ ہو۔

۳- تقسیم اسناد کے جلسے کا طریقہ کار حسب ذیل ہوگا۔

(الف) ایسی صورت میں کہ جلسے کی صدارت وائس چانسلر کو کرنا ہو، جیسے ہی وائس چانسلر مقررہ وقت پر متعلقہ کالج پہنچے گا، کالج کے پرنسپل ان کا استقبال کریں گے اور ملبوسات کے کمرے میں لے جائیں جہاں وہ عبا میں ملبوس ہوں گے پھر کالج کے پرنسپل ان کو اس جگہ لے جائیں گے جہاں کالج کے اساتذہ جمع ہوں گے جن سے ان کا تعارف کرایا جائے گا۔

(ب) وائس چانسلر اور اساتذہ تقدم ملازمت کے برعکس جلوس ترتیب دیں گے اور پنڈال کی طرف روانہ ہوں گے جہاں تقسیم اسناد کا جلسہ منعقد ہونے والا ہوگا۔ وائس چانسلر جلوس کے آخر میں چل رہے ہوں گے۔

جیسے ہی جلوس پنڈال میں داخل ہوگا تمام لوگ اپنی نشستوں سے کھڑے ہو جائیں گے اور اس وقت تک کھڑے رہیں گے جب تک کہ وائس چانسلر اور پرنسپل ڈائس پر نہ بیٹھ جائیں۔

(ج) کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوگا۔

(د) پرنسپل، وائس چانسلر سے تقسیم اسناد کے جلسے کے آغاز کی فرمائش کریں گے

(ہ) وائس چانسلر تقسیم اسناد کے جلسے کی ابتداء کا اعلان کریں گے۔

(و) پرنسپل اپنی رپورٹ پیش کریں گے

(ز) وائس چانسلر اپنا صدارتی خطبہ سنائیں گے

(ح) پیشکش/تعارف اور عطائے ڈگریاں

پرنسپل ڈگریاں پانے والوں کو حسب ذیل الفاظ سے پیش کریں گے۔

''جناب والا! میں آپ کے سامنے ان امیدواروں کو پیش کرتا ہوں جن کا امتحان لیا گیا اور وہ.......... کی ڈگری کے لیے اہل قرار پائے ہیں۔ اس لیے میں درخواست کرتا ہوں کہ انہیں اس درجے پر فائز کیا جائے''

(ط) وائس چانسلر ذیل کے الفاظ کے ساتھ ڈگری مرحمت کریں گے۔

''اس اختیار کے رُو سے جو مجھے اس یونیورسٹی کا وائس چانسلر ہونے کی حیثیت سے حاصل ہے میں آپ کو............... کی ڈگری پر فائز کرتا ہوں اور اُمید کرتا ہوں کہ آپ اپنی زندگی اور اخلاقی کردار میں اپنے آپ کو اس کا اہل ثابت کریں گے۔ اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو''

(ی) ڈگریوں کی تقسیم کے بعد وائس چانسلر تمغے اور انعامات مرحمت فرمائیں گے۔

(ک) پرنسپل، وائس چانسلر سے تقسیم اسناد کے جلسے کے خاتمے کی درخواست کرے گا۔

(ل) وائس چانسلر تقسیم اسناد کے جلسے کے اختتام کا اعلان کریں گے۔

(م) جلوس دوبارہ بنے گا اور استقبالیہ کمرے میں واپس آئے گا۔

(ن) تمام لوگ اپنی نشستوں سے کھڑے ہو جائیں گے اور اس وقت تک کھڑے رہیں گے جب تک جلوس نہ گزر جائے۔

(ق) پرنسپل، وائس چانسلر کو رخصت کریں گے۔

۴- اگر تقسیم اسناد کے جلسے کی صدارت وائس چانسلر کے بجائے مہمانِ خصوصی یا خود پرنسپل کریں، تو تقسیم اسناد کا خطبہ مہمانِ خصوصی دیں گے، اگر کوئی اور ہو اور ڈگریاں پرنسپل حسب ذیل الفاظ سے عنایت کریں گے۔

'' اس اختیار کے بموجب جو مجھے وفاقی اُردو یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے تفویض کیا ہے میں آپ کو.......... کی ڈگری پر فائز کرتا ہوں اور اُمید کرتا ہوں کہ آپ اپنی پوری زندگی اور اخلاقی کردار میں اپنے آپ کو اس کا اہل ثابت کریں گے۔''

اس طرح عطائے ڈگریوں کے مرحلے کے بعد، تمغے اور انعامات اگر کوئی ہوں تو وہ مہمانِ خصوصی تقسیم کریں گے۔

نوٹ:- غیر حاضر افراد کو ڈگریاں فائز کرنے کے سلسلے میں وائس چانسلر صرف یہ کہے گا کہ ''میں غیر حاضری میں ان سب کو ان ڈگریوں پر فائز کرتا ہوں جن کے وہ مستحق ہیں۔''

ضوابط: یونیورسٹیوں اور انسٹیٹیوٹس کے مساوی امتحانات

(Regulations of Equivalence of Examinations conducted by other universities and institutions)

وفاقی اُردو یونیورسٹی آرڈیننس CXIX of 2002: بمطابق دفعہ 23(2)(i)

(ا) حسب ذیل امتحانات کو فنون، سائنس یا تجارت میں علی الترتیب انٹرمیڈیٹ امتحان کے مساوی تسلیم کرلیا گیا ہے۔

۱- Pakistan, India, Burma and Srilanka میں قانون کے تحت تشکیل شدہ یونیورسٹیوں اور بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کے فنون سائنس اور تجارت کے انٹرمیڈیٹ امتحانات

۲- London University کا انٹرمیڈیٹ کا امتحان

۳- Jamia Millia, Dehli، کا انٹرمیڈیٹ آرٹس کا امتحان

۴- (الف) Higher School Certificate of Cambridge پاس کر لینا، ساتھ ہی ساتھ اُمیدوار کو جنرل پرچے میں کامیاب ہونا ضروری ہے۔ یا

☆ کم از کم تین پرنسپل مضامین میں پاس ہونا یا

☆ دو پرنسپل مضامین میں اور دو ذیلی مضمونوں میں پاس ہونا

☆ دو پرنسپل مضامین میں اور ایک ذیلی مضمون میں کم از کم ''ای'' کا معیار ان دو پرنسپل مضامین جن میں کامیابی حاصل کی ہو۔ ایک اُمیدوار جو جنرل پرچے میں فیل ہو جاتا ہے اس کو مندرجہ بالا (i) اور (ii) کی شرائط پوری کرنا لازمی ہونگی۔ میڈیکل اور انجینئرنگ کے نصابوں میں داخلے کے لیے ایچ ایس سی کے مضامین میں علی الترتیب طبعیات، کیمیاء اور حیاتیات یا ریاضی کو شامل ہونا ضروری ہے۔ اور آنرز کورس میں داخلے کے لیے پرنسپل مضمون کی سطح پر آنرز کے کورس پاس کرنا لازمی ہیں

(ب) General Certificate of Education Examination of London کا امتحان درج ذیل شرط پر انٹرمیڈیٹ امتحان کے مساوی ہے۔

☆ General Certificate of Education کے منظور شدہ مضامین میں پانچ میں کامیابیاں جن میں سے دو کا اعلیٰ (Advance) سطح کا ہونا لازمی ہے

☆ General Certificate of Education کے منظور شدہ مضامین میں چار میں کامیابیاں، جن میں سے تین کا اعلیٰ سطح کا ہونا لازمی ہے۔ میڈیکل اور انجینئرنگ کے نصابوں میں داخلے کے لیے جی ای سی کے مضامین میں علی الترتیب، طبعیات، کیمیا، حیاتیات یا ریاضی کا ہونا لازمی ہے اور آنرز کے نصاب میں داخلے کے لیے آنرز کے مضامین اعلیٰ سطح پر پاس کرنا ضروری ہے۔

۵- Punjab University کا انٹرمیڈیٹ فنون کا امتحان جو اقساط میں پاس کیا گیا ہو، وہ بی اے کی پہلے سال کی جماعت میں داخلے کے لیے تسلیم کیا جاتا ہے۔

۶- Dhaka University کا تجارت میں ''Final Day Course'' کا امتحان انٹر کامرس امتحان کے مساوی ہے۔

۷- کلکتہ کے گورنمنٹ کمرشل انسٹیٹیوٹ کا امتحان ''The Commercial Course Final'' انٹر کامرس امتحان کے مساوی ہے۔

۸- Usmania University Hyderabad Dakan کے کالج آف ڈومیسٹک سائنس کا ڈپلوما ''Domestic Science'' معاشیات خانہ داری کے انٹر کے امتحان کے مساوی ہے۔

۹- University of New South Wales کا انٹرمیڈیٹ کا امتحان انٹرمیڈیٹ کے مساوی ہے۔

۱۰- Pakistan Military Academy, Kakul کا انٹرمیڈیٹ امتحان، انٹرمیڈیٹ کے مساوی ہے۔

۱۱- Pakistan Armed Forces کا انٹرمیڈیٹ امتحان، انٹرمیڈیٹ امتحان کے مساوی ہے۔

۱۲- Higher Secondary School of Indonesia کا امتحان، انٹرمیڈیٹ امتحان کے مساوی ہے۔

۱۳- عوامی جمہوریہ سربیا کا ''Higher Matriculation'' امتحان انٹرمیڈیٹ امتحان کے مساوی ہے۔

۱۴- Indonesian University کا سینئر سیکنڈری اسکول امتحان کے بعد دوسالہ کورس انٹرمیڈیٹ امتحان کے مساوی ہے۔

۱۵- تھائی لینڈ کا ''Pre-University Course II'' انٹرمیڈیٹ امتحان کے مساوی ہے۔

۱۶- Nigeria کے نائجیرین کالج آف آرٹس، سائنس اینڈ ٹیکنالوجی زریا (Zaria) کا انٹرمیڈیٹ کا امتحان، انٹرمیڈیٹ امتحان کے مساوی ہے۔

۱۷- Singapore University کا انٹرمیڈیٹ امتحان انٹرمیڈیٹ امتحان کے مساوی ہے۔

۱۸- 12th Grade Examination of Japan انٹرمیڈیٹ امتحان کے مساوی ہے۔
۱۹- 12th Grade Examination of America انٹرمیڈیٹ امتحان کے مساوی ہے۔ بشرطیکہ امتحان ریاستوں کے کسی مصدقہ ادارے سے کیا ہو اور اس یونیورسٹی میں پہلے سال کے ڈگری نصاب میں داخلے کی اغراض سے کیا ہو۔
۲۰- قانون کے تحت قائم شدہ ہندوستانی یونیورسٹیوں کا پری میڈیکل اور پری انجینئرنگ کا امتحان، پری میڈیکل اور پری انجینئرنگ میں داخلے کے لیے انٹرمیڈیٹ امتحان کے مساوی ہے بشرطیکہ امتحان گیارہ سالہ تدریسی مدت میں پاس کیا گیا ہو۔
۲۱- Pakistan Technical Education Board کا کامرس میں ڈپلوما کا امتحان، بی اے/ بی کام کے حصہ اول کی جماعت میں انٹرمیڈیٹ کے مساوی ہوگا۔
۲۲- جامعہ اسلامیہ بہاولپور کا "IJAZA" سال دوم بی اے کی جماعت میں داخلے کی اغراض کے لیے انٹرمیڈیٹ فنون کے مساوی ہوگا۔ مع شمولیت مضامین ذیل
۱-معارف اسلامیہ ۲-تاریخ (عام یا اسلامی) ۳-عربی ۴-فارسی ۵-اُردو
۲۳- Diploma in HomeEconomics of Srilanka انٹر سائنس معاشیات خانہ داری کے مساوی ہوگا
۲۴- Pakistan Navy کا ہائر ایجوکیشنل ٹیسٹ، انٹر سائنس کے مساوی ہے، بشرطیکہ اُمیدوار نے پہلے سے سیکنڈری اسکول سرٹیفکیٹ کا امتحان پاس کرلیا ہو۔
۲۵- پاکستان کی فضائیہ کی اکیڈمی رسالپور کی جانب سے دیا ہوا "Flying and Academic Training Certificate" انٹر سائنس کے مساوی ہے۔
۲۶- University of South Africa کا بی ایس سی (آخری) کا امتحان کیمیا، طبیعیات اور حیاتیات کے ساتھ انٹرمیڈیٹ سائنس (میڈیکل گروپ) کے مساوی ہوگا۔
۲۷- (India)Hyderabad Deccan کا "ہائر سیکنڈری (کثیر المقاصد) امتحان انٹرمیڈیٹ امتحان کے مساوی ہے۔
۲۸- ایران کا "Sixth Secondary School" امتحان پہلے سال کی ڈگری جماعت میں داخلے کی اغراض سے بارہویں گریڈ کے امتحان کے مساوی ہے۔
۲۹- Thailand کا "Final Secondary School" کا امتحان (MyTham VIII) انٹرمیڈیٹ امتحان کے مساوی ہوگا۔ تھائی لینڈ کے جو طلبہ آنرز میں داخلہ لینا چاہتے ہوں ان کو صرف ان ہی مضامین میں داخلہ دیا جائے گا جن میں انھوں نے فائنل سیکنڈری اسکول میں کم از کم سیکنڈ کلاس نمبرات حاصل کر لیے ہوں۔
۳۰- Ministry of National Education، دارالسلام تنزانیہ کا "Form six" کا امتحان پہلے سال کی ڈگری جماعت میں داخلے کی اغراض کے لیے ایچ ایس سی کے مساوی ہے۔ ہائر کیمبرج اسکول سرٹیفکیٹ امتحان کے قاعدے کی شرط کی تکمیل ضروری ہے
۳۱- اٹلی کا Diploma of Technical Higher Secondary School اکاؤنٹنگ اینڈ بزنس ایڈمنسٹریشن گروپ ایگزامینیشن بی کام حصہ اوّل کی جماعت میں داخلے کی غرض سے انٹر تجارت کے مساوی ہے۔
۳۲- تھائی لینڈ کے 'Chiengmai Commercial School' کا امتحان انٹر تجارت کے مساوی ہے
۳۳- (India) Maharashtra State کے بورڈ آف ٹیکنیکل ایگزامینیشن کا "Electrical Engineering" کے ڈپلوما کا امتحان انٹر سائنس (انجینئرنگ گروپ) کے امتحان کے مساوی ہے۔
۳۴- پاکستان کے ٹیکنیکل ایجوکیشن بورڈ کا "Diploma of Associate Engineer/ Polytechnic" تمام اغراض کے لیے انٹر سائنس (پری انجینئرنگ گروپ) کے مساوی ہے۔
۳۵- Sudan School Certificate for Higher Secondary Education (سائنس گروپ) ایم بی بی ایس سال اول کی جماعت میں داخلے کی اغراض کے لیے انٹر سائنس کے مساوی ہے۔
۳۶- International School (سابق امریکن اسکول) سے کتی ریزال فلپائن بارہویں گریڈ کا امتحان، بی اے ڈگری نصاب کے پہلے سال میں داخلے کے لیے انٹرمیڈیٹ امتحان کے مساوی ہے۔
۳۷- Saudia Arab کا "توجیھا" (Taujiha) امتحان انٹرمیڈیٹ امتحان کے مساوی ہے
۳۸- Aligarh University کا انجینئرنگ میں تین سالہ ڈپلوما امتحان، انٹرمیڈیٹ امتحان (ریاضی گروپ) کے مساوی ہے۔
۳۹- Middle East Countries کا "جنرل سیکنڈری سرٹیفکیٹ کا امتحان (بارہ سالہ کورس) انٹرمیڈیٹ امتحان کے مساوی ہے۔
۴۰- Pakistan Air Force کا مختلف ٹیکنالوجیز میں "کار آموزی کا کورس" بی اے/ بی کام کے پہلے سال کی جماعت میں داخلے کی اغراض کے لیے انٹرمیڈیٹ امتحان کے مساوی ہے۔

۴۱- Bangkok, Thailand کے ڈوسٹ کمرشیل اسکول کا تجارت میں تین سالہ کورس کا "Upper Secondary Education Certificate" انٹر تجارت کے مساوی ہے۔

۴۲- Karachi American School کا بارہویں گریڈ کا ڈپلوما امتحان انٹرمیڈیٹ امتحان کے مساوی ہے۔

۴۳- Yala Teacher College، یالا تھائی لینڈ کا سرٹیفکیٹ آف ایجوکیشن کا امتحان انٹرمیڈیٹ امتحان کے مساوی ہے۔

۴۴- Ministry of Education Bangkok، تھائی لینڈ کا تین سالہ نصاب "اپر سیکنڈری ایجوکیشن سرٹیفکیٹ (ووکیشنل) کا امتحان غیر ملکی السنہ میں انٹرمیڈیٹ کے امتحان کے مساوی ہے۔

۴۵- Al-Azhar Academy of Islamic Research Cairo، کا "سیکنڈری ایجوکیشن امتحان (سائنس سیکشن) کو پہلے سال کی ڈگری جماعت میں داخلے کی اغراض کے لیے تسلیم کیا جاتا ہے۔

۴۶- Afghanistan کا "بکلاریٹ (Baccalaureate) امتحان (بارہواں گریڈ) انٹرمیڈیٹ کے مساوی ہے۔

۴۷- Rangoon Institute of Medicine، رنگون کی جانب سے پری میڈیکل کورس، انٹر سائنس کے امتحان، پری میڈیکل کے مساوی ہے۔

۴۸- Turkey کا "لائیز ڈپلوماسی (High School Diploma) انٹرمیڈیٹ امتحان کے مساوی ہے (ڈپلوما رکھنے والے کو میڈیسن یا انجینئرنگ میں داخلے کے لیے علی الترتیب طبیعیات، کیمیا اور حیاتیات یا ریاضی کے ساتھ پاس ہونا چاہیے۔

۴۹- ایم بی بی ایس کے پہلے سال کی جماعت میں داخلے کی اغراض کے لیے Iran College of Nutrition and Food Chemistry میں بی ایس سی کا امتحان۔

۵۰- ایم بی بی ایس پہلے سال کی جماعت میں داخلے کی اغراض کے لیے دو اولیول اور دو سال کا پری میڈیکل کورس، Senior Cambridge in U.S.A کے بعد تسلیم کیا گیا ہے

۵۱- Sudan کے "سیکنڈری اسکول سرٹیفکیٹ کو انٹرمیڈیٹ امتحان کے مساوی تسلیم کیا گیا ہے۔

۵۲- بی اے سال اول کی جماعت میں داخلے کی اغراض کے لیے Diploma of Architechture کو تسلیم کیا گیا ہے۔

۵۳- بی ایس سی (فزیوتھراپی) کی پہلے سال کی جماعت میں داخلے کی اغراض کے واسطے J.P.M.C Physiotherapy میں دو سالہ ڈپلوما تسلیم کیا گیا ہے۔

۵۴- PNS, Karsaz Drigh Road, Karachi ، کے آرٹی فیسر (Artificer) کورس کو سندھ ٹیکنیکل بورڈ کے ایسوسی ایٹ انجینئر کے ڈپلوما / انٹر سائنس (انجینئرنگ گروپ) کے کورس کے مساوی تسلیم کر لیا گیا ہے۔

۵۵- Aeronautical Engineering College or Aeronautical and Automobile Engineering، چیل سی لندن یا ڈپلوما ان ایروناٹیکل انجینئرنگ کالج کو انٹر سائنس (پری انجینئرنگ گروپ) کے مساوی تسلیم کر لیا گیا ہے۔

۵۶- Bangkok, Thailand کا ماتھ یوم سکسا پنجم (Mathayomsuksa) یا اپر سیکنڈری ایجوکیشن کا فائنل امتحان، انٹر کے مساوی ہے۔

۵۷- Bangkok, Thailand سے اپر سیکنڈری ایجوکیشن سرٹیفکیٹ Auto Mechanic(Vocational) میں تین سالہ کورس کو انٹر سائنس (پری انجینئرنگ گروپ) کے مساوی تسلیم کیا گیا ہے۔

۵۸- عراق/لیبیا/شام کے "Baccalaureat" امتحان کو انٹر کے مساوی تسلیم کر لیا گیا ہے۔

۵۹- Beirut, Libya کے Baccalaureat of Secondary Education Philosophy Branch کو طبیعیات کیمیا اور نیچرل سائنس (حیاتیات) کے ساتھ ایم بی بی ایس کے پہلے سال کے لیے تسلیم کر لیا گیا ہے۔

۶۰- Middle East Engineering Institute , University of Aleppo, Syria سے اسسٹنٹ ان دی فیلڈ آف پاور ٹرانسمیشن اینڈ الیکٹریکل انسٹرومنٹ کے سرٹیفکیٹ سے پہلے جنرل سیکنڈری ایجوکیشن سرٹیفکیٹ (سائنس برانچ) الیکٹریکل انجینئرنگ کے پہلے سال کے داخلے کی اغراض کے لیے تسلیم کر لیا گیا ہے۔

۶۱- Secondary Study Certificate (صنعتی شعبہ) اور اس کے بعد " Industrial Institution for Cars and Agricultural Implements" شام کے ڈپلوما امتحان کو انجینئرنگ کلاس (Mechanical) کے پہلے سال کے داخلے کی اغراض کے لیے تسلیم کر لیا گیا ہے۔

۶۲- Gago(Almirante) یونیورسٹی کا چھ سالہ امتحان کاؤنٹی نیوڈی نم پولا (Countinue De Nampula) کو ایم بی بی ایس جماعت کے پہلے سال میں داخلے کے اغراض کے لیے انٹر سائنس کے مساوی تسلیم کر لیا گیا ہے

۶۳- Durban Univeristy Westville کے بی ایس سی ڈگری امتحان (Degree of Baccalaureus Scientific Examination) کو ایم بی بی ایس جماعت کے پہلے سال میں داخلے کے لیے تسلیم کر لیا گیا ہے۔

۶۴- Detmouth Nava Scotia, Canada کے پرنس اینڈ ریو ہائی اسکول کے بارہویں گریڈ ڈپلوما (Grade XII) کو پاکستان کے انٹرمیڈیٹ امتحان کے مساوی تسلیم کرلیا گیا ہے۔

۶۵- Fair Fax County Virgina 12th Grade diploma کا امتحان تاریخ، انگریزی، طبیعیات اور فنکشنز کے ساتھ بی ایس سی پاس کے حصہ اول کی جماعت میں داخلے کے لیے تسلیم کرلیا گیا ہے۔ طالب علم کو بی ایس سی کی سطح پر جو اختیاری مضامین لینے ہوں گے ان کا فیصلہ متعلقہ کالج کے پرنسپل یونیورسٹی کے قواعد وضوابط کے مطابق کریں گے۔

۶۶- Thailand Satri Pattani, School سے ہائر سیکنڈری ایجوکیشن کے آخری امتحان کو بی اے (امتیازی)/ بی ایس کے پہلے سال کی جماعت میں داخلے کی اغراض کے لیے تسلیم کرلیا گیا ہے۔

۶۷- (الف) 6th Grade Diploma (Natural Science) of Iran انٹر سائنس پری میڈیکل (حیاتیاتی گروپ) کے مساوی ہے۔

(ب) 6th Grade Diploma (Mathematics) of Iran انٹر سائنس پری انجینئرنگ گروپ کے مساوی ہے

(ج) 6th Grade Diploma (Literary) of Iran انٹر فنون کے مساوی ہے

(د) 6th Grade Diploma (Commercial Course) of Iran انٹر تجارت کے مساوی ہے۔

(ہ) 6th Grade Diploma (Mechanics) of Iran انٹر سائنس (ریاضی) کے مساوی ہے

۶۸- 12th Grade Diploma of Seoul Foreign School, Korea کے ڈپلوما کو بی اے پاس کے نصاب کے پہلے سال میں داخلے کے لیے انٹر کے امتحان کے مساوی تسلیم کرلیا گیا ہے۔

۶۹- 12th Grade Exam of Deptt.of Edu, Province of Saskatchewan, Canada کا امتحان، پاکستان کے انٹرمیڈیٹ کے مساوی ہے۔

۷۰- East African Certificate of Edu. Incorporating a General Certificate of Edu. of London، عام سطح کے چار مضامین کے ساتھ اور بعد ازاں بورڈ آف پری یونیورسٹی ایجوکیشن بنگلور (بھارت) کا پی یو سی کا امتحان طبیعیات، کیمیا اور حیاتیات کے ساتھ انٹر سائنس (پری میڈیکل) کے مساوی ہے۔

۷۱- High School Diploma (12th Grade Exam)of International School, Kuala Lampur, Malaysia پاکستان کے انٹرمیڈیٹ کے امتحان کے برابر ہے۔

۷۲- Final Exam of Upper Secondary Edu. (Grade 12) in Arts from Deptt. of Edu.Techniques, Ministry of Education, Bangkok, Thailand کو پاکستانی انٹر فنون کے مساوی تسلیم کرلیا گیا ہے۔

۷۳- پاکستان فضائیہ کا ریڈیو ٹیکنالوجی کا ڈپلوما، National College of Engineering and Technology کے پہلے سال کی انجینئرنگ جماعت میں داخلے کی اہلیت کا امتحان تسلیم کرلیا گیا ہے۔

۷۴- Newzealand University Entrance Examination (پری میڈیکل گروپ کے مضامین کے ساتھ) کو ایم بی بی ایس پہلے سال کی جماعت میں داخلے کے لیے تسلیم کرلیا گیا۔

۷۵- East African Advance Certificate of Edu کو پہلے سال کی ڈگری جماعت میں داخلے کے لیے ایچ ایس سی/ جی سی ای کے مساوی تسلیم کرلیا گیا بشرط ہائر کیمبرج اسکول سرٹیفکیٹ/ بی سی ای لندن کے امتحان کے فارمولے کی تکمیل کی گئی ہو۔

۷۶- Bangkok,Thailand International High School (رام روڈی (Ruamrudee) سے ہائی اسکول ڈپلوما انٹرمیڈیٹ امتحان کے مساوی ہے۔

۷۷- Chairman of the State Commission for Examinations, Lods, Poland کی جانب سے جاری کردہ میٹرک سرٹیفکیٹ آف ٹیکنیکل ہائی اسکول کو بی ایس سی پاس نصاب کے پہلے سال کے داخلے کے لیے تسلیم کرلیا گیا۔

۷۸- University Entrance Esam(Matriculation)of 12 years duration from University of Newzealand معہ نصابات بی کام (پاس) بی کام حصہ دوم کی جماعت میں داخلے کے لیے تسلیم کرلیا گیا ہے۔ تاہم اُمیدوار کو بی کام کے حصہ اول اور دوم دونوں امتحانات پاس کرنا ہوں گے۔

۷۹- Rangoon Burma Institute of Medicine کی جانب سے ایم بی بی ایس پہلے سال کا امتحان، ایم بی بی ایس کے پہلے سال کے نصاب میں داخلے کے لیے تسلیم کیا جاتا ہے۔

۸۰- Diploma in Elect. Tech of PAF, Radia Engineering, Associate Engineerings Diploma کے مساوی اور جملہ اغراض کے لیے انٹر سائنس پری انجینئرنگ کے مساوی تسلیم کرلیا گیا۔

۸۱- Kathmandu, Nepal کی تری بھون یونیورسٹی کا انٹر سائنس کا امتحان، پاکستان انٹرمیڈیٹ امتحان کے مساوی تسلیم کیا جاتا ہے۔

۸۲- High School Diploma Examination from Bahrain کا امتحان انٹرمیڈیٹ امتحان کے مساوی ہے۔

۸۳- 12th Grade Examination from Islamic College of Thailand,Bangkok, کا امتحان بی اے (امتیازی) معارف اسلامیہ کے پہلے سال کی جماعت میں داخلے کا مستحق ہے۔

۸۴- Certificate in Secondary School,Songkhla Teachers College(Songkhla) انٹرمیڈیٹ امتحان کے مساوی ہے۔

۸۵- Joint Examination of G.C.E and H.S.C Malaysiai جامعہ کے انٹرمیڈیٹ امتحان کے مساوی ہے بشرط جی سی ای اور ایچ ایس سی کی علی الترتیب لندن اور کیمبرج کی مقررہ شرائط کی تکمیل کی گئی ہو۔

۸۶- West African School Certificate, Zaria، انٹرمیڈیٹ امتحان کے مساوی ہے

۸۷- Secondary 6th Grade Scientific Field Examination from the Ministry of EducationSchool of Iraqconducted by کی the Secondary School of Iraq in Tehran جانب سے، جامعہ کے انٹرسائنس کے امتحان (پری انجینئرنگ گروپ) کے مساوی ہے۔

۸۸- 12th Grade Examination from the American School, Hawali, Kuwait انٹرمیڈیٹ کے مساوی ہے۔

۸۹- Certificate Level Examination of the Institute of Science from Tribhuvan University, Nepal کراچی بورڈ کے انٹر سائنس کے مساوی ہے۔

۹۰- 12th Grade Examination from teh St.James Assiniboia Schools Divisions no.2, Manitoba,Canada کا امتحان انٹرمیڈیٹ امتحان کے مساوی ہے۔

۹۱- Diploma Examination from Central Peel Secodary School, Canada کا ڈپلوما امتحان پاکستانی انٹرمیڈیٹ امتحان کے مساوی ہے۔

۹۲- Final Examination of Secondary High School, Indonesia School, Islamabad انٹرمیڈیٹ امتحان کے مساوی ہے۔

۹۳- Secondary Education Certificate Examination of teh Board of Secondary Education Perth, Western Australia، انٹرمیڈیٹ امتحان کے مساوی ہے۔

۹۴- Certificate of Education Examination of Thailand، انٹرمیڈیٹ امتحان کے مساوی ہے۔

۹۵- Final Examination of the Secondary School(12th Grade) of Hungary انٹرمیڈیٹ امتحان کے مساوی ہے۔

۹۶- 12th Grade/IVth year Experimental Science Examination from Iran جامعہ کے انٹرمیڈیٹ امتحان کے برابر ہے۔

۹۷- West African School Certificate کے بعد آئی جے ایم بی (Interim Joint Matricultion Board) کا تین مضامین کے ساتھ امتحان، متعلقہ کلیہ کے انٹرمیڈیٹ امتحان کے مساوی ہے۔

۹۸- 6th Grade Examination in Electricity of Iran، انٹرمیڈیٹ سائنس (پری انجینئرنگ گروپ) کے مساوی ہے۔

۹۹- 4th Grade Examination of the Department of Auto-mechanics Industrial High School, Tehran انٹرمیڈیٹ (پری انجینئرنگ گروپ) کے مساوی ہے۔

۱۰۰- Licemgolnokzztelcac Poland کا میٹرک سرٹیفکیٹ انٹرفنون کے مساوی ہے۔

۱۰۱- 6th Grade Examination in Construction of Iran میں انٹرمیڈیٹ سائنس (پری انجینئرنگ گروپ) کے مساوی ہے۔

۱۰۲- Diploma of Pak-Swiss Training Centre کا ڈپلوما انٹرمیڈیٹ سائنس (پری انجینئرنگ گروپ) کے مساوی ہے۔

۱۰۳- Certificate of Proficiency in English of the University Cambridge اولیول کے مساوی ہے۔

۱۰۴- Armed Forces Board for Higher Education کا انٹرمیڈیٹ کا امتحان پاکستانی انٹرمیڈیٹ کے مساوی ہے۔

۱۰۵- Bacalaureate Diploma of Paris پاکستانی انٹرمیڈیٹ کے مساوی ہے۔

۱۰۶- Secondary School Examination (Scientific Section) of Yemen Arab Republic انٹرمیڈیٹ سائنس کے امتحان کے مساوی ہے۔

۱۰۷- Certificate of Secondary Education of Western Australia of 12 years انٹرمیڈیٹ کے مساوی ہے۔

۱۰۸- Pre-University Education Certificate Examination of Karnataka, India انٹرمیڈیٹ کے مساوی ہے۔

۱۰۹- Technical Diploma Examination in Electrical Engineering from Basrah, Iraq انٹرمیڈیٹ سائنس (انجینئرنگ گروپ) کے مساوی ہے۔

۱۱۰- 12th Grade Examination from Canada انٹرمیڈیٹ کے مساوی ہے۔

۱۱۱- Diploma from the Copenhagen International School پاکستانی انٹرمیڈیٹ کے مساوی ہے۔

۱۱۲- 12th Grade Diploma from the Board of Education, Toronto, Canada انٹرمیڈیٹ کے مساوی ہے۔

۱۱۳- B.Sc. degree of U.S.A، بی فارمیسی میں داخلے کے لیے تسلیم کی جاتی ہے۔

۱۱۴- School Board Examination of Canada انٹرمیڈیٹ کے مساوی ہے۔

۱۱۵- P.A.F Apprenticeship Course، بی کام حصہ اول کی جماعت میں داخلے کے لیے تسلیم کیا جاتا ہے۔

۱۱۶- Lycee Graduation Diploma of Romania انٹرمیڈیٹ کے مساوی تسلیم کیا جاتا ہے۔

۱۱۷- General Vocational Industrial Secondary Education Certificate Jordan انٹرمیڈیٹ سائنس (ریاضی گروپ) کے مساوی ہے۔

۱۱۸- Grade 13, Secondary School Graduation Diploma of the Ministry of Education, Ontario, Canada کو انٹرمیڈیٹ سائنس امتحان کے مساوی تسلیم کرلیا گیا ہے۔

۱۱۹- Degree of Associate in Applied Science of the Beirut University College, Lebanon کو بی اے حصہ اول کی جماعت میں داخلے کے لیے تسلیم کرلیا گیا ہے۔

۱۲۰- Senior High School (SMA) Certificate of Indonesia کو انٹرمیڈیٹ کے مساوی تسلیم کرلیا گیا ہے۔

۱۲۱- Woodrow Wilson High School Certificate of U.S.A کو انٹرمیڈیٹ کے مساوی تسلیم کرلیا گیا ہے۔

۱۲۲- Sudan School Certificate of Sudan انٹرمیڈیٹ کے مساوی ہے۔

۱۲۳- 3 years course in Civil Engineering of the Board of Technical Examination of Maharashtra State, India کو انٹرمیڈیٹ سائنس (پری انجینئرنگ گروپ) کے مساوی تسلیم کرلیا گیا ہے۔

۱۲۴- Fasata Gymnasium Examination of Sweden کو انٹرمیڈیٹ سائنس (پری میڈیکل گروپ) کے مساوی تسلیم کرلیا گیا ہے۔

۱۲۵- Secondary School General Certificate of the Ministry of Education of Sultanate of Oman کو انٹرمیڈیٹ امتحان کے مساوی تسلیم کرلیا گیا۔

۱۲۶- ایران کا (بارہ سالہ) چوتھے کلاس کا کورس سول انجینئرنگ میں انٹرمیڈیٹ سائنس (پری انجینئرنگ گروپ) کے مساوی تسلیم کرلیا گیا ہے۔

(ii) پاکستان، بھارت، میانمار اور سری لنکا کی قانون کے تحت تشکیل شدہ جملہ یونیورسٹیوں کے تیسرے سال یا جونیئر بی اے، بی ایس سی اور بی کام کے پروموشن

امتحانات کو یونیورسٹی کے بی اے، بی ایس سی یا بی کام (پاس) نصاب کے پہلے سال کے مساوی تسلیم کیا گیا ہے۔

ا۔ University of South Africa کا بی کام حصہ اول کا امتحان، یونیورسٹی کے بی کام حصہ دوم کی جماعت میں داخلے کے لیے تسلیم کیا گیا ہے۔

(III) مندرجہ ذیل امتحانوں کو علی الترتیب یونیورسٹی کے بی اے، بی ایس سی یا بی کام (پاس) کے مساوی تسلیم کیا گیا ہے۔

۱۔ پاکستان، بھارت، میانمار اور سری لنکا کی قانون کے تحت تشکیل شدہ جملہ یونیورسٹیوں کے بی اے، بی ایس سی اور بی کام کے امتحانات۔

۲۔ قاہرہ مصر کی فواد الاول یونیورسٹی کی "Licence of Philosphy Arts" Degree of کو یونیورسٹی کے بی اے (پاس) کے مساوی تسلیم کیا گیا ہے۔

۳۔ وزارتِ تعلیم مصر کا High Complementary Commercial Studies کا امتحان یونیورسٹی کے بی کام کے مساوی ہوگا۔

۴۔ ایسے طلبہ جنہوں نے کسی بھی ادارے سے منشی فاضل، مولوی فاضل، ادیب فاضل کا امتحان پاس کر کے پاکستان کی کسی بھی یونیورسٹی سے انگریزی میں بی اے کا امتحان پاس کرنے کے بعد ایم اے (ابتدائی) کی جماعت میں یا تعلیمات اسلامی یا ابلاغ عامہ یا ایل ایل بی یا بی ایڈ میں داخلہ دیا جاسکے گا۔

۵۔ University of London کی بی کام کے امتحانات اس جامعہ کے بی کام کے امتحان کے مساوی ہیں۔

۶۔ Jamia Millia Dehli کے بی اے کے امتحانات اس جامعہ کے بی اے (پاس) کے امتحان کے مساوی ہیں۔

۷۔ B.Sc. Degree in Textile Chemistry of North Carolina University(U.S.A) جامعہ کی بی ایس سی (پاس) کی سند کے مساوی ہے۔

۸۔ B.A and B.Sc. Degrees of American University of Beirut جامعہ کی بی اے اور بی ایس سی (پاس) کی سند کے مساوی ہے۔

۹۔ B.A Degree of the American University, Cairo جامعہ کی بی اے (پاس) کی سند کے مساوی ہے۔

۱۰۔ B.A and B.Sc. Degrees of the American University, Cairo بالترتیب جامعہ کی بی اے (پاس) اور بی ایس سی (پاس) کے مساوی ہے۔

۱۱۔ B.A Degree of the Alexandria University, Egypt جامعہ کی بی اے (پاس) کی سند کے مساوی ہے۔

۱۲۔ B.A Degree of Thamasat University, Bangkok, Thailand جامعہ کی بی اے (پاس) سند کے مساوی ہے۔

۱۳۔ University of San-Carlos, Cuba City, Philippines کی بی اے کی ڈگری جامعہ کی بی اے (پاس) سند کے مساوی ہے۔

۱۴۔ B.A Degree in Education of the College of Education Prasaumit , Thailand جامعہ کی بی اے (پاس) سند کے مساوی ہے۔

۱۵۔ B.A and B.Sc. Degrees of the University of Chalalogkok, Thailand جامعہ کی بی اے اور بی ایس سی کی سند کے مساوی ہے۔

۱۶۔ The B.A Degree of the Vikram University, Indore, India جامعہ کی بی اے (پاس) کی سند کے مساوی ہے۔

۱۷۔ Chulachomklao Royal Military Academy, chulachomkla, Thailand کی بی ایس سی ملٹری کی ڈگری جامعہ کی بی ایس سی (پاس) کی سند کے مساوی ہے۔

۱۸۔ The Certificate of Higher Education issued by the Ministry of Education Thailand جامعہ کی بی اے (پاس) کی سند کے مساوی ہے۔

۱۹۔ Woman's University فلپائن کی بی ایس سی (سوشل ورک) کی ڈگری جامعہ کی بی اے (پاس) سند کے مساوی ہے۔

۲۰۔ Ewha Woman's University Seoul کوریا کی بی اے کی ڈگری جامعہ کی بی اے (پاس) سند کے مساوی ہے۔

۲۱۔ الازہر یونیورسٹی قاہرہ کے Higher Degree Examination جامعہ کی بی اے (پاس) سند کے مساوی ہے۔

-۲۲ Baguio Technical and Commercial College,Baguio City, Philippines کی بی اے کامرس کی ڈگری جامعہ کی بی اے (پاس) (معاشیات کے ساتھ) سند کے مساوی ہے۔

-۲۳ The Ohio University U.S.A. کی بی ایس سی (ایجوکیشن) کی ڈگری جامعہ کی بی اے (پاس) سند کے مساوی ہے۔

-۲۴ Fresno State College, California کی بی اے کی ڈگری جامعہ کی بی اے (پاس) سند کے مساوی ہے۔

-۲۵ The First Manila University of Philippines کی بی ایس سی بزنس ایڈمنسٹریشن کی ڈگری جامعہ کی بی اے (پاس) سند (معہ معاشیات) کے مساوی ہے۔

-۲۶ South China University, Massu کی بی اے کی ڈگری اس جامعہ کی بی اے (پاس) سند کے مساوی ہے۔

-۲۷ Alexandria University,Egypt کی بی اے کی ڈگری، جامعہ کے ایم اے (اول) کے متعلقہ مضمون میں داخلے کے لیے کارآمد ہوگی

-۲۸ Thamsat University تھائی لینڈ کی Bachlor of law کی ڈگری جامعہ میں ایم بی اے یا ایم اے کے داخلے کے لیے کارآمد ہوگی۔

-۲۹ University of Philippines کی آرٹس گریجویٹ کی ڈگری جامعہ میں ایم اے (اول) میں داخلے کے لیے کارآمد ہوگی۔

-۳۰ Thailand University,Bangkok کی بی ایس سی (زراعت) کی ڈگری جامعہ میں ایم ایس سی پریویس (نباتیات، حیوانیات، اور خرد حیاتیات) میں داخلے کے لیے کارآمد ہوگی۔

-۳۱ University of George Town کی بی ایس سی کی ڈگری جامعہ کی بی اے (پاس) سند کے مساوی ہے۔

-۳۲ University of Santo Tomas کی بی اے کی ڈگری جامعہ کی بی اے (پاس) سند کے مساوی ہے۔

-۳۳ Philippines University کی بی ایس سی کیمسٹری یا کیمیکل انجینئرنگ کی ڈگری جامعہ کی بی ایس سی کی سند کے مساوی ہے۔

-۳۴ Royal Thai Academy کی بی ایس سی (بزنس ایڈمنسٹریشن) کی ڈگری جامعہ کی بی کام کی سند کے مساوی ہے۔

-۳۵ Tokyo University کی بی اے کی ڈگری جامعہ کہ بی اے (پاس) کی سند کے مساوی ہے۔

-۳۶ School of Business Administration of Thailand University کی بزنس ایڈمنسٹریشن میں گریجویٹ ڈگری جامعہ کے ایم بی اے کورس میں داخلے کے لیے کارآمد ہے۔

-۳۷ University of Baguio, Philippines کی گریجویشن کی ڈگری جامعہ کی گریجویشن کی ڈگری کے مساوی ہے۔

-۳۸ Mannul L. Quexen University of Philippines کی گریجویشن کی ڈگری جامعہ کی گریجویشن کی ڈگری کے مساوی ہے۔

-۳۹ The Naval Education Department, Royal Thai Navy, Bangkok, Thailand کے رائل نیول اکیڈمک امتحانات جامعہ میں ایم بی اے کے کورس میں داخلے کے لیے کارآمد ہیں۔

-۴۰ The Lyceum of philippines کے گریجویٹ جامعہ میں کے ایم اے (اول) میں داخلے کے اہل ہوں گے۔

-۴۱ University of North Carolina کی بی ایس سی کی ڈگری جامعہ کی بی ایس کی ڈگری کے مساوی ہے۔

-۴۲ Clark University, Warcester, Massachaussetts U.S.A. کی بی اے کی ڈگری جامعہ کی بی اے (پاس) سند کے مساوی ہے۔

-۴۳ Universiy of Glenmont, France کی بی اے کی ڈگری جامعہ کی بی اے (پاس) سند کے مساوی ہے۔

-۴۴ The High Institute of Social work in Cario کی بی اے سوشل ورک کی ڈگری جامعہ کے ایم اے (سوشل ورک) میں داخلے کے لیے کارآمد ہے۔

-۴۵ University of St.Louis Philippines کی بی اے کی ڈگری جامعہ کی بی اے (پاس) سند کے مساوی ہے۔

-۴۶ Anamalai University کی بی اے کی ڈگری جامعہ کی بی اے (پاس) سند کے مساوی ہے۔

۴۷- The University of Santo Tomas, Philippines کی بیچلر آف لٹریچر کی ڈگری جامعہ کی بی اے (پاس) سند کے مساوی ہے، اور ایم اے (اول) کے داخلے کے لیے کارآمد ہے۔

۴۸- Tehran University کے شعبہ فنون کی فلاسفی اور ایجوکیشن میں ڈگری جامعہ کی بی اے (پاس) سند کے مساوی ہے۔

۴۹- Baghdad University کی بی اے کی ڈگری جامعہ کی بی اے (پاس) سند کے مساوی ہے۔

۵۰- University of Kuala Lampur Malaysia کی بی اے کی ڈگری اس جامعہ کی بی اے (پاس) سند کے مساوی ہے۔

۵۱- University of Manila کی بی اے کی ڈگری جامعہ کی بی اے (پاس) سند کے مساوی ہے۔

۵۲- Pakistan Naval Academy کی بی ایس سی کی ڈگری جامعہ کی بی ایس سی (پاس) ڈگری کے مساوی ہے۔

۵۳- Taiwan National University تائیوان چائنا کی گریجویٹ ڈگری جامعہ میں ایم اے (اول) میں داخلے کے لیے کارآمد ہے۔

۵۴- Royal Thai Naval Academy, Thailand کی بی ایس سی (بزنس ایڈمنسٹریشن) کی ڈگری جامعہ کی بی اے (پاس) سند کے مساوی ہے۔

۵۵- Thamasat University Thailand کی اکاؤنٹنگ اور کامرس میں بی ایس سی کی ڈگری جامعہ کی متعلقہ (پاس) ڈگری کے مساوی ہے۔

۵۶- Hankuk University, Seoul, Korea کی بی اے کی ڈگری جامعہ کی بی اے (پاس) کی سند کے مساوی ہے۔

۵۷- Pakistan Military Academy Kakul کی بی ایس سی/ بی اے کی ڈگری جامعہ کی متعلقہ اسناد کے مساوی ہیں

۵۸- University of New Zealand, U.K. کی بی اے کی ڈگری جامعہ کی بی اے (پاس) کی سند کے مساوی ہے۔

۵۹- Licentiate Degree of Iran جامعہ کی بی اے (پاس) کی سند کے مساوی ہے۔

۶۰- Jamia Islamia Bahawalpur کی "IJAZA" سال چہارم کی ڈگری جامعہ کی بی اے (پاس) کی سند کے مساوی ہے۔ جو متعلقہ مضامین مثلاً اسلامک اسٹڈیز، عربی، فارسی یا تاریخ اسلام کی کلاسز میں داخلے کی اہلیت ہے۔

۶۱- Arab University Beirut کی بی اے/ بی ایس سی/ بی کام کی ڈگریاں جامعہ کی متعلقہ ڈگریوں کے مساوی ہیں

۶۲- Kolej Islam Malaya کا آخری امتحان جامعہ میں ایم اے (اسلامک اسٹڈیز) اول میں داخلے کی اہلیت ہوگا۔

۶۳- Riyadh University کی بی اے کی ڈگری جامعہ کی بی اے (پاس) کی سند کے مساوی ہے۔

۶۴- Djakarta Islamic University کی بی اے (قانون) کی ڈگری جامعہ میں ایم اے (پریویس) میں داخلے کے لیے کارآمد ہوگی۔

۶۵- Centre Esclar University, Manila, Philippines کی بی ایس سی (تعلیم) کی ڈگری جامعہ کی ایم اے (پریویس) سوشل ورک میں داخلے کے لیے کارآمد ہے۔

۶۶- Licence-en-Droit Examination of the Faculty of Law, Cairo جامعہ کی بی اے (پاس) کی سند کے مساوی ہے۔

۶۷- University of Ibadan کی بی اے (عربی اور اسلامک اسٹڈیز) کی ڈگری جامعہ میں ایم اے (عربی اور اسلامک اسٹڈیز) اول میں داخلے کی اہل ہے۔

۶۸- Kasetsart University, Thailand سے بی ایس سی (زراعت) کی ڈگری جامعہ میں ایم ایس سی (پریویس) خردحیاتیات میں داخلے کی اہل ہے۔

۶۹- Philippines Military Academy کی بی ایس سی کی ڈگری پر جامعہ میں ایم اے (پریویس) بین الاقوامی تعلقات میں داخلہ دیا جاسکتا ہے۔

۷۰- Divine World College, Laoag City, Philippines سے بی اے کی ڈگری کو جامعہ میں ایم اے (پریویس) انگریزی میں داخلہ دیا جاسکتا ہے۔

۷۱- Chulalongkorn University Graduate School, Bangkok, Thailand کا ڈپلوما ان لائبریری سائنس کو جامعہ میں ایم اے فائنل (لائبریری سائنس) میں داخلہ دیا جاسکتا ہے۔

۷۲- Islamic University Madina کی الاجازة العالیہ کو جامعہ میں ایم اے (پریویس) اسلامک اسٹڈیز اور عربی میں داخلہ دیا جاسکتا ہے۔

۷۳- University of Tehran کے کلیہ قانون، معاشیات اور پالیٹکس سے بی اے (سیاسیات) کی ڈگری، جامعہ کی بی اے (پاس) سند کے مساوی ہے

۷۴- College of Education, Makkah کے بی اے کی ڈگری جامعہ کی بی اے (پاس) سند کے مساوی ہے

۷۵- (A.M.I.E.(Section A&B ملازمت یا کاروباری مقاصد کے لیے جامعہ کی بی اے (پاس) سند کے مساوی ہے مگر اگلی جماعت میں داخلے کے لیے کارآمد نہیں ہے۔

۷۶- New York State College of Ceramic, Alfred University کی گلاس سائنس کی ڈگری جامعہ کی بی ایس سی (پاس) کی سند کے مساوی ہے اور ایم اے (پریویس) یا ایم ایس سی (پریویس) میں داخلے کے لیے کارآمد ہے۔

۷۷- Italian University کی Medicine and Engineering کی ڈگری جامعہ کی متعلقہ ڈگری کے مساوی ہے۔

۷۸- Islamic University Madina کی شھادۃ المدرسۃ العربیہ کی ڈگری جامعہ کی بی اے پاس کی سند کے مساوی ہے اور صرف ایم اے (پریویس) اسلامک اسٹڈیز میں داخلے کے لیے کارآمد ہے۔

۷۹- Military Academy of Iran کی بی ایس سی ملٹری سائنس کی ڈگری جامعہ میں ایم اے (پریویس) میں داخلے کے لیے کارآمد ہے۔

۸۰- National College of Arts, Lahore کا چار سالہ ڈپلوما (National Diploma of Design and Commercial Arts) جامعہ کی بی اے پاس کی سند کے مساوی ہے۔

۸۱- Faculty of Arts Education, University of Kuwait کی بی اے کی ڈگری جامعہ کی بی اے پاس کی سند کے مساوی ہے اور ایم اے (پریویس) میں داخلے کے لیے کارآمد ہے مگر اُمیدوار کو انگریزی زبان میں متعلقہ قابلیت کو ثابت کرنا ہوگا۔

۸۲- Fuad-el-Awal University, Cario کی Arabic language and literautre and Islamic Studies کی بی اے ڈگری جامعہ کی بی اے پاس کی سند کے مساوی ہے اور ایم اے (پریویس) عربی اور اسلامک اسٹڈیز میں انگریزی زبان کی اہلیت کے ساتھ داخلے کے لیے کارآمد ہے۔

۸۳- Bradley University کی بی اے کی سند (Major Subject English) کے ساتھ جامعہ کی بی اے پاس کی سند کے مساوی ہے۔

۸۴- (Sindh University(Nawabshah کی بی ایس سی (انڈسٹریل ٹیکنالوجی) کی ڈگری جامعہ میں ایم اے (پریویس) میں داخلے کے لیے کارآمد ہے۔

۸۵- Philippine Christian College, Manila کی بی اے کی سند مطالعہ ہند کے پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما کورس میں داخلے کے لیے کارآمد ہے۔

۸۶- Jamia Darel Islam (جنوبی ہندوستان) کے ڈگری امتحانات جامعہ کے ایم اے (پریویس) عربی کے داخلے کے لیے کارآمد ہے۔

۸۷- College of Education, Bangkok, Thailand کی بی ایڈ کی ڈگری جامعہ میں ایم اے (پریویس) یا ایم ایس سی (پریویس) میں داخلے کے لیے کارآمد ہے۔

۸۸- College of Commerce, Bangkok, Thailand کی (Bachelor of Business Administration(Personnel کی ڈگری جامعہ کی بی کام (پاس) سند کے مساوی ہے۔

۸۹- Esfahan University, Iran کی Human Geography میں بیچلر ڈگری جامعہ کی بی اے پاس کی سند کے مساوی ہے۔

۹۰- Faculty of Pol.Science University of Padijudjaran, Bandung, Indonesia کی بی اے (بین الاقوامی تعلقات) کی ڈگری جامعہ کی بی اے پاس کی سند کے مساوی ہے اور ایم اے (پریویس) میں داخلے کے لیے کارآمد ہے۔

۹۱- University of Proklamasi, Jogjakarata, Indonesia کی بی اے (Bakaloreat) کی ڈگری جامعہ کی بی اے پاس کی سند کے مساوی ہے۔

۹۲- University of Dar-Es-Salam, Tanzania کی بی اے کی ڈگری جامعہ کی بی اے پاس کی سند کے مساوی ہے۔

۹۳- City College of San-Fransisco, California, USA کی Associate of Arts کی ڈگری جامعہ کی بی اے پاس کی سند کے مساوی ہے۔

۹۴- Srinakharinwirot University Sangkhla, Thailand کی بی ایڈ کی ڈگری جامعہ میں ایم اے (پریویس) میں داخلے کے لیے کارآمد ہے۔

۹۵- B.Sc Industrial Technology of Nawabshah کی ڈگری جامعہ میں ایم ایس سی (پریویس) اپلائیڈ کیمسٹری میں داخلے کی اہل ہے۔

۹۶- Chulalongcom University, Thailand کی بی ایڈ کی ڈگری جامعہ میں ایم اے (پریویس) جغرافیہ میں داخلے کے لیے کارآمد ہے۔

۹۷- College of education, Bangsean, Chonbouri, Thailand کی بی ایڈ کی ڈگری جامعہ کی بی اے پاس کی سند کے مساوی ہے۔

۹۸- Ein Shams University, Cairo کی بی اے (عربی) کی ڈگری جامعہ میں ایم اے (پریویس) (عربی) میں داخلے کے لیے کارآمد ہے۔

۹۹- Pahlavi University Shiraz, Iran کی انگریزی زبان میں بی اے کی ڈگری جامعہ کی بی اے پاس کی سند کے مساوی ہے

۱۰۰- Al-Najaf College کی ڈگری جامعہ کی بی اے پاس کی سند کے مساوی ہے مگر اُمیدوار کو اعلیٰ ثانوی تعلیم کا صداقت نامہ بھی پیش کرنا ہوگا۔

۱۰۱- Baghdad University کی Bachlor or Commerce and Economics کی ڈگری جامعہ کی بی کام کی سند کے مساوی ہے۔

۱۰۲- جامعہ الازہر قاہرہ کی شھادۃ العالیہ کی ڈگری جامعہ کی بی اے پاس کی سند کے مساوی ہے اور ایم اے (پریویس) میں داخلے کے لیے کارآمد ہے۔

۱۰۳- Teachers College Ministry of Education Cairo کی بی اے کی ڈگری جامعہ کی بی اے پاس کی سند کے مساوی ہے

۱۰۴- Khartoum University Sudan کی بی اے کی ڈگری جامعہ کی بی اے پاس کی سند کے مساوی ہے

۱۰۵- العالیہ کی چار سالہ ڈگری جامعہ کی بی اے پاس کی سند کے مساوی ہے اور العالیہ کے بعد دو سالہ العالیہ کی ڈگری اس جامعہ کی ایم اے کی ڈگری کے مساوی ہے۔

۱۰۶- **College of Sharia and Islamic Studies, King abdul Aziz University, Makkah, Saudi Arabia**
کی بی اے کی ڈگری جامعہ میں ایم اے (پریویس) اسلامک اسٹڈیز/عربی میں داخلے کے لیے کارآمد ہے۔

۱۰۷- Faculty of Education, Songkle University Pattani, Thailand کی بی ایس سی (ایجوکیشن) کی ڈگری جامعہ میں ایم ایس سی
(پریویس) متعلقہ مضمون میں داخلے کے لیے کارآمد ہے۔

۱۰۸- the Sunderland Polytechnic(U.K.) کی بی ایس سی (فارمیسی) کی ڈگری جامعہ کی بی فارمیسی کی ڈگری کے مساوی ہے۔

۱۰۹- Jordan University کی فیکلٹی معاشیات اور تجارت کے شعبہ بزنس ایڈمنسٹریشن کی ڈگری جامعہ کی بی کام کی ڈگری کے مساوی ہے۔

۱۱۰- Pacific States University, California کی Bachelor of B.Sc. Admn. کی ڈگری جامعہ کی بی کام کی سند کے مساوی ہے۔

۱۱۱- College of Edu; Bangsaen Cholburi, Thailand کی Bachelor of Edu. Degree (Secondary) کی
ڈگری فریشمین اور سوفو مور پروگرام کی تکمیل کے بعد جامعہ کی بی ایڈ کی ڈگری کے مساوی ہے۔

۱۱۲- Kabul University کی بی اے کی ڈگری جامعہ کی بی اے پاس کی سند کے مساوی ہے

۱۱۳- Harvard University کی بی اے کی ڈگری جامعہ کی بی اے پاس کی سند کے مساوی ہے

۱۱۴- Riyadh University کی بی کام کی ڈگری جامعہ کی بی کام ڈگری کے مساوی ہے۔

۱۱۵- Medical Technology of Iraq کی بی ایس سی کی ڈگری جامعہ کی بی ایس سی (میڈیکل ٹیکنالوجی) کے مساوی ہے۔

۱۱۶- University of Exeter کی بی ایس سی (ریاضی) کی ڈگری جامعہ کی صرف بی ایس سی (ریاضی) کی ڈگری کے مساوی ہے۔

۱۱۷- Damascus University, Syria کی Licentiate of Letters کی ڈگری جامعہ کی بی اے پاس کی سند کے مساوی ہے

۱۱۸- University of Kent کی بی ایس سی (امتیازی) کی ڈگری جامعہ کی بی ایس سی (امتیازی) کی سند کے مساوی ہے۔

۱۱۹- City University of New York کی بی ایس سی کی ڈگری جامعہ کی بی ایس سی کی ڈگری کے مساوی ہے۔

۱۲۰- Florida Technological University کی بی ایس سی کے امتحانات جامعہ کی بی ایس سی (میڈیکل) کے مساوی ہے۔

۱۲۱- الاجازت العالیہ (عربی) تفویض کردہ طرابلس یونیورسٹی لیبیا کی ڈگری جامعہ کی بی اے پاس کی سند کے مساوی ہے۔

۱۲۲- پاکستان نیول اکیڈمی کی بی اے کی ڈگری جامعہ کی بی اے پاس کی سند کے مساوی ہے

۱۲۳- University of Daomascus, Syria کی بی کام کی ڈگری جامعہ کی بی کام کی سند کے مساوی ہے۔

۱۲۴- Egypt and Libya کی اجازت العالیہ کی ڈگری جامعہ کی بی اے پاس کی سند کے مساوی ہے اور ایم اے (پریویس) میں داخلے کیلیے کارآمد ہے۔

۱۲۵- Imam Muhammad Ibne Sa'ud Islamic University, Riyadh کی بی اے (اسلامک لاء) کی ڈگری جامعہ میں ایم اے (پریویس) (سیاسیات) میں داخلے کیلئے کارآمد ہوگی۔

۱۲۶- Tribhuvan University Nepal کی بی ایس سی کی ڈگری جامعہ کی بی ایس سی ڈگری کے مساوی ہے۔

IV) مندرجہ ذیل امتحانوں کو علی الترتیب یونیورسٹی کے بی اے، بی ایس سی یا بی کام (آنرز) تین سالہ کورس کے مساوی تسلیم کیا گیا ہے۔

۱- پاکستان، ہندوستان، میانمار (برما)، سری لنکا کی تمام تسلیم شدہ جامعات میں انٹرمیڈیٹ پاس کے بعد آنرز تین سالہ کورس کے پہلے، دوسرے یا تیسرے سال کے امتحانات کو جامعہ کے بالترتیب پہلے، دوسرے اور تیسرے سال میں داخلے کے لیے مساوی تسلیم کیا گیا ہے۔

۲- سڈنی یونیورسٹی کی بی اے (آنرز) کی ڈگری جامعہ کی بی اے (آنرز) کی ڈگری کے مساوی ہے۔

۳- سری لنکا کی تین سالہ اسپیشل ڈگری جامعہ کی (آنرز) کورس کے مساوی ہے۔

V) مندرجہ ذیل امتحانوں کو علی الترتیب یونیورسٹی کے ایم اے، ایم ایس سی یا ایم ایڈ (پریویس)/(فائنل) کے مساوی تسلیم کیا گیا ہے۔

۱- Pakistan, India, Burma and Srilanka کی تمام تسلیم شدہ جامعات میں ایم اے/ایم ایس سی (پریویس) کے امتحانات کو جامعہ کے بالترتیب ایم اے/ایم ایس سی (پریویس) میں داخلے کے لیے مساوی تسلیم کیا گیا ہے۔

۲- Pakistan, India, Burma and Srilanka کی تمام تسلیم شدہ جامعات میں ایم اے/ایم ایس سی (فائنل) کے امتحانات کو جامعہ کے بالترتیب ایم اے/ایم ایس سی (فائنل) میں داخلے کے لیے مساوی تسلیم کیا گیا ہے۔

۳- Pakistan, India, Burma and Srilanka کی تمام تسلیم شدہ جامعات میں انٹرمیڈیٹ پاس کے بعد آنرز تین سالہ کورس کے پہلے، دوسرے یا تیسرے سال کے امتحانات کو جامعہ کے بالترتیب پہلے، دوسرے اور تیسرے سال میں داخلے کے لیے مساوی تسلیم کیا گیا ہے۔ اور ایم اے (پریویس)/ایم ایس سی (پریویس) میں داخلے کا اہل قرار دیا گیا۔

۴- University of Saaland, Germany کا Magister Arthium Examination ایم اے کے مساوی ہے اور پی ایچ ڈی میں داخلے کے لیے کارآمد ہے۔

۵- Florida State University کی ایم ایس سی کی ڈگری جامعہ کی ایم ڈگری کے مساوی ہے۔

۶- Philippine University Manila کی ماسٹر آف پبلک ایڈمنسٹریشن کی ڈگری پی ایچ ڈی (سیاسیات) میں داخلے کے لیے کارآمد ہے۔

۷- Imperial College, London کا بی ایس سی آنرز کے بعد پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما ایم ایس سی (فائنل) کے مساوی ہے اور پی ایچ ڈی کورس میں داخلے کے لیے کارآمد ہے۔

۸- University of Saugar کی ماسٹرز کی ڈگری جامعہ کی متعلقہ ڈگری کے مساوی ہے۔

۹- الازہر یونیورسٹی قاہرہ کی The Takhassus ڈگری پی ایچ ڈی میں داخلے کے لیے کارآمد ہے۔

۱۰- American University Beirut کی ایم اے/ایم ایس سی کی ڈگری جامعہ کی متعلقہ ڈگری کے مساوی ہے۔

۱۱- Diploma in Advanced Mathematics from the Oxford University کے ایم اے/ایم ایس سی (ریاضی) کے مساوی ہے۔

۱۲- Osaka University Japan کا M.Pharm. جامعہ میں پی ایچ ڈی (Pharmacy) کے لیے کارآمد ہے۔

۱۳- وفاق المدرسہ العربیہ کی سند جامعہ کی ایم اے (اسلامک اسٹڈیز) کے مساوی ہے۔

۱۴- دارالعلوم دیوبند کی سند الفراغ جامعہ کی ایم اے (اسلامک اسٹڈیز) کے مساوی ہے۔

۱۵- Sindh University کا لائبریری میں پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما جامعہ کے لائبریری سائنس کے ڈپلوما کے مساوی ہے۔ یہ ڈگری انگریزی زبان پر عبور حاصل کرنے کے بعد ماسٹر آف لائبریری سائنس (فائنل) میں داخلے کے لیے کارآمد ہے۔

۱۶- Belgrade(Yugoslavia) کی ایم ایس سی کی ڈگری جامعہ کی ایم ایس سی کی ڈگری کے مساوی ہے۔

۱۷- Dehli University کی ایم اے (فلاسفی) پاس کلاس جامعہ کے تھرڈ کلاس ایم اے (فلاسفی) کے مساوی ہے۔

۱۸- جامعہ الازہر قاہرہ کی الشہادۃ العالیہ (اعجاز اللہ رئیس کے ساتھ) پی ایچ ڈی (اسلامک اسٹڈیز) میں داخلے کے لیے کارآمد ہے۔

۱۹- University of Georgia USA کی ایم ایڈ کی ڈگری جامعہ کی ایم ایڈ کی ڈگری کے مساوی ہے۔

۲۰- جامعہ کے معیار کے مطابق مندرجہ ذیل تمام اسناد ایم اے (تعلیمات اسلامی) کے مساوی ہیں۔

(الف) Board of Isl. Institutions کی ڈگری (بی اے انگریزی کے ساتھ)، اس جامعہ کی ایم اے اسلامک اسٹڈیز کے مساوی ہے۔

(ب) دارالعلوم دیوبند کی سند الفراغ (بی اے انگریزی کے ساتھ)، جامعہ کی ایم اے اسلامک اسٹڈیز کے مساوی ہے۔

۲۱- Teacher Training College of Makkah کے امتحانات، یا دارالعلوم قاہرہ یونیورسٹی کا پوسٹ گریجویٹ اسٹڈیز کا Preparatory Course جامعہ کے ایم اے (پریویس) کے مساوی ہے اور ایم اے عربی (فائنل) میں داخلے کے لیے کارآمد ہے۔

۲۲- دیوبند کی سند الفراغ اسلامک اسٹڈیز یا مزید اعلیٰ تعلیم کے لیے کارآمد ہے۔

۲۳- Aligarh University کی لائبریری سائنس کی ڈگری جامعہ کی لائبریری سائنس میں ڈپلوما کے مساوی ہے۔

۲۴- Essex University of U.K کی ایم ایس سی کی ڈگری جامعہ کی ایم ایس سی کی ڈگری کے مساوی ہے۔

(VI Pakistan, India, Burma and Srilanka کی تمام تسلیم شدہ جامعات میں فرسٹ/سیکنڈ پوسٹ گریجویٹ بی ایل یا ایل ایل بی کے تمام امتحانات مساوی ہیں

(VII ۱- Pakistan, India, Burma and Srilanka کی تمام تسلیم شدہ جامعات میں B.T./B.Ed. ڈگری یا پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما (تعلیم): جامعہ کے بی ایڈ کے مساوی ہے۔

۲- Zerboanga Normal School, Zerboanga, Philippine کا General Normal Course بی ایڈ کی ڈگری، جامعہ میں ایم ایڈ میں داخلے کے لیے کارآمد ہے۔

۳- Philippine University کی بی ایس سی ایجوکیشن ڈگری جامعہ میں ایم ایڈ میں داخلے کے لیے کارآمد ہے۔

۴- College of Education, Bangkok کی بی اے کی ڈگری جامعہ کی بی ایڈ کی سند کے مساوی ہے۔

۵- The Chulachomklao Royal Military Academy, Thailand کی بی ایس سی (ملٹری) ڈگری جامعہ میں ایم ایڈ میں داخلے کے لیے کارآمد ہے۔

۶- Ohio University USA کی بی ایس سی (ایجوکیشن) کی ڈگری جامعہ کی بی ایڈ کی سند کے مساوی ہے اور ایم ایڈ یا ایم اے (پریویس) تاریخ عمومی میں داخلے کے لیے کارآمد ہے۔

۷- Philippines کی Military Academy Examination کی چار سالہ ڈگری اس جامعہ کی بی ایڈ کی سند کے مساوی ہے اور ایم ایڈ میں داخلے کے لیے کارآمد ہے۔

۸- the Collelge of Education Thailand کی بی ایڈ کی ڈگری جامعہ کی بی ایڈ کی سند کے مساوی ہے۔

۹- University of Nottingham کا Certificate of Education جامعہ کی بی ایڈ کی سند کے مساوی ہے۔

۱۰- The Institute of Eduction, London University کا The Academic Diploma in Education جامعہ کی بی ایڈ کی سند کے مساوی ہے۔

۱۱- Canada کی بی ایڈ کی ڈگری اس جامعہ کی بی ایڈ کی سند کے مساوی ہے۔

۱۲- ٹورنٹو کینیڈا کی بی ایڈ کی ڈگری جامعہ کی بی ایڈ کی سند کے مساوی ہے۔

۱۳- (Senior Degree in Physical education ایک سالہ پوسٹ گریجویٹ کورس Degree of Bachelor of Physical Education کے مساوی ہوگا۔ اگر جامعہ ہذا اس سند کا اجراء کرے گی)۔

۱۴- Ameican Univesity Beirut کا Diploma in teaching جامعہ کی بی ایڈ کی سند کے مساوی ہے۔

۱۵- Demascus University, Syria کا General Certificate of Diploma in Education جامعہ کی بی ایڈ کی سند کے مساوی ہے۔

۱۶- University of Waies U.K. کا پوسٹ گریجویٹ ڈپلوما ان ایجوکیشن جامعہ کی بی ایڈ کی سند کے مساوی ہے۔

(VIII Pakistan, India, Burma and Srilanka کی تمام تسلیم شدہ جامعات میں فرسٹ، سیکنڈ، تھرڈ اور فائنل ایم بی بی ایس پروفیشنل کے تمام امتحانات، عرصہ اور مضامین مساوی ہوں گے (اگر جامعہ ہذا میڈیکل فیکلٹی قائم کرے یا کسی ادارے کو الحاق دے گی)۔

(IX Middle East University Ankara کے امتحانات عکسی طور پر جامعہ کے امتحانات کے مساوی ہیں۔

(X Ghant University Belgium کی ڈی ایس سی (حیاتی کیمیا) کی ڈگری جامعہ کی پی ایچ ڈی (حیاتی کیمیا) کے مساوی ہے۔

(XI Balgrade(Yugoslavia) کی ایم ایس/ڈی ایس سی کی ڈگری جامعہ کی سند بالترتیب ایم ایس سی/پی ایچ ڈی کے مساوی ہے۔

(XII Tehran University کی پی ایچ ڈی کی ڈگری جامعہ کی پی ایچ ڈی کی ڈگری کے مساوی ہے۔

(XIII University of Lancaster کی پی ایچ ڈی طبیعیات کی ڈگری جامعہ کی پی ایچ ڈی طبیعیات کی سند کے مساوی ہے۔

(XIV University of Amsterdam, Holland کی ڈی ایس سی کی ڈگری جامعہ کی پی ایچ ڈی کی سند کے مساوی ہے۔

باب چہارم (Chapter 4)

قواعد: اجلاس سینیٹ (Rules: Meeting of the Senate)

بمطابق دفعہ 29

مختصر عنوان: (Short Title)

۱۔ یہ قواعد وفاقی اردو یونیورسٹی فنون، سائنس و ٹیکنالوجی کی سینیٹ کے اجلاس کے قواعد کہلائیں گے۔

آغاز و نفاذ: (Application and Commencement)

۲۔ ان قواعد کا اطلاق منظوری کے بعد فوری ہوگا۔

۳۔ سینیٹ کے اجلاس اور کارروائی کا طریقہ حسب ذیل ہوگا:

(i) سینیٹ کا اجلاس ہر سال کم از کم دو (۲) مرتبہ منعقد ہوگا۔ اس کے علاوہ دیگر اجلاس حالات اور ضرورت کے مطابق طلب کئے جاسکتے ہیں۔

(ii) سینیٹ کا اجلاس وائس چانسلر طلب فرمائیں گے اور تاریخ کا تعین ڈپٹی چیئر سینیٹ کے مشورے سے کریں گے۔

(iii) سینیٹ کے اجلاس کی صدارت کے لیے جناب چانسلر کو مدعو کیا جائیگا یا ان کی اجازت سے ڈپٹی چیئر سینیٹ اجلاس کی صدارت فرمائیں گے۔

(iv) رجسٹرار اجلاس کا سیکریٹری ہوگا جو اجلاس کے انعقاد سے ۷ یوم قبل اراکین سنات کو متعلقہ ایجنڈا ارسال کرے گا اور تاریخ سے مطلع کرے گا۔

(v) سینیٹ کے اجلاس کی صدارت چانسلر / چیئر پرسن سینیٹ کرے گا۔ اُن کی عدم موجودگی میں یہ فریضہ ڈپٹی چیئر سینیٹ چانسلر کی اجازت سے انجام دیں گے۔

اجلاس کے نظام العمل: (Order of Business)

(i) سابقہ اجلاس کی روداد کی توثیق۔

(ii) سنڈیکیٹ کی کارروائی کی توثیق۔

(iii) GRMC کے ارسال کردہ معاملات کی توثیق۔

(iv) سالانہ منصوبہ بندی، سالانہ نظرشدہ میزانیوں (بجٹ) سالانہ رپورٹ، سالانہ حسابات کے گوشواروں کی تجاویز کی منظوری۔

(v) علمی پروگراموں اور علمی معاملات کی تجاویز کی منظوری۔

(vi) سنڈیکیٹ اور اکیڈمک کونسل کے تجاویز کردہ قوانین و ضوابط کی منظوری۔

(vii) سینیٹ کے اراکین کی تقرری یا برطرفی کی سفارش۔

(viii) یونیورسٹی کی جانب سے پیش کردہ دیگر اُمور اور تجاویز کی توثیق۔

کارروائی: (Proceeding)

(i) رجسٹرار اجلاس سے قبل اراکین کی تعداد شمار کرکے کورم کا اعلان کرے گا۔

(ii) اجلاس کے انعقاد کے لیے کورم سینیٹ کے کُل اراکین کی تعداد کا نصف ہوگا۔

(iii) اجلاس کا کورم پورا نہ ہونے کی صورت میں ۳۰ منٹ انتظار کے بعد ممبران کو کورم پورا نہ ہونے سے آگاہ کیا جائے گا۔ مزید ۱۵ منٹ بعد کورم پورا نہ ہونے کا اعلان کرکے صدرِ مجلس اجلاس کو برخاست کردیں گے۔

(iv) رجسٹرار کورم کا ریکارڈ رکھے گا اور روداد مرتب کرے گا۔

(v) چیئر پرسن کورم پورا ہونے کی صورت میں اجلاس کے آغاز کا اعلان کرے گا۔ اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے ہوگا۔

(vi) ممبران کو ایجنڈے سے متعلقہ موضوع پر اظہارِ خیال کرنے کی اجازت ہوگی، وہ یہ حق صدرِ مجلس کی اجازت اور مقرر کردہ وقت کے مطابق استعمال کرے گا۔

(vii) کسی ممبر کی جانب سے کارروائی کے طریقے پر کسی نوعیت کے اعتراض اٹھائے جانے کی صورت میں صدرِ مجلس رولنگ دے گا جو حتمی ہوگی۔

(viii) تمام معاملات کا فیصلہ کثرتِ رائے سے ہوگا، کسی معاملے میں آراء نصف ہو جانے کی صورت میں صدرِ مجلس کی رائے فیصلہ کُن ہوگی۔

(ix) صدرِ مجلس اپنی صوابدید پر کسی ایسے معاملے پر غور کی اجازت دے سکتے ہیں جو ایجنڈے میں شامل نہ ہو۔

(x) سینیٹ کے اجلاس میں کوئی بھی تعزیت، تحسین، مبارکباد، شکریہ کی قرارداد یا کسی غیر متنازعہ معاملہ کے حوالے سے کوئی تجویز بااجازت چیئر پیش کی جاسکتی ہے۔

(xi) سینیٹ کی تمام کارروائی وفاقی اردو یونیورسٹی، آرڈیننس CXIX 13/11/2002 میں دیئے گئے دائرۂ اختیار کے تحت ہوگی۔

قواعد: اجلاس مجلس انتظامی (سنڈیکیٹ)(Rules: The meeting of Syndicate)

بمطابق دفعہ 29

مختصر عنوان: (Short Title)

ا۔ یہ قواعد وفاقی اردو یونیورسٹی فنون، سائنس وٹیکنالوجی کی سنڈیکیٹ کے اجلاس کے قواعد کہلائیں گے۔

آغاز ونفاذ: (Application and Commencement)

۲۔ ان قواعد کا اطلاق منظوری کے بعد فوری ہوگا۔

۳۔ سنڈیکیٹ کے اجلاس اور کارروائی کا طریقہ حسب ذیل ہوگا:

(i) سنڈیکیٹ کا اجلاس ہر سہ ماہی میں کم از کم ایک مرتبہ منعقد ہوگا۔اس کے علاوہ دیگر اجلاس حالات اور ضرورت کے مطابق طلب کئے جاسکتے ہیں۔

(ii) سنڈیکیٹ کا اجلاس وائس چانسلر طلب فرمائیں گے۔

(iii) سنڈیکیٹ کے اجلاس کے انعقاد کی تاریخ کا تعین وائس چانسلر رجسٹرار کے مشورے سے کریں گے۔

(iv) رجسٹرار اجلاس کا سیکریٹری ہوگا جو اجلاس کے انعقاد سے ۷ یوم قبل اراکینِ سنڈیکیٹ کو متعلقہ ایجنڈا ارسال کرے گا اور تاریخ سے مطلع کرے گا۔

(v) سنڈیکیٹ کے اجلاس کی صدارت وائس چانسلر کرے گا۔

(vi) سینڈیکیٹ کا خصوصی اجلاس وائس چانسلر کی جانب سے کسی بھی وقت یا کم از کم دوتہائی اراکان کی تحریری درخواست پر معاملے کی ہنگامی نوعیت یا کسی فوری حل طلب مسئلے کے پیش نظر طلب کیا جاسکتا ہے۔ایسی صورت میں معمول کے عام اجلاس کے قواعد نظرانداز کردیے جائیں گے۔

اجلاس کے نظام العمل: (Order of Business)

اجلاس کے نظام العمل کی ترتیب بمطابق ذیل ہوگی۔

(i) سابقہ اجلاس یا اجلاسوں کی روداد کی توثیق۔

(ii) انتخاب، نامزدگیاں اور تقررات، اگر کرنے ہوں۔

(iii) سنڈیکیٹ کی مقرر کردہ کمیٹیوں کی رپورٹوں پر غور۔

(iv) مجلس تعلیم (اکیڈمک کونسل) کے ارسال کردہ معاملات۔

(v) یونیورسٹی کی جانب سے پیش کئے جانے والے دیگر سرکاری معاملات۔

کارروائی: (Proceeding)

(i) رجسٹرار اجلاس سے قبل اراکینِ سنڈیکیٹ کی تعداد شمار کرکے کورم کا اعلان کرے گا۔

(ii) اجلاس کے انعقاد کے لیے کورم سنڈیکیٹ کے کُل اراکین کی تعداد کا نصف ہوگا۔

(iii) اجلاس کا کورم پورا نہ ہونے کی صورت میں ۳۰ منٹ انتظار کے بعد ممبران کو کورم پورا نہ ہونے سے آگاہ کیا جائے گا۔مزید ۱۵ منٹ بعد کورم پورا نہ ہونے کا اعلان کرکے صدرِ مجلس اجلاس کو برخاست کردیں گے۔

(iv) رجسٹرار کورم کا ریکارڈ رکھے گا اور روداد مرتب کرے گا۔

(v) چیئرپرسن کورم پورا ہونے کی صورت میں اجلاس کے آغاز کا اعلان کرے گا اور اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے ہوگا۔

(vi) اراکین کو ایجنڈے سے متعلقہ موضوع پر اظہارِ خیال کرنے کی اجازت ہوگی۔ وہ یہ حق صدرِ مجلس کی اجازت سے مقرر کردہ وقت کے مطابق استعمال کرے گا۔

(vii) کسی ممبر کی جانب سے کارروائی کے طریقے پر کسی نوعیت کے اعتراض اٹھائے جانے کی صورت میں صدرِ مجلس رولنگ دے گا جو حتمی ہوگی۔

(viii) تمام معاملات کا فیصلہ کثرتِ رائے سے ہوگا۔ کسی معاملے میں آراء نصف ہو جانے کی صورت میں صدرِ مجلس کی رائے فیصلہ کن ہوگی۔

(ix) صدرِ مجلس اپنی صوابدید پر کسی ایسے معاملے پر غور کی اجازت دے سکتے ہیں جو ایجنڈے میں شامل نہ ہو۔

(x) سینڈیکیٹ کے اجلاس میں کوئی بھی تعزیت، تحسین، مبارکباد، شکریہ کی قرارداد یا کسی غیر متنازعہ معاملہ کے حوالے سے کوئی تجویز با اجازت چیئر پیش کی جا سکتی ہے۔

(xi) سنڈیکیٹ کی تمام کارروائی وفاقی اردو یونیورسٹی آرڈیننس CXIX 13/11/2002 میں دیئے گئے دائرۂ اختیار کے تحت ہوگی۔

قواعد: اجلاس مجلس تعلیمی (اکیڈمک کونسل) (Rules: The meeting of Academic Council)

بمطابق دفعہ 29

مختصر عنوان: (Short Title)

ا۔ یہ قواعد وفاقی اردو یونیورسٹی فنون، سائنس وٹیکنالوجی کی اکیڈمک کونسل کے اجلاس کے قواعد کہلائیں گے۔

آغاز و نفاذ: (Application and Commencement)

۲۔ ان قواعد کا اطلاق منظوری کے بعد فوری ہوگا۔

۳۔ اکیڈمک کونسل کے اجلاس اور کارروائی کا طریقہ حسب ذیل ہوگا:

(i) اکیڈمک کونسل کا عام اجلاس ہر سہ ماہی میں کم از کم ایک مرتبہ منعقد ہوگا۔ اس کے علاوہ دیگر اجلاس حالات اور ضرورت کے مطابق طلب کئے جا سکتے ہیں۔

(ii) اکیڈمک کونسل کا اجلاس وائس چانسلر طلب فرمائیں گے۔

(iii) اکیڈمک کونسل کے اجلاس کے انعقاد کی تاریخ کا تعین وائس چانسلر رجسٹرار کے مشورے سے کریں گے۔

(iv) رجسٹرار اجلاس کا سیکریٹری ہوگا جو اجلاس کے انعقاد سے ۷ یوم قبل اراکینِ اکیڈمک کونسل کو متعلقہ ایجنڈا ارسال کرے گا اور تاریخ سے مطلع کرے گا۔

(v) اکیڈمک کونسل کے اجلاس کی صدارت وائس چانسلر کرے گا۔

(vi) اکیڈمک کونسل کا خصوصی اجلاس وائس چانسلر کی جانب سے کسی بھی وقت یا کم از کم دو تہائی اراکان کی تحریری درخواست پر معاملے کی ہنگامی نوعیت یا کسی فوری حل طلب مسئلے کے پیش نظر طلب کیا جا سکتا ہے۔ ایسی صورت میں معمول کے عام اجلاس کے قواعد نظر انداز کر دیے جائیں گے۔

اجلاس کے نظام العمل: (Order of Business)

اجلاس کے نظام العمل کی ترتیب بمطابق ذیل ہوگی۔

(i) سابقہ اجلاس یا اجلاسوں کی روداد کی توثیق۔

(ii) انتخاب، نامزدگیاں، اگر کرنے ہوں۔

(iii) مجالسِ تعلیم شعبہ جاتی وکلیہ جاتی تجاویز پر غور۔

(iv) ضوابط بندی نیز ضوابط بنانے، ان میں ترمیم کرنے یا ان کی تنسیخ کرنے کی تحریکات پر غور۔

(v) دیگر اُمور۔

کارروائی: (Proceeding)

(i) رجسٹرار اجلاس سے قبل اراکینِ اکیڈمک کونسل کی تعداد شمار کر کے کورم کا اعلان کرے گا۔

(ii) اجلاس کے انعقاد کے لیے کورم اکیڈمک کونسل کے کُل اراکین کی تعداد کا نصف ہوگا۔

(iii) اجلاس کا کورم پورا نہ ہونے کی صورت میں ۳۰ منٹ انتظار کے بعد ممبران کو کورم پورا نہ ہونے سے آگاہ کیا جائے گا۔ مزید ۱۵ منٹ بعد کورم پورا نہ ہونے کا اعلان کر کے صدرِ مجلس اجلاس کو برخاست کر دیں گے۔

(iv) رجسٹرار کورم کا ریکارڈ رکھے گا اور روداد مرتب کرے گا۔

(v) چیئر پرسن کورم پورا ہونے کی صورت میں اجلاس کے آغاز کا اعلان کرے گا اور اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے ہوگا۔

(vi) اراکین کو ایجنڈے سے متعلقہ موضوع پر اظہارِ خیال کرنے کی اجازت ہوگی۔ وہ یہ حق صدرِ مجلس کی اجازت سے مقرر کردہ وقت کے مطابق استعمال کرے گا۔

(vii) کسی ممبر کی جانب سے کارروائی کے طریقے پر کسی نوعیت کے اعتراض اٹھائے جانے کی صورت میں صدرِ مجلس رولنگ دے گا جو حتمی ہوگی۔

(viii) تمام معاملات کا فیصلہ کثرتِ رائے سے ہوگا۔ کسی معاملے میں آراء نصف ہو جانے کی صورت میں صدرِ مجلس کی رائے فیصلہ کن ہوگی۔

(ix) صدرِ مجلس اپنی صوابدید پر کسی ایسے معاملے پر غور کی اجازت دے سکتے ہیں جو ایجنڈے میں شامل نہ ہو۔

(x) اکیڈمک کونسل کے اجلاس میں کوئی بھی تعزیت، تحسین، مبارکباد، شکریہ کی قرارداد یا کسی غیر متنازعہ معاملہ کے حوالے سے کوئی تجویز باجازت چیئر پیش کی جاسکتی ہے۔

(xi) اکیڈمک کونسل کی تمام کارروائی وفاقی اردو یونیورسٹی آرڈیننس CXIX 13/11/2002 میں دیئے گئے دائرۂ اختیار کے تحت ہوگی۔